فتاویٰ ودودیہ کاترجمہ اور تحقیقی مطالعہ
(جلد ثانی،کتاب النسب تا کتاب الدعویٰ)

مقالہ برائے ایم فل علوم اسلامیہ

مقالہ نگار:

سمیع اللہ

رول نمبر:BG760712

تحصیل وڈاکخانہ براول بانڈی ضلع دیر بالا

فون:0346-9482294

نگران مقالہ:

پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی

چیئر مین شعبہ حدیث وسیرت

فیکلٹی آف عربک اینڈ اسلامک سٹڈیز

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد
سیشن2015/18

انتساب

میں اپنے اس تحقیقی کاوش کو اعتراف بالجمیل کے طور پر اپنے پیارے والدین کے نام کرتا ہوں جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں مجھے علم کی روشنی سے کسی حد تک منور کیا۔

(رب ارحمهما كما ربيٰنى صغيرا)

اور

اپنے قابل قدر اساتذہ کرام کے نام جن کی بے پناہ محنت، توجہ اور دعاؤں کی بدولت یہ ناچیز قلم تھامنے کے قابل ہوا۔

اظہار تشکر

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے بے شمار نعمتوں کیساتھ ساتھ حصول علم کے شوق اور علم نبوت سے نوازا۔اس کے بعد میں اپنے والدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں مجھے پڑھایا اور اپنے دعاؤں سے نوازا، یہ ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج میں ایم فل سطح کا تحقیقی مقالہ لکھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہاہوں۔

علم کی جستجو اور تحقیق کے تکمیل میں شکریے کا سب سے زیادہ مستحق میرے مقالہ کا نگران، استاد محترم پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی صاحب ہے۔ جنہوں نے دوران طالب علمی ہر قسم مشکل حالات میں سہارا دیا۔

کورس ورک کی تکمیل کے بعد جب تحقیقی میدان کی آغاز کا مرحلہ آیا تو ڈاکٹر صاحب کی دیرینہ شفقت، علم سے محبت اور طالب علموں کے ساتھ شفقت کی رویے نے مجھے حوصلہ دیا کہ میں جناب کے خدمت میں حاضر ہوں۔ڈاکٹر صاحب نے کمال محبت و شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقالہ کی موضوع کے انتخاب سے لے کر اس کی اختتام تک لمحہ بہ لمحہ میری رہنمائی فرمائی جس کے نتیجے میں آج یہ تحقیقی مقالہ اہل علم کے لئے دعوت نظر ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے دیگر اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں، جنہوں نے دوران تحقیق مجھے اپنے پر خلوص مشوروں سے نوازا اور وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ان ہی کرم فرماؤں میں خصوصاً پروفیسر ڈاکٹر محی الدین ہاشمی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر معین الدین ہاشمی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد صاحب، پروفیسر ڈاکٹر عبدالحمید صاحب، پروفیسر ڈاکٹر غلام یوسف صاحب، پروفیسر ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر ہدایت خان صاحب شامل ہیں۔

اسکے بعد میں اپنے مادر علمی ادارہ علوم اسلامی اسلام آباد اور اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنکی بے پناہ محنت اور محبت کی وجہ سے بندہ ناچیز اس مقام تک پہنچا۔

میں ان حضرات اور دوست واحباب کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس مشکل کام میں میرے ساتھ ہر ممکن مدد کی اور حوصلہ افزائی کرتے رہے، ان میں جناب فیض الرحمٰن صاحب، جناب عطاءاللہ صاحب، جناب کفایت اللہ صاحب، ماسٹر محمد سہیل صاحب اور جناب احسن نصیر صاحب مدرسین پراچہ جامعہ اسلامیہ انجرا تحصیل جنڈ ضلع اٹک، مولانا حسین احمد صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب ساکن عشیری درہ دیر بالا، معروف مذہبی سکالر جناب وصال احمد صاحب خطیب علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، جناب مطیع اللہ صاحب (پی ایس ٹی) براول بانڈی اور معروف مذہبی اسکالر مولانا محبوب رازق صاحب ساکن تیمر گرہ دیر پایئن۔ لیکن ان سب میں آخر الذکر نے سب سے بڑھ کر مدد کی۔ جس کیوجہ سے ان کا بے حد مشکور ہوں۔ اللہ اجر عظیم عطا فرمایئں۔

میں اپنی اہلیہ، اپنے بہنوں اور برادر محترم جناب شفیع اللہ (اے۔ ٹی، جی۔ ایم۔ ایس، کس شگئی ڑہ براول بانڈی دیر بالا) اور دیگر تمام رشتہ داروں کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے انتہائی صبر و تحمل کیساتھ میرے کام میں معاونت کی، اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنے بارگاہ میں قبول فرماویں اور ہمیں دنیوی اور اخروی فلاح و کامیابی عطاء فرماویں۔ آمین

سمیع اللہ

ڈیپارٹمنٹ آف عربیک اینڈ اسلامک سٹڈیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

اسلام آباد پاکستان

CERTIFICATE OF THE SUPERVISIOR

It is certified that Mr. Samiullah S/O Molvi Abdul Wadood, student of M.Phil Islamic studies, Roll No:BG760712 has completed his research on the topic of:

فتاوی ودودیہ کااردو ترجمہ اور تحقیقی مطالعہ (جلد ثانی، کتاب النسب تا کتاب الدعویٰ، ملجا القضاۃ لغانم البغدادی (کتاب ۱)

وطریقہ واضحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام (کتاب ۲)

in partial fulfillment of the requirements for the degree of Master of Philosophy in Islamic studies under my guidance and supervision. I am satisfied with the quality of student's research work and thesis and consider it up to mark of awarding M.Phil degree from Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Signature: ________________

Pro, Dr. Ali Asghar Chishti

Chairman Hadiths department

Faculty of Arabic and Islamicstudies,

AIOU Islamabad.

ACCEPTANCE BY THE VIVA VOCE COMMITTEE

Title of the thesis:

فتاوی ودودیہ کا اردو ترجمہ اور تحقیقی مطالعہ (جلد ثانی، کتاب النسب تا کتاب الدعویٰ، ملجا القضاۃ لغانم البغدادی (کتاب ۱)

وطریقہ واضحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام(کتاب ۲)

Name of the student Samiullah S/O Molvi Abdul Wadood Roll No: BG760712, accepted by the faculty of Arabic and Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad in Partial fulfillment of requirement for the degree ofMaster of Philosophy in Islamic Studies.

Viva Voce Committee:

Dean: ___________________________

Chairman: ________________________

External Examiner: ________________

Supervisor: _______________________

Dated: ______________________

DECLARATION

Samiullah S/O Molvi Abdul Wadood, Roll No: BG760712, Registration No. 15-GDR-01827 a student of M.Phil at the Allama Iqbal Open University, Islamabad do hereby solemnly declares that the thesis entitled as

فتاوی ودودیہ کا اردو ترجمہ اور تحقیقی مطالعہ (جلد ثانی، کتاب النسب تا کتاب الدعویٰ، ملجا القضاۃ لغانم البغدادی (کتاب ۱)

وطریقہ واضحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام(کتاب ۲)

is submitted in partial fulfillment of M.Phil degree in Islamic Studies is my original work and has not been submitted or published earlier and shall not be submitted by mein future for obtaining any degree from this or another University or Institution.

Signature: ____________

Samiullah

مقدمہ

موضوع کا تعارف:

الحمد للہ و کفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی:اما بعد

اسلام ایک کامل، جامع، عالمگیر اور آفاقی دین ہے اور ایسا مکمل ضابطہ اور قانون زندگی ہے جس میں پوری زندگی سے متعلق ہر شعبہ کے کامل احکام و مسائل کا بہترین حل موجود ہے۔ دین اسلام صرف عبادات پر مشتمل احکام کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اسمیں انسان کی انفرادی، اجتماعی، سیاسی اور معاشر تی زندگی کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تعلقات کے استوار کرنے کے بارے میں بھی رہنما اصول و ضوابط موجود ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اسلامی تاریخ کے تقریباً ہر دور میں ان اصولوں کے ماہرین یعنی فقہاء، محدثین اور مفسرین کا وقت کے خلفاء اور حکمرانوں کے ساتھ گہرا تعلق رہا ہے اور انہوں نے ہمیشہ فرض منصبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لحہ بہ لحہ درپیش مسائل میں شریعت کے قوانین کے مطابق راہنمائی کی ہے، نیز نئے اور پیش آمدہ مسائل کی تعبیر و تشریح کا کام وقت کے تقاضوں کے مطابق ہمیشہ نصوص شرعیہ کی روشنی میں جاری رکھا ہے۔

بالخصوص فقہاء کرام آزادانہ طور پر جس طرح استنباط اور استخراج احکام کے لئے مساعی جمیلہ سرانجام دیتے چلے آئے ہیں اسی طرح اس سلسلے میں بعض خلفاء اور سربراہوں کی ذاتی دلچسپی اور فقہی ذوق کی وجہ سے ان کی زیر سرپرستی بھی فقہاء کرام نے مسائل کے استنباط اور استخراج کا کام کیا ہے۔ چنانچہ "مجلۃ الاحکام العدلیہ"سلطنت عثمانیہ اور " فتاوی عالمگیریہ المعروف بہ فتاوی ہندیہ" مغلیہ دور میں اس قسم کی تقنینی کاوشوں کے بہترین مظاہر ہیں۔ جو ریاستی امور چلانے کے لئے فقہی اور قانونی دستاویزات کی شکل میں مرتب کی گہیں میں ان دونوں فقہی ذخائر کی زبان چونکہ عربی ہے اسی لئے افادہ عام کیلئے ان کے اردو تراجم بھی چھپ کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

اس مقالے کے موضوع (فتاوی ودودیہ کا اردو ترجمہ اور تحقیق) کا تعلق بھی ایک ایسی کتاب سے ہے جس کی جلد ثانی ریاست سوات کے سربراہ کی دلی خواہش وتمنا پر ریاستی سطح کے قانون سازی کی ضروریات پوری کرنے کیے لئے مرتب کی گئی اور اس کی جلداوّل ریاست کے باشندوں کی دینی تربیت اور انہیں فقہی مسائل سے روشناس کرانے کے لئے فقہی طرز پر تحریر وترتیب دی گئی ہے جس کی تدوین وتالیف اگرچہ مولانا محمد ابراہیم صاحب نے کی ہے تاہم اس وقت کے جید علماء کرام کی سرپرستی ونگرانی اور بادشاہ صاحب کی طرف سے ضروری وسائل کی فراہمی اور مثالی حوصلہ افزائی ان کو حاصل رہی ہے۔اس کتاب کی دونوں جلدیں پشتو زبان میں ہیں اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ ریاست سوات کے اکثر باشندے پشتون ہیں اس لئے اس کی افادیت عام کرنے کی غرض سے اسی زبان کا انتخاب کیا گیا۔اس کتاب کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں فقہ حنفی کی معتبر اور مستند کتب سے استفادہ کر کے متداول کتب میں ایک ہی موضوع سے متعلق بکھرے ہوئے مسائل کو عام فہم انداز میں قاری کی سہولت کیلئے یکجا جمع کیا گیا ہے نیز ان مسائل میں عرف ورواج کو بھی اس انداز سے مد نظر رکھا گیا ہے کہ یہ خطہ ہر قسم کی فرقہ واریت سے محفوظ رہ سکے۔

اسی اہتمام کے پیش نظر سربراہ ریاست سوات ،مفتیان کرام اور علماء کرام کے ہاں درپیش مسائل کو حل کرنے میں فتاوی ودودیہ کو اوّلیت اور فوقیت حاصل تھی اور سربراہ ریاست نے ریاست کے تمام قضاۃ، علماء اور مفتیان کرام کو اس بات کا پابند بنایا تھا کہ وہ فتاوی ودودیہ کو اپنے زیر مطالعہ رکھے۔ جبکہ ریاست کے ہر خواندہ کو اس کا نسخہ شاہی فرمان کے مطابق بطور ہدیہ ملتا تھا۔

اس دستاویز کی اہمیت کے پیش نظر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے کلیۃ عربی اور علوم اسلامیہ کے اساتذہ کرام نے ایم فل کی سطح پر "فتاوی ودودیہ کا ترجمہ اور تحقیقی مطالعہ "پراجیکٹ کا اہتمام کیا ہے جس کے تحت اس کے مختلف ابواب طلبہ میں تقسیم کئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے اپنے مخصوص حصوں پر طے شدہ منصوبے کے مطابق کام کرے۔

اہمیت موضوع اور اسباب اختیار:

مقالہ زیر بحث کے موضوع کا تعلق دینی مسائل معاملات اور قضاء پر مشتمل دستاویز کے ساتھ ہیں جس کا نام فتاوی ودودیہ ہے۔جو ریاستی سرپرستی میں سپرد قرطاس کئے گئے۔ اور اس کے مؤلفین اپنے دور کے نابغہ روزگار

شخصیات تھے جن کا تعلق درس وتدریس اور عملی طور پر قضاء کے ساتھ تھا جس کی وجہ سے اس دستاویز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور اس بات کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس اہم فقہی ذخیرہ کے افادہ عام بنانے کے واسطے اسے اردو زبان میں منتقل کیا جائے اور جدید تحقیقی خطوط پر اس کی تخریج کی جائے تاکہ پشتو زبان کے علاوہ دوسری زبانوں کے علماء ،طلباء اور عوام بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔اس حوالے سے اس موضوع کے اختیار کرنے کے اسباب درج ذیل ہیں۔

1: چونکہ یہ ایک تفنینی کاوش تھی اس لئے مقالہ نگار کی ذاتی رغبت ہے کہ اسے اردو زبان میں منتقل کیا جائے تا کہ اس سے مملکت پاکستان کے تمام باشندے استفادہ کر سکیں۔

2: اس وقت مارکیٹ میں فتاوی ودودیہ کے کئی نسخے دستیاب ہیں لیکن اصل نسخہ اس وقت کے علماء کرام کے گھروں میں پایا جاتا ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اصل نسخوں کو سامنے رکھ کر اس کا ترجمہ کیا جائے۔

3: فتاوی ودودیہ میں مسائل ذکر کرتے ہوئے مآخذ کی نشاندہی پر اکتفا کیا گیا ہے بلکہ بعض حوالہ جات بھی ایسے دیئے ہیں جن سے اصل ماخذ کا پتہ ہی نہیں چلتا،اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان مآخذ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ جدید طریقہ تخریج کے مطابق احادیث مبارکہ ، تفسیری اور فقہی اقوال کی تخریج کی جائے۔

4: چونکہ فتاوی ودودیہ حنفی فقہ پر مشتمل ہے اور زمانہ قریب کے علماء کی عمدہ کاوش ہے اس لئے اس پراجیکٹ کا مقصد فقہ حنفی کی حفاظت اور تدوین جدید ہے۔

5: فقہائے احناف کی علمی اور فقہی کاوشوں اور خدمات کو منظر عام پر لانے کی ذاتی رغبت اور شوق ہے۔

6: فتاوی ودودیہ کو مرتب کرتے وقت بہت سارے ایسے مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جو اس وقت مارکیٹ میں ناپید ہیں لیکن وہ بعض لائبریریوں میں پائے جاتے ہیں اس تحقیق کے نتیجے میں قاری ان مصادر سے روشناس ہو جائے گا۔

بنیادی سوال:

اس مقالے کا بنیادی سوال فتاوی ودودیہ (مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور) کی دوسری جلد میں موجود تینوں کتابوں میں سے پہلی کتاب **ملجأ القضاة عند تعارض البينات** کے نسب کے مسائل سے لے کر خاتمہ تک اور دوسری کتاب "**الطريقةالواضحة الى البينة الراجحة** " میں "مقدمہ سے لے کر دعویٰ کے مسائل " تک کا اردو ترجمہ اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں موجود تفسیری اقوال، احادیث مبارکہ، اور فقہی اقوال کی تحقیق اور تخریج ہے۔

اہداف تحقیق:

اس مقالے کے اہداف درج ذیل ہیں۔

1: فتاوی ودودیہ کا اردو ترجمہ کرنا ہے۔

2: فتاوی ودودیہ میں مذکور تفسیری اقوال کی تخریج و تحقیق کرنی ہے۔

3: فتاوی ودودیہ میں مذکور احادیث مبارکہ کی تخریج و تحقیق کرنی ہے

4 : فتاوی ودودیہ میں موجود فقہی اقوال کی تخریج و تحقیق کرنی ہے۔

5: فتاوی ودودیہ کو جدید تحقیقی خطوط کے مطابق استوار کرنا ہے۔

6: اس اہم دستاویز کا افادہ عام بنانا ہے۔تاکہ دوسری زبانوں کے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکے۔

منہج تحقیق:

1: اس مقالے پر کام کرنے کے دوران مقالہ نگار کا منہج تحقیقی ہو گا۔

2: اس مقالہ میں مذکور احادیث و آثار اور اخبار کی اصل ماخذ سے تخریج کی جائے گی۔

3: اس مقالہ میں مذکور فقہی اور تفسیری اقوال کی تخریج اصل ماخذ سے کی جائے گی۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

فتاویٰ ودودیہ کی تخریج و تحقیق پر جدید طرز تحقیق کے مطابق کام مقالہ نگار کے علم کے مطابق اس سے پہلے کسی بھی یونیورسٹی میں نہیں ہوا، البتہ اس کے پشتو نسخے میں فقہی اقوال پر مبنی تخریج مفتی عبدالوہاب منگلوری نے کی ہے لیکن موصوف نے فتاوی کے مصادر و مراجع کے بجائے چند متداول فقہی کتب، جیسے فتاوی شامی وغیرہ کو اپنی تخریج کا مرکز و محور بنایا ہے جب کہ اس مقالے کا مقصد فتاوی میں مذکور مصادر کی بنیاد پر تخریج ہے۔ تاکہ اصل مصادر تک رسائی کے علاوہ علماء اور طلبہ ان مصادر سے بھی واقفیت حاصل کر سکے جو اس وقت کمیاب ہیں۔ کیونکہ اب تک تفحص اور تتبع کے نتیجے میں مقالہ نگار کتاب زیر تحقیق کے صرف پینتیس مصادر و مراجع پر مطلع ہو سکا ہے۔ جن کی تفصیل فہرست مصادر و مراجع میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

جہاں تک اس کے اردو ترجمے کا تعلق ہے تو بعض حضرات کے بقول اس کا اردو ترجمہ ساٹھ کی دہائی سے پہلے ہو چکا تھا لیکن نہ مترجم کے بارے میں کوئی جانتا ہے اور نہ ہی مارکیٹ میں وہ ترجمہ کہیں دستیاب ہے۔ باوجود تلاش بسیار اور تحقیق کے کسی لائبریری یا کتب خانے میں اس کا سراغ نہیں لگا اس لئے اس پر کام کرنے کی تشنگی اپنی جگہ باقی ہے۔

ابواب بندی:

زیر نظر تحقیقی مقالہ " فتاوی ودودیہ کا ترجمہ اور تحقیقی مطالعہ (کتاب النسب تا کتاب الدعویٰ)

کے عنوان پر لکھا گیا ہے، جو کہ چھ ابواب اور ان میں فصول و مباحث پر مشتمل ہے۔

باب اول: نسب، گواہی، ماذون وغیر ماذون، چوری، اور وکالت وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔

اس باب میں کل چھ (6) فصلیں ہیں۔ ان چھ (6) فصلوں میں کل (69) مسائل ہیں۔

فصل اول: نسب کے مسائل

فصل دوم: گواہی کے مسائل

فصل سوم: ماذون وغیر ماذون کے مسائل

فصل چہارم: سرقہ (چوری) کے مسائل

فصل پنجم: وکالت کے مسائل

فصل ششم: خاتمہ

باب دوم: اس باب میں کل تین (۳) فصلیں ہیں۔

فصل نمبر ا: کتاب نمبر 2: ﴿طریقہ واضحہ﴾

فصل نمبر ۲: مقدمہ

فصل نمبر ۳: مجمل گواہی کے مسائل

باب سوم: نکاح، طلاق، نفقہ اور رضاعت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس باب میں کل چار (4) فصلیں ہیں۔ ان چار (4) فصلوں میں کل ساٹھ (60) مسائل ہیں۔

فصل اول: نکاح کے مسائل

فصل دوم: طلاق کے مسائل

فصل سوم: نفقہ کے مسائل

فصل چہارم: رضاعت کے مسائل

باب چہارم: عتاق (غلام آزاد کرنے) نسب، حد، شرکت اور وقف کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں کل
پانچ (5) فصلیں ہیں۔ان پانچ (5) فصلوں میں کل (119) مسائل ہیں۔

فصل اول: عتاق (غلام آزاد کرنے) کے مسائل

فصل دوم: نسب کے مسائل

فصل سوم: حد کے مسائل

فصل چہارم: شرکت کے مسائل

فصل پنجم: وقف کے مسائل

باب پنجم: بیوع، ضمانت، گواہی اور وکالت کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں کل پانچ (5) فصلیں ہیں۔ان پانچ (5) فصلوں میں کل (238) مسائل ہیں۔

فصل اول: بیع کے مسائل

فصل دوم: سلم کے مسائل

فصل سوم: ضمانت کے مسائل

فصل چہارم: گواہی کے مسائل

فصل پنجم: وکالت کے مسائل

باب ششم:

دعویٰ کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں کل پانچ (5) فصلیں ہیں۔ان پانچ (5) فصلوں میں کل دو سو چھ (206) مسائل ہیں۔

فصل اول: دعویٰ کے مسائل

فصل دوم: ملک مطلق کے مسائل

فصل سوم: غلام یا جانور کے گھریلو دعویٰ سے متعلق مسائل

فصل چہارم: محمنسہ

فصل پنجم: مسائل محمنسہ (دفع کے مسائل)

فہرست مضامین وعنوانات

عنوان — صفحہ

فہرست موضوعات

باب اول: نسب، گواہی، ماذون وغیر ماذون، چوری، اور وکالت وغیرہ کے مسائل

اس باب میں کل چھ (6) فصلیں ہیں۔ ان چھ (6) فصلوں میں کل (69) مسائل ہیں۔
جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: نسب کے مسائل۔ اس فصل میں کل (51) مسائل ہیں۔

فصل دوم: گواہی کے مسائل۔ اس فصل میں کل (12) مسائل ہیں۔

فصل سوم: ماذون وغیر ماذون کے مسائل۔ اس فصل میں کل دو (2) مسائل ہیں۔

فصل چہارم: سرقہ (چوری) کے مسائل۔ اس فصل میں بھی کل دو (2) مسائل ہیں۔

فصل پنجم: وکالت کے مسائل۔ اس فصل میں بھی کل دو (2) مسائل ہیں۔

فصل ششم: خاتمہ

باب اول:

فصل اول:۔ نسب کے مسائل

اس فصل میں کل (51) مسائل ہیں۔ یہ (51) مسائل (13) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: نسب کے مسائل۔

کل کتب (13) کل مسائل (51)

(1) الاشباہ والنظائر	(1) دو (2) مسائل
(2) قاضی خان	(2) بارہ (12) مسائل
(3) لسان الحکام	(3) ایک (1) مسئلہ
(4) کافی	(4) ایک (1) مسئلہ
(5) خلاصۃ الفتاویٰ	(5) ایک (1) مسئلہ
(6) جامع الفصولین	(6) گیارہ (11) مسائل
(7) وجیز	(7) چار (4) مسائل
(8) جامع الفتاویٰ	(8) تین (3) مسائل
(9) قنیۃ المنیہ	(9) بارہ (12) مسائل
(10) درر شرح غرر	(10) ایک (1) مسئلہ
(11) ذخیرہ	(11) ایک (1) مسئلہ
(12) ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات	(12) ایک (1) مسئلہ
(13) کتاب الاصل المعروف بالمبسوط	(13) ایک (1) مسئلہ

فصل اول:۔(نسب کے مسائل)

مسئلہ نمبر 1:۔اگر ایک بچے کے نسب کے متعلق غیر قابض اور قابض دونوں نے گواہ پیش کیے تو اس صورت میں قابض کے گواہ اولیٰ ہوں گے۔ مگر دو صورتوں میں غیر اولیٰ ہوں گے۔

1۔ایک صورت یہ ہے کہ جب غیر قابض مدعی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بچہ (اس عورت سے) میرا بیٹا ہے۔جب کہ وہ مرد اور عورت دونوں آزاد ہوں۔اور قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔اور ماں کی طرف نسبت نہ کرے۔تو اس صورت میں مذکورہ بچہ غیر قابض مدعی کا بیٹا ہوگا۔

2۔دوسری صورت یہ ہے کہ قابض اگر ذمی آدمی ہو اور غیر قابض مسلمان ہو اور قابض نے کافر گواہ پیش کئے (اس بات پر کہ یہ بچہ میرا بیٹا ہے) اور مدعی غیر قابض نے گواہ پیش کئے (اس بات پر کہ یہ بچہ میرا بیٹا ہے) تو مذکورہ صورت میں غیر قابض مدعی کے گواہ اولیٰ ہوں گے۔چاہے وہ (گواہ) مسلمان ہو یا کافر۔

اور اگر ذمی کے گواہ مسلمان ہو تو وہ مسلمان کے گواہوں سے ہر حال میں اولیٰ ہوں گے۔چاہے مسلمان کے گواہ کافر ہو یا مسلمان۔
(" الاشباہ")

مسئله نمبر 1 :اذا برهن الخارج وذواليد علیٰ نسب صغير. قدم ذواليد الا في مسألتين فی ا لخزانة۔

الاولیٰ: لو برهن الخارج علیٰ انه ابنه من امرأته هٰذه وهما حران،واقام ذواليد انه ابنه ولم ينسبه الیٰ امه فهو للخارج۔

الثانیہ: لو كان ذواليد ذميا والخارج مسلما ،فبر هن الذمى بشهود من الكفار ، وبرهن الخارج قدم الخارج سواء برهن بمسلمين او بكافرين ولو برهن ا لكافر بمسلمين قدم على المسلم مطلقا۔

1:۔الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفۃ النعمان.المؤلف زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم المصری(المتوفی ۹۷۰ھ) ص209-210۔فصل فی الحادثہ۔الناشر دار الکتب العلمیہ،بیروت،لبنان۔الطبعہ الاولیٰ1419ھ1999۔

مسئلہ نمبر 2:۔اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی پر دعویٰ کیا کہ اس نے بیس سال پہلے جان بوجھ کر میرے والد کو تلوار سے قتل کیا ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ میرے علاوہ اس کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اور اسی دوران ایک عورت جس کے پاس ایک بچہ بھی تھا اس نے گواہ پیش کیے کہ اس مدعی کے باپ نے پندرہ سال پہلے میرے ساتھ نکاح کیا تھا اور یہ بچہ (مجھ سے) اس کا بیٹا ہے اور اس مدعی کے ساتھ یہ بھی وارث ہے۔

توامام اعظم ابو حنیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ عورت کے گواہ قبول کر دوں اور اس بچے کا نسب ثابت کر دوں (کہ وہ مقتول اس کا باپ ہے) اور مدعی بیٹے کے گواہ جس نے قتل پر پیش کیے ہیں کو باطل * (غیر معتبر) شمار نہ کروں۔ اور اگر عورت نے نکاح پر گواہ پیش کیے اور ساتھ بچہ نہیں تھا تو اس صورت میں مدعی بیٹے کے گواہ اولیٰ ہیں۔ صرف اسی کو میراث ملے گی نہ کہ عورت کو۔ اور قاتل قصاص کے طور پر قتل کیا جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 2 : لو ادعیٰ رجل علیٰ رجل انہ قتل اباہ عمدا بالسیف منذ عشرین سنۃ وانہ وارثہ لا وارث لہ غیرہ .وجاءت امرأۃ معها ولد واقامت البینۃ ان والد هٰذا تزوجها منذخمسۃ عشر سنۃ وان هٰذا ولدہ منها ووارثہ مع ابنہ هٰذا قال: ابو حنیفۃ رحمہ اللہ استحسن فی هٰذا ان اجیز بینۃ المرأۃ واثبت نسب الولد ولا ابطل بینۃ الابن علی القتل۔

2:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانی الحنفی۔ ص نمبر 415 جلد 2 باب الدعویٰ فصل دعویٰ الملک بسبب۔ الناشر دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ھ

حاشیہ*: البحر الرائق کے حاشیہ میں ابن عابدین ؒ نے رملی سے یہ بات نقل کی ہے کہ ظاہر بات یہ ہے کہ (باطل نہ کروں) میں نہ زیادتی ہے اور تاتارخانیہ کتاب میں کہا ہے کہ باطل کر دوں۔ دیکھئے منحۃ الخالق۔ ۱۲ مترجم

مسئلہ نمبر 3:۔ تین آدمیوں نے ایک جانور کے متعلق گھریلو پیدائش کا دعویٰ کیا اور ان میں سے ہر ایک نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ جانور میرا ہے۔ اور میرے اس جانور سے پیدا ہوا ہے۔ اور یہ معلوم ہو کہ یہ جانور ان کا ہے تو مذکورہ صورت میں تینوں کے لیے گھریلو پیدائش کا حکم کیا جائے گا۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 3: لوادعوا نتاج دابۃ۔ فاقام کل واحد منہم البینۃ انہا دابتہ ولدتھا دابتی ھٰذہ لدابۃ معروفۃ لہ فانہ یقضیٰ بالبینات۔

مسئلہ نمبر 4:۔ اگر ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اور (وارثوں میں) دو بیٹے چھوڑے۔ ان میں سے ایک نے دعویٰ کیا کہ اس آدمی کے ذمے میرے والد کے ایک ہزار روپے ہیں جو انہوں نے اس کو کوئی چیز فروخت کی تھی۔ اور دوسرے نے دعویٰ کیا کہ وہ اس نے قرض کے طور پر دیے تھے اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو ظاہر یہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے پانچ سو روپے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اور کسی بھائی کو یہ حق حاصل نہیں ہو گا کہ وہ دوسرے کے ساتھ ان روپوں میں شریک ہو جائے جو وہ وصول کرے۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 4: رجل مات وترک ابنین فادعیٰ احدھما ان لابیھما علیٰ ھٰذالرجل الف درھم من ثمن مبیع وادعیٰ الآ خرانہ کان من قرض واقام کل واحد منھما البینۃ علیٰ ما ادعیٰ فان یقضیٰ لکل واحد منھما بخمسمائۃ ولیس لاحدھما ان یشارک صا حبہ فیما قبض۔

مسئلہ نمبر 5: ایک گھر ایک آدمی کے قبضے میں تھا، اس گھر کے اوپر دوسرا گھر یا کوئی جگہ دوسرے آدمی کے قبضہ میں تھی۔ اور اوپر والے گھر کیطرف چڑھنے کا راستہ نیچے والے گھر کے صحن میں ہو اور مذکورہ صورت میں دونوں میں سے ہر ایک اس بات کا دعویٰ کرے کہ یہ صحن میرا ہے، تو اس صورت میں گھر اور صحن نیچے گھر والے کے ہونگے اور اوپر کا حصہ اور اوپر چڑھنے کا راستہ اوپر والے کے ہونگے۔ اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو اس صورت میں ہر ایک کے لیے اس حصے کا فیصلہ کیا جائیگا جو دوسرے کے قبضے میں ہو، کیونکہ مدعی غیر قابض، قابض سے اس حصے میں اولیٰ ہوتا ہے جو قابض کے قبضہ میں ہو۔

3:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص نمبر 422 باب الدعویٰ فصل فیما یتعلق با لنکاح من المھر ولولد وغیر ذالک۔ الناشر دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ھ۔

4:۔ ایضا محولہ بالا ص 425

اور ہر ایک اپنے حصے کے حق میں قابض ہے، تو جو حصہ جس کے قبضے میں ہو وہ دوسرے کو دیا جائیگا۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 5: دار فی ید رجل وعلوها فی ید آخر وطریق العلو فی ساحۃ الدار۔ ادعیٰ کل واحد منهما ساحۃ الدار فان الدار مع ا لساحۃ یکون لصاحب السفل والعلو وطریقہ لصاحب العلو لان الساحۃ والسفل فی ید صاحب السفل فانہ هوالذی یستعمل الساحۃ بوضع الامتعۃ وکسر الحطب وصب الماء وادخال الدابۃ فاما العلو وطریقہ فی ید صاحب العلو فیکون ذالک لہ وان اقاما البینۃ یقضیٰ لکل واحد منهما بما فی ید الآخر، ترجیحا للخارج علیٰ ذی الید فیما فی ید ذی الید ۔

مسئلہ نمبر6: پانچ آدمیوں کے گھر تھیں اور پانچوں کی گزرگاہ ایک سائبان تھی تو ان میں سے ایک آدمی نے اس کی چھت اٹھا کر دعویٰ کیا کہ یہ چھت میری ہے اور دوسروں نے بھی دعویٰ کر دیا اور ہر ایک کہنے لگا کہ یہ میری ہے تو ہم دیکھیں گے کہ اگر اس چھت کا راستہ ایک آدمی کی ملکیت میں آتا ہو یا اس کا کچھ سامان اس پر پڑا ہو تو بنی ہوئی چھت اس کی ہو گی۔ اور اس کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہو گی۔ اور گر اس چھت پر نہ ہی راستہ کسی کی ملکیت میں آتا ہو اور نہ ہی اس پر کسی کا سامان پڑا ہو تو اس صورت میں وہ سب کی ہو گی۔ لہٰذا اگر گواہ نہ ہو تو ہر ایک دوسرے کو اپنے حصے میں قسم دے سکتا ہے۔ اور اگر ایک نے گواہ پیش کئے تو وہ اس کی ہو جائے گی اور اگر سب نے گواہ پیش کئے تو سب کے لیے فیصلہ کیا جائے گا۔ اور ہر ایک وہ حصہ لے گا جو دوسرے کے قبضے میں ہے۔
(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 6: زقیقۃ لا منفذلها فیها دور لخمسۃ مرورهم فی الزقیقۃ ، فرفع احدهم سقفهاوادعیٰ ان السقف لہ ، وادعیٰ کل واحد منهم انہ لہ ، فان کان طریق السقف الیٰ ملک احدهم او مشغولا بمتاعہ کا ن لہ فی الحکم ، ویکون القول قولہ مع یمینہ۔ وان لم یکن طریق السقف الیٰ ملک احدهم ولا کان مشغولا بمتاعہ فهو لهم جمیعا ، ولکل واحد منهم ان یحلف الآخر علیٰ نصیبہ عند عدم البینۃ ، وایهم اقام البینۃ فهو لہ ، وان اقاموا جمیعا یقضیٰ لکل واحد منهم بما فی ید غیره۔

5:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص نمبر 431 جلد 2 باب الدعویٰ فصل فی دعوی الحائط والطریق۔ الناشر: مکتبہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ھ۔

6:۔ ایضا محولہ بالا ص نمبر 294 کتاب الدعویٰ باب دعوی الحائط والطریق

مسئلہ نمبر 7: تین آدمیوں کے قبضے میں ایک جبہ تھا۔ تینوں اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن ایک کہتا ہے کہ اس کا استر میرا ہے دوسرا کہتا ہے کہ اس کی روئی میری ہے اور تیسرا کہتا ہے کہ یہ پورا میرا ہے۔ اور تینوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کر دیئے تو جو مدعی پورے کا دعویٰ کرتا ہے، اسی کے لیے پورے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ البتہ یہ استر کے مدعی کے لیے استر کی آدھی قیمت کا اور روئی کے مدعیکے لیے آدھی روئی کا ضامن ہو گا۔ (یعنی یہ استر کی آدھی قیمت اس آدمی کو دے گا جس نے استر کا دعویٰ کیا تھا اور آدھی مقدار روئی کی قیمت اس آدمی کو دے گا جس نے روئی کا دعویٰ کیا تھا۔)

اس مسئلہ کی دلیل یہ ہے کہ جس نے پورے جبہ کا دعویٰ کیا تھا اس کا اسلئے ہو گا کیونکہ اس نے پورے جبہ کا دعویٰ کیا تھا جبکہ دوسرا مدعی پورے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ تو اس (یعنی پورے کا دعویٰ کرنے والے کے لیے) فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر یہ کل کا مدعی اور استر کا مدعی دونوں استر کا دعویٰ کرتے ہیں ان دونوں کے علاوہ کوئی اور استر کا دعویٰ نہیں کرتا اور استر دونوں کے قبضے میں ہے تو فیصلہ کیا جائے گا کہ ان دونوں مدعیوں میں سے جس کے قبضے میں استر کا جو حصہ ہے وہ دوسرے کا ہو گیا تا کہ اس بات پر عمل ہو سکے کہ مدعی غیر قابض کے گواہ قابض کے گواہ سے اولیٰ ہیں۔ اور جس نے استر کا دعویٰ کیا تھا اس کے لیے جب آدھے استر کا فیصلہ ہو گیا تو یہ اس طرح ہو گیا کہ جس نے پورے جبہ کا دعویٰ کیا تھا، اس نے آدھا استر اس دوسرے سے زبردستی لیا تھا اور اپنے جبہ کے لیے استر بنا دیا ہو۔ تو یہ استر کی آدھی قیمت کا ضامن ہو گا اور اسی طرح کی بات روئی کے متعلق بھی ہے۔ البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ روئی میں یہ مثل کا ضامن ہو گا (یعنی آدھی روئی کی جگہ آدھی روئی اس آدمی کو دے گا جس نے روئی کا دعویٰ کیا ہے) اور استر میں استر کی آدھی قیمت دے گا (اس مدعی کو جس نے استر کا دعویٰ کیا ہے۔) (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 7: جبۃفی یدثلاثۃ نفر۔احدھم یدعی بطانتھا والثانی قطنھا والثالث کلھا واقام کل واحد منھم البینۃ علی ما ادعیٰ فانہ یقضیٰ بجمیعھا لمدعی الکل ویضمن ھولمدعی البطانۃ نصف قیمۃالبطانۃولمدعی القطن نصف القطن۔ اما یقضیٰ لمدعی الکل بالظھارۃ لانہ یدعیھا ولایدعیھا غیرہ فیقضیٰ لہ ثم مدعی الکل مع مدعی البطانۃ یدعیان البطانۃ ولایدعیھا غیرھما والبطانۃ فی ایدیھما فیقضیٰ لکل واحدمنھما بنصفھا الذی فی ید صاحبہ ترجیحا لبینۃ الخارج علیٰ بینۃ ذی الید واذا قضیٰ لمدعی البطانۃ بالنصف صار کاّن مدعی الکل غصب نصف البطانۃ وجعلھا بطانۃ لجبتہ فیضمن نصف قیمتھا وھٰکذا فی القطن الا ان فی القطن یضمن المثل وفی البطانۃ یضمن القیمۃ۔

7:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص378-379۔ باب الدعوی فصل فی دعوی المنقول۔۔ الناشر: مکتبہ دار الفکر للطباعۃوالنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ2010ھ

مسئلہ نمبر 8: دو آدمی ہیں، ان میں سے ہر ایک کے قبضے میں ایک ایک بکری ہے۔ دونوں نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس کے ساتھی کے قبضے میں جو بکری ہے وہ میری ہے۔ اور یہ میری اس بکری سے پیدا ہوئی ہے۔ جو میرے قبضے میں ہے۔ تو اگر دونوں کی عمر معلوم کرنا مشکل ہو تو امام محمد ؒ نے اصل میں ذکر کیا ہے کہ ہر ایک کے لیے اس بکری کا فیصلہ کیا جائے گا جو دوسرے کے قبضے میں ہو اور امام ابو یوسف ؒ فرماتے ہیں کہ ہر ایک کے لیے اس بکری کا فیصلہ کیا جائے گا جو اس کے قبضے میں ہے۔ تو یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ میں تھی اور اس کے پاس رہ گئی۔ یہ نہیں کہ اب اس کا مستحق ٹھہرا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 8:رجلان في يد كل منهما شاة اقام كل واحدمنهما البينة ان الشاة التى فى يد صاحبہ شاتہ ولدت من شاتہ التى فى يده فان كانتا مشكلتين ذكر فى الاصل انہ يقضىٰ لكل واحدمنهما بالشاةالتى فى يد الآخر لانهما استويا فى دعوى النتاج فتعارضت البينتان فى ذالک فلا تعتبر وعوى النتاج فيجعل كأنهما ادعيا ملكا مطلقا فيقضىٰ بكل شاة ببينةالخارج وعن ابى يوسفؒ انہ يقضىٰ لكل واحدمنهما بالشاة التى فى يده قضاء ترک لاقضاء استحقاق لانہ لاوجہ للقضاء لكل واحدمنهما بالنتاج لمكان الاستحالة والقضاء بغيرالنتاج قضاء بغير دعوىٰ، فتبطل البينتان ضرورة .

مسئلہ نمبر 9: ایک گھر ایک آدمی کے قبضے میں تھا۔ دوسرے نے اس پر دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس مدعی نے اس دعویٰ سے پہلے کہا تھا کہ یہ گھر میرا نہیں ہے۔ یا یہ کہ یہ گھر میرا نہیں تھا۔ تو اس صورت میں مدعی کے گواہ قبول نہیں ہونگے۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر9:رجل ادّعىٰ متاعا او دار فى يد رجل انہ لہ وقام البينة، فقضىٰ لہ القاضى بذالک ولم يأخذه من المقضىّ عليہ حتىٰ اقام المقضى عيلہ البينة، على ان المدعى اقرانہ لاحق لہ فيہ، قال محمدؒ : ان شهدوا انہ اقر بذالک قبل قضاء القاضى، بطلت بينةالمدعى والقضاء، وان شهدوا انہ اقر بہ بعدالقضاء لايبطل بہ قضاء القاضى۔

8:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص نمبر 379 جلد 2 باب الدعویٰ فصل فی دعوی الحائط والطریق۔ الناشر: مکتبہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ھ۔

9:۔ ایضا محولہ بالا ص نمبر 264 جلد 2 باب الدعویٰ فصل فی دعوی المنقول۔

مسئلہ نمبر 10: ایک غلام ایک آدمی کے قبضے میں تھا۔ دو آدمیوں نے اس پر دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ غلام میرا ہے۔ اور میں نے بطورِ امانت قابض کو دیا تھا۔ اور مدعیٰ علیہ دونوں کے دعویٰ سے انکار کرے اور یہ کہے کہ یہ غلام میرا ہے۔ تو مذکورہ صورت میں قاضی نے ابھی تک دونوں مدعیوں کے گواہوں پر کسی قسم کا فیصلہ نہیں کیا تھا کہ قابض نے دونوں مدعیوں میں سے کسی ایک کی تصدیق کر دی (کہ یہ سچ کہتا ہے، یہ غلام اس نے مجھے بطورِ امانت دیا ہے۔)

تو قابض اسدعیکو یہ غلام دے گا جس کی تصدیق کی ہے۔ پھر اگر گواہوں کیتعدیل ہو گئی (یعنی سب عادل اور صادق نکلے) تو دونوں مدعیوں کے لیے فیصلہ کیا جائے گا (کہ یہ غلام دونوں کا مشترکہ ہے۔) (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 10: عبد فی ید رجل ادعاہ رجلان، کل واحدمنهما اقام البینۃ انہ لہ، اودعہ الذی فی یدیہ، والمدعیٰ علیہ یجحد دعواهما ویقول: هولی ، فلم یقض القاضی بشهود المدعیین حتیٰ صدق ذولید احدهما ، فانہ یدفع العبد الی المقرّ لہ، فان عدلت البینتان قضیٰ بہ للمدعیین۔

مسئلہ نمبر 11: ایک غلام ایک آدمی کے قبضے میں تھا۔ اس غلام نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں آزاد آدمی ہوں اور قابض نے کہا کہ یہ فلاں آدمی کا غلام ہے۔ اس نے میرے پاس بطورِ امانت رکھ دیا ہے۔ یا مجھے بطورِ اجارہ دیا ہے۔ تو اس صورت میں قابض کے گواہ اولیٰ ہیں۔ بخلاف اس صورت کے کہ جب غلام اپنے آقا کے خلاف اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں حرُّالاصل ہوں (یعنی اصل میں آزاد ہوں، غلام نہیں ہوں) اور آقا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ تم غلام ہو۔ تو اس صورت میں غلام کے گواہ اولیٰ ہوں گے۔ دلیل (ان دونوں مسئلوں کی) یہ ہے کہ غلام کے گواہ جو آزادی کو ثابت کرتے ہیں، مالک اس کا خصم بن سکتا ہے (یعنی مالک کو خصم بننے کا حق حاصل ہے جو یہ کہے کہ یہ آزاد نہیں ہے لیکن جب گواہوں نے گواہی دی تو وہ اولیٰ ہو گیا)۔ اور یہاں (یعنی اس صورت میں جب قابض کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا غلام ہے مجھے بطورِ امانت یا بطورِ اجارہ دیا ہے) تو جس کے قبضے میں ابھی ہے وہ خصم نہیں بن سکتا۔ (کہ غلام کے گواہ اس کے خلاف قائم ہوں بلکہ خصم اس کا مالک ہے اور وہ حاضر نہیں ہے تو اس وجہ سے غلام کے گواہ اولیٰ نہیں ہیں) اس صورت میں ان کے (یعنی غلام اور قابض کے) درمیان جدائی کر دی جائے گی (1)۔ اور اس حکم کی اصل یہ ہے (یعنی اس مسئلہ سے یہ حکم نکالا گیا ہے) کہ جو آدمی عورت کے منتقل کرنے کا وکیل ہو (مثلاً زید نے بکر کو وکیل بنایا کہ تم میری بیوی کو میرے پاس فلاں جگہ پہنچاؤ تو بکر عورت کے منتقل کرنے کا وکیل ہے۔ جب بکر نے اس عورت کے لے جانے کا ارادہ کیا) اگر اس نے تین طلاقیں دینے پر گواہ پیش کیے (کہ زید نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں لہٰذا اب وہ مجھے کیوں بلاتا ہے) تو عورت کے گواہ قبول نہیں ہیں۔ لیکن وکیل (یعنی بکر) اس کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور یہ حکم اس کی دلیل ہے جس کو استحسان کہا جاتا ہے۔ تو پچھلے مسئلے میں غلام کا یہی حکم ہو گا۔ اور اگر مسئلہ کی صورت یہ تھی کہ غلام نے کہا کہ زید نے مجھے آزاد کیا ہے۔

10:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص 315 جلد 2 باب الدعویٰ فصل فی دعوی الحائط والطریق۔

حاشیہ:۔ اخلاصہ (نامی کتاب) میں ہے کہ غلام سے معتبر ضمانت لی جائیگی۔ کہ جب غائب مالک حاضر ہو جائے تو اس غلام کو حاضر کیا جائے گا۔ ۱۲ مترجم

اور قابض نے کہا(کہ زید نے یہ (غلام) مجھے بطورِ امانت یا بطورِ ااجارہ دیا ہے)۔اور قابض نے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو اس کے اور غلام کے درمیان جدائی نہیں کی جائے گی۔اس لیے کہ غلام نے غلامی کا اقرار کیا ہے اور پھر آزادی کا دعویٰ کیا ہے (کہ زید نے مجھے آزد کیا ہے۔) اور اگر غلام نے کہا کہ میں حرؓ الاصل ہوں (یعنی اصل میں آزاد آدمی ہوں) تو اس صورت میں اصل حکم کی وجہ سے غلام کی بات معتبر ہو گی۔(لسان الحکام)

مسئلہ نمبر 11:عبد فی ید رجل اقام البینۃ انہ حر وقال ذوالید : انہ عبد فلان اودعنیہ او آجرنیہ فبینۃ ذی الید اولیٰ بخلاف ما اذا اقام العبد البینۃ علیٰ مولاہ انہ حر الاصل واقام مولاہ البینۃ انہ عبدہ فبینۃ العبد اولیٰ لان المولیٰ یصلح خصما لاثبات بینۃ العبدبالحریۃ اما ھاھنا فالمودع لیس بخصم لٰکن یحال بین العبد وبین ذی الید۔ ولو قال العبد : اعتقنی فلان وذوالید لم یقم البینۃ علی الایداع والاجارۃ لا یحال بینہ وبین العبد لانہ اقرّبالرّق ثم ادعیٰ العتق ۔

مسئلہ نمبر12: اگر غلام نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں آزاد ہوں اور قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ فلاں غائب آدمی نے مجھے بطورِ امانت دیا ہے اور اس بات پر گواہ پیش نہ کیے کہ آپ اس کے غلام ہو تو یہ گواہ قبول نہیں ہوں گے۔ بر خلاف اس صورت کے کہ جب غلام گواہ پیش کرے کہ فلاں غائب آدمی نے مجھے آزد کیا ہے یعنی وہ شخص کہ قابض جس کی امانت کا دعویٰ کرتا ہے (اس نے مجھے آزاد کر دیا ہے۔) تو اس صورت میں قابض کے گواہ معتبر ہوں گے۔ کیوں کہ اس صورت میں قابض اور غلام کا جھگڑا ختم ہوتا ہے۔اس لیے کہ غلام نے اپنے اوپر غلامی کا اقرار کر لیا ہے۔(غانم)

مسئلہ نمبر 12: ولو اقام ذوالید البینۃ علی الایداع دون الملک للغائب حین اقام العبد البینۃ علی الحریۃ لا تقبل، بخلاف مالو اقام العبد البینۃ ان فلانا اعتقہ یعنی الذی اودعہ ، انہ یندفع عنہ خصومۃ العبد ،لانہ اقر بالرق علیٰ نفسہ۔

11:۔لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام لاحمد بن محمد بن محمد، ابوالولید، لسان الدین ابن الشحنۃ الثقفی الحلبی (المتوفیٰ: 822ھ) ص234 الفصل الثانی فی انواع الدعاوی والبینات۔الناشر البابی الحلبی، القاہرہ الطبعہ الثانیہ، 1393ھ 1973

12:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفیٰ 1030ھ) ص179 کتاب الدعویٰ۔الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔الطبعۃ الاولیٰ: 2016

مسئلہ نمبر 13: ایک آدمی کے قبضہ میں ایک بچہ تھا اس نے کہا کہ میں آزاد ہوں اور قابض نے کہا کہ یہ میرا غلام ہے تو اگر وہ لڑکا اس قدر چھوٹا ہو کہ اپنا حال بیان نہ کر سکے تو قابض کی بات معتبر ہو گی۔ اور یہ چھوٹا بچہ سامان کی طرح ہو گا (جیسے برتن اور لکڑی وغیرہ۔) لیکن اگر وہ لڑکا بڑا ہو یا چھوٹا ہو لیکن اپنا حال بیان کر سکتا ہو۔ تو اس کی بات معتبر ہو گی۔ اور اگر دونوں نے گواہ پیش کر دیئے قابض نے اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے اور غلام نے اس بات پر کہ میں آزاد ہوں۔ جبکہ لڑکا بڑا ہو اور ٹھیک طرح باتیں کر سکتا ہو، تو ایسی صورت میں آزادی کے گواہ اولیٰ ہیں۔ جامع صغیر میں قضاء کے مسائل کی بحث میں اس طرح کہا گیا ہے۔ اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو اسی کے گواہ اولیٰ ہوں گے۔ اسی طرح اگر کسی آدمی نے دائی عورت سے کہا کہ تو نے اس بچے کو گائے کا دودھ پلایا ہے (اور میں نے تجھے کہا تھا کہ اپنا دودھ پلانا ہے لٰہذا اب تجھے مزدوری نہیں ملے گی) اور اس نے کہا کہ میں نے اپنا دودھ پلایا ہے تو دائی کی بات معتبر ہو گی۔ اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو گواہ بھی دائی کے اولیٰ ہوں گے۔ اسی طرح جامع صغیر میں دوسرا مسئلہ بھی ذکر کیا گیا ہے (سلم کے مسائل میں) کہ رب السلم نے دوسرے شخص کو بطورِ سلم رقم دی تھی۔ اگر اس نے کہا کہ میں نے آپ کے ساتھ ایک مہینے کی مدت مقرر کی تھی (کہ یہ رقم لے لو اور فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو تم مجھے اتنی مقدار گندم دو گے مثلاً) اب وہ مہینہ گزر چکا ہے اور مسلم الیہ (جس نے یہ رقم بطورِ سلم لی ہے) نے کہا کہ مہینہ نہیں گزرا، میں نے تو تم سے ابھی رقم بطورِ سلم لی ہے تو مسلم الیہ کی بات معتبر ہو گی۔ اور رب السلم پر لازم ہے کہ گواہ پیش کرے۔ اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو مسلم الیہ کے گواہ اولیٰ ہوں گے۔ (مبسوط)

مسئلہ نمبر 13: غلام فی ید رجل ، قال : انا حر، وقال الذی فی یدیہ : ھو عبدی ، ان کان لا یعبر فالقول قول ذی الید وھو کالمتاع ، وان کان بالغا او صغیرا یعبر فالقول قول الغلام ۔ ولو اقاما البینۃ: ھٰذا علی الرق وھٰذا علی الحریۃ، فبینۃ الغلام اولیٰ، ھٰذا فی الاقضیۃ۔ویجوز ان یکون القول قولہ والبینۃ بینتہ ، کا لمودع اذا قال : رددت الودیعۃ ۔ کان القول قولہ ۔ ولو اقاما البینۃ فالبینۃ بینتہ ، وکذاالرجل قال للظئر: ارضعت ولدی بلبن البقر ، وقالت : لا بل بلبنی ، فالقول قولھا، ولو اقاما البینۃ فالبینۃ بینتھا۔ واذا اختلفا فی الاجل فقال الطالب : (ای رب السلم) اجّلتک شھرا وقد مضیٰ وقال المطلوب

13:۔ کتاب الاصل المعروف بالمبسوط، لابی عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی (المتوفی: 189ھ) ص 159، جلد نمبر 5 باب ما لغلام الصغیر فی ید الرجل۔ الناشر: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، موافق للمطبوع

: (ای المسلم الیہ) لم یمض بعد انما اخذت السلم منک الساعۃ ، ولا بینۃ بینھما فالقول فی ذالک قول المطلوب مع یمینہ ، وعلی الطالب البینۃ ، فان قامت لھما بینۃ المطلوب .*

مسئلہ نمبر14: کافی نامی کتاب میں لکھا گیا ہے کہ اگر شوہر نے اپنی بیوی کے لیے کپڑا بھیجا اور اس (یعنی عورت) نے کہا کہ وہ تو بطورِ تحفہ دیا تھا اور شوہر نے کہا کہ نہیں وہ مہر کا حصہ تھا تو شوہر کی بات معتبر ہو گی۔اور اگر عورت نے گواہ پیش کیے تو اس کے گواہ قبول کیے جائیں گے۔اور اگر دونوں نے گواہ پیش کیے تو عورت (ا) کے گواہ اولیٰ ہیں۔(کافی وغانم)

مسئلہ نمبر 14: اذا بعث الرجل الیھا ثوبا ، فقالت : ھٰذا ھدیۃ ، وقال الزوج: ھو من الکسوۃ، فالقول قول الزوج والبینۃ بینتھا، فان اقاما البینۃ فالبینۃ بینتھا.

مسئلہ نمبر15: ایک آدمی کے قبضے میں ایک باندی تھی اس نے کہا کہ میں فلاں مرد کے بچے کی ماں ہوں (یعنی اس کی ام ولد ہوں) یا اس نے مجھے مدبرہ بنایا ہے (یعنی مجھے کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) یا مجھے مکاتبہ بنایا ہے (یعنی مجھ سے اتنی رقم پر بات ہوئی ہے کہ یہ ادا کرو تو تم آزاد ہو جاؤ گی)۔یا مجھے آزد کیا ہے۔اور قابض نے کہا کہ تم میری باندی ہو۔تو قابض کی بات معتبر ہو گی۔ اور مام ابویوسف ؒ نے فرمایا ہے: کہ لونڈی اور اس فلاں شخص کی بات معتبر ہو گی جس کے لیے اس نے اقرار کیا ہے۔اور اگر اس فلاں شخص نے اس عورت کی تصدیق کی کہ (یہ سچ کہتی ہے یہ میری باندی ہے) لیکن یہ کہا کہ مجھ سے اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا اور نہ میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔تو اس صورت میں قابض کی بات معتبر ہے اور اگر قابض نے کہا کہ یہ باندی میں نے فلاں آدمی سے خریدی ہے اور باندی نے کہا کہ فلاں نے مجھے آزاد کیا ہے اور دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے، تو آزادی کے گواہ اولیٰ ہیں۔لیکن اگر قابض (جس نے یہ باندی خریدی ہے) کے قبضے میں دیکھی گئی ہو اور لوگوں کو معلوم ہو (تو ایسی صورت میں قابض کے گواہ اولیٰ ہیں)۔(''خلاصۃ الفتاویٰ'')

14:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفیٰ1030ھ) ص180 کتاب الدعویٰ۔الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔الطبعۃ الاولیٰ: 2016۔

---

*لم اقف علیہ فی (الجامع الصغیر) لمحمد بن حسن، وھو فی (المبسوط) لہ۔کتاب الاصل المعروف بالمبسوط، لابی عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی (المتوفیٰ: 189ھ) ص نمبر23 جلد نمبر5۔الناشر: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، موافق للمطبوع۔

ا:۔ قاضی خان نے نفقہ کے باب میں کہا ہے کہ شوہر کے گواہ اولیٰ ہیں۔۱۲مترجم

مسئلہ نمبر 15: امۃ فی ید رجل، قالت : انا ام ولد لفلان ، اومدبرتہ او مکاتبتہ او اعتقنی فقال ذوالید : انھا ملکی ، فالقول قول ذی الید، وقال ابو یوسف ؒ : (القول قول الامتہ

والمقرّلہ)ولو صدقھا المقر لہ فی انھا امۃ لہ وکذبھا فی العتق والاستیلاد، فالقول قول ذی الید ۔ولو قال ذوالید : اشتریتھا من فلان ، وقالت اعتقنی فلان ، واقام کل واحد منھما بینۃ ، فبینۃ العتق اولیٰ ،الا اذا کان فی ید المشتری قبض معاین ۔

مسئلہ نمبر 16: (ایک آدمی نے ایک میت کے وارث ہونے کا دعویٰ کیا) اور گواہ پیش کیے کہ میں اس میت کا چچازاد ہوں اور دادا تک نام ذکر کیے اور جن لوگوں کا اس کے ساتھ جھگڑا ہے انہوں نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ میں فلاں ہوں اور فلاں کا بیٹا ہوں اور یہ فلاں کوئی اور ہو (یعنی میت کا چچا نہ ہو) تو مدعی کا دعویٰ کالعدم ہو جائے گا۔اسی طرح اس کے گواہ مسترد ہوں گے ،اگر اس نے اس بات پر گواہ پیش کر دیئے کہ مدعی نے دعویٰ کیا تھا ایک دوسرے آدمی پر کہ میں اس کا چچازاد ہوں اور باپ اور دادا کے نام ذکر کیے تھے اور قاضی نے اس کے نسب کا فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ (تم اس آدمی کے بیٹے ہو۔) لیکن اگر اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میت کا بیٹا فلاں آدمی تھا اور وہ اس کے علاوہ کوئی اور آدمی تھا جس کا یہ مدعی دعویٰ کرتا ہے تو اس سے دعویٰ مسترد نہیں ہوگا۔کیونکہ گواہ کسی چیز کے اثبات کے لیے ہوتے ہیں نہ کہ نفی کے لیے اور یہ بات بھی ہے کہ یہ مدعیٰ علیہ کے دادا کا نام ثابت کرنے میں خصم نہیں ہے (یعنی جھگڑا کرنے والا نہیں ہے) تو اس کے گواہ نہ تو اثبات میں قبول ہوں گے اور نہ نفی میں۔ (مطلب یہ ہے کہ اس مدعی نے دو باتیں کی ہیں (۱) ایک یہ کہ میت کا باپ فلاں ہے۔(۲) دوسری یہ کہ وہ آدمی نہیں ہے جس کا تذکرہ مدعی نے کیا تھا۔) تو پہلی بات میں تو اثبات ہے لیکن یہ مدعیٰ علیہ اس بارے میں خصم نہیں بن سکتا۔تو اس اثبات میں گواہ قبول نہیں ہوں گے اور دوسری بات نفی کی ہے تو اس وجہ سے بھی اس میں گواہ قبول نہیں ہوں گے۔(''فصولین فصل نمبر ۱۰'')

15:۔خلاصۃ الفتاویٰ لطاہر بن عبد الرشید البخاری ص109، جلد3- 4 کتاب الدعویٰ، باب الفصل الحادی عشر فی دعوی العتق والحریۃ، ناشر: مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، پاکستان۔الطبعہ، بدون طبعہ وبدون تاریخ۔

16:۔جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی سماوہ الحنفی(المتوفی823ھ) ص151، جلد1، فصل نمبر10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع۔الطبعہ، بدون الطبعہ وبدون التاریخ

مسئلہ نمبر 16: اثبت بنوۃ العم بذکر الاسامی الی الجد فبرھن خصمہ انہ اقر انہ فلان ابن فلان آخر یندفع المدعی۔ وکذا یندفع لو برھن انہ ادعیٰ علیٰ آخر انہ ابن عمہ وذکر اسم ابیہ وجدہ وحکم بنسبہ من ذالک الرجل ولو برھن ان ابا المیت فلان غیر ما اثبتہ المدعی لا

یندفع المدعی اذ البینتان للاثبات لا للنفی ولانہ لیس بخصم فی اثبات اسم الجد فلا یقبل علی الاثبات ولا علی النفی ۔

مسئلہ نمبر 17: ایک آدمی کے قبضہ میں ایک گھر تھا۔ دوسرے نے اس پر دعویٰ کیا کہ یہ گھر میرا ہے اور اس پر گواہ پیش کیے اور مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ گھر فلاں غائب آدمی کا ہے۔ اور اس نے اس مدعی سے خریدا ہے۔ اور مجھے اس کا وکیل بنایا ہے تو یہ گواہ قبول ہوں گے۔ اور یہ قابض مدعی کی خصومت سے بچ جائے گا اور ان گواہوں کی بنیاد پر فلاں غائب آدمی کے لیے اس گھر کے خریدنے کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 17: دار فی ید رجل ادعیٰ رجل انھا لہ واقام البینۃ ، واقام الذی فی یدہ البینۃ ان ھٰذہ الدار لفلان الغائب اشتراھا من المدعی ووکّلنی بھا ، تقبل بینتہ وتندفع عنہ الخصومۃ ، ولا یلزم الغائب الشراء من ھٰذالمدعی ۔

مسئلہ نمبر 18: ایک آدمی نے ایک میت کے وارث ہونے کا دعویٰ کیا کہ میں فلاں میت کا چچازاد بھائی ہوں اور وہ ایسا چچا تھا جو کہ میت کے والد کا باپ شریک بھائی تھا(یعنی وہ عم علاتی تھا۔)اور نسب پر گواہ پیش کیے اور گواہوں نے حسبِ ضابطہ اس کے والد اور دادا اور میت کے والد اور دادا کے نام بتائے اور مدعی علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میت کا باپ فلاں آدمی تھا اور وہ اس کے علاوہ تھا، جس کا مدعی نے ذکر کیا ہے۔ تو مدعیٰ علیہ کے گواہ قبول نہیں ہوں گے۔ کیونکہ گواہی کسی چیز کے اثبات کے لیے ہوتی ہے نہ کہ نفی کے لیے۔ اور یہاں مدعیٰ علیہ کے گواہ نفی پر پیش ہوئے ہیں اور یہ مدعی کے دادا کے نام ثابت کرنے میں خصم نہیں ہے(کہ اس کا نام فلاں تھا اور فلاں نہیں تھا۔)اور یہی حکم ہے اگر مدعی اپنے والد کے وارث ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا اور مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس مدعی کا باپ دوسرا آدمی ہے، جس کا یہ دعویٰ کر رہا ہے وہ نہیں ہے۔ تو مدعیٰ علیہ کے گواہ قبول نہیں ہوں گے۔

(قاضی خان)

17:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص نمبر 264، جلد 2 باب الدعویٰ، فصل فی دعوی المنقول۔ الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ھ

مسئلہ نمبر 18: رجل طلب المیراث وادعیٰ انہ عم المیت ، یشترط لصحّتہ ان یفسّر فیقول : عمہ لابیہ وامہ ، اولابیہ ، اولامہ ، ویشترط ایضا ان یقول : ووارثہ لا وارث لہ غیرہ ۔ واذا

اقام البینۃ لا بد للشھود ان ینسبوا المیت والوارث حتیٰ یلتقیا الیٰ اب واحد ویقول : ھو وارثہ لا وارث لہ غیرہ : وکذالک فی الاخ والجد اذا شھدوا انہ جد المیت ابو ابیہ، لا بد ان یقولوا : ھو وارثہ لاوارث لہ غیرہ۔ فان شھدوا بذالک او شھدوا انہ اخ المیت لابیہ وامہ اولابیہ ، ووارثہ لا یعلمون لہ وارثا غیرہ جاز، ولا یشترط فی ھٰذا ذکر الاسماء ۔

مسئلہ نمبر19: اگر کسی شخص نے وارث ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں فلاں میت کا چچازاد بھائی ہوں، ایسا چچا جو اس میت کے والد کا باپ شریک بھائی (یعنی علاتی بھائی) تھا۔ اور اس شخص نے اوپر دادا تک نام ذکر کیے جبکہ مدعٰی علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ مدعی اپنی زندگی میں کہا کرتا تھا کہ میں فلاں (یعنی میت کے باپ) کا ماں شریک بھائی ہوں نہ کہ باپ شریک۔ تو مدعٰی علیہ کے گواہ قابل قبول نہیں ہیں۔ لیکن اگر مدعٰی علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ فلاں قاضی نے فیصلہ کیا ہے اور اس مدعی کے باپ کا نسب ایسے فلاں شخص سے ثابت کیا ہے جو اس کے علاوہ ہے، جس کا مدعی نے دعویٰ کیا ہے (تو پھر مدعٰی علیہ کے گواہ قابل قبول ہیں۔) (قاضی خان باب الدعاوٰی)

**مسئلہ نمبر 19: رجل طلب المیراث وادعیٰ انہ عم المیت ، یشترط لصحّتہ ان یفسّر فیقول : عمہ لابیہ وامہ ، اولابیہ ، اولامہ ، ویشترط ایضا ان یقول : ووارثہ لا وارث لہ غیرہ ۔ واذا اقام البینۃ لا بد للشھود ان ینسبوا المیت والوارث حتیٰ یلتقیا الیٰ اب واحد ویقول : ھو وارثہ لا وارث لہ غیرہ : وکذالک فی الاخ والجد اذا شھدوا انہ جد المیت ابو ابیہ، لا بد ان یقولوا : ھو وارثہ لاوارث لہ غیرہ فان شھدوا بذالک او شھدوا انہ اخ المیت لابیہ وامہ اولابیہ ، ووارثہ لا یعلمون لہ وارثا غیرہ جاز، ولا یشترط فی ھٰذا ذکر الاسماء ۔
برھن علیٰ انہ ابن عم المیت وذکرالنسب فبرھن خصمہ ان جد المیت فلان غیرما بینہ المدعی لو لم یقض بالاول لا یقضیٰ بشیئ للتعارض ولو قضیٰ بالاول لا یقضیٰ بالثانی ۔**

18:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص281، کتاب الدعویٰ، فصل فی دعوی الملک بسبب۔

19: ۔ جامع الفصولین لشیخ بدرالدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی سماوہ الحنفی (المتوفیٰ 823ھ) ص152، جلد1، فصل نمبر10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع

ملا خسرو نے درر غرر کے اس فصل میں کہا ہے جس میں قیمتاً خریدنے کے مسائل کا ذکر ہے۔ اگر کسی آدمی نے دعویٰ کیا کہ میں فلاں میت کا عصبہ نسبی ہوں (مثلاً میں اس کے باپ کی طرف سے چچا ہوں) اور نسب بیان کیا۔ اور جس کا اس کے ساتھ جھگڑا تھا (یعنی مدعٰی علیہ) اس نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس میت کا نسب اس کے علاوہ ہے جو اس مدعی نے بتایا ہے۔ تو اگر اس کے وارث

ہونے کا فیصلہ ہوا ہو تو مدعیٰ علیہ کے گواہوں پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر فیصلہ نہیں ہوا ہو تو جانبین کے گواہ ساقط ہو جائیں گے۔ کیونکہ دونوں (گواہوں میں) باہمی تعارض پیدا ہو گیا اور کسی کے گواہ کے اولیٰ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔
اور اگر مدعی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں اس میت کا چچازاد بھائی ہوں، ایسا چچا جو ماں باپ دونوں کی طرف سے (یعنی عمِ عینی) تھا۔ اور مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ مدعی اس میت کا چچازاد بھائی ہے، ایسا چچا کہ جو اس میت کے باپ کے ساتھ صرف ماں میں شریک (یعنی عمِ خیفی) تھا۔ یا اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس میت نے اقرار کیا تھا کہ میں اس کا (یعنی اس مدعی کا چچازاد بھائی ہوں، ایسا چچا جو صرف ماں کی طرف سے تھا۔) تو ان دونوں صورتوں میں جب قاضی نے پہلے مدعی کے گواہوں پر فیصلہ نہ کیا ہو تو مدعی کا دعویٰ مسترد ہو جائے گا۔ لیکن اگر فیصلہ کیا ہو تو پھر دعویٰ مسترد نہیں ہو گا۔ کیونکہ مدعی کی پیش کردہ گواہی میں قاضی کے حکم اور فیصلہ کی وجہ سے مضبوطی آگئی ہے۔ بر خلاف پہلی صورت کے کہ وہاں دعویٰ مسترد ہو گا کیونکہ وہاں قاضی نے فیصلہ نہیں کیا تھا۔ ملا خسرو (محمد بن فراموز بن علی الشھیر بمولیٰ خسرو) کا بیان ختم ہوا۔ اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ان دونوں مسئلوں میں حق کی مخالفت کی گئی ہے (یعنی دونوں مسئلے حق کے خلاف ہیں) جیسا کہ عقلاء پر یہ بات واضح ہے۔ کیونکہ اس حکم کی مخالفت کی گئی ہے جو قاضی خان نے اپنے فتاویٰ میں واضح طور پر بیان کیا ہے (جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے) اور فصول عمادی کتاب میں ذکر ہے کہ اگر کسی نے ایسے انگور کے باغ کا دعویٰ کیا جو کسی اور کے قبضے میں تھا۔ اور کہا کہ یہ باغ مجھے اپنے نانا سے میراث میں ملا ہے، ایسا نانا جو میری ماں کا باپ تھا۔ اور میرا نام محمد ہے ماں کا نام خیرۃ اور اس کے والد کا نام محمد بن حارث تھا اور قابض (یعنی مدعیٰ علیہ) نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ مدعی پہلے یہ کہا کرتا تھا کہ میں عائشہ کا بیٹا ہوں اور وہ علی بن حسین کی بیٹی تھی۔

ملا خسرو والے مسئلے کی تخریج: برھن انہ ابن عمہ لابیہ وامہ، وبرھن الدافع انہ ابن عمہ لامہ فقط، او علیٰ اقرار المیت بانہ ابن عمہ لامہ فقط، کان دفعا قبل القضاء بالاوّل لا بعدہ ، لتأکدہ بالقضاء بخلاف الاول ۔ *

---

* دورالحکام شرح غرر الاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر ملا خسرو (المتوفی: 885ھ) ص355، جلد2۔ کتاب الدعویٰ باب دعوی الرجلین۔ الناشر: دار احیاء الکتب العربی، الطبعہ بدون طبعہ وبدون تاریخ۔

تو شیخ عطاء بن حمزہ نے جواب دیا ہے کہ اس سے اس مدعی کا دعویٰ مسترد ہو جاتا ہے۔ تو اس کی مثال اس طرح ہوئی جیسا کہ کوئی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو کسی اور کے قبضے میں ہو۔ یعنی یہ کہے کہ یہ چیز مجھے اپنے باپ سے میراث میں ملی ہے اور بعد میں یہ دعویٰ کرے کہ مجھے یہ اپنی ماں سے میراث میں ملی ہے۔

شمس الاسلام اوز جندی (محمود بن عبد العزیز الاوز جندی، شمس الدین ابو القاسم، القاضی الحنفی) نے اس قسم کے مسائل میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ اس سے مدعی کا دعویٰ مسترد نہیں ہوتا۔ اور مدعیٰ علیہ کے گواہ اپنے دعویٰ پر قبول نہیں کیے جائیں گے۔ اور اس زمانے کے بعض علماء نے اس حکم میں اوز جندی کی پیروی کی ہے اور ظہیر الدین مرغینانی اسی پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ اور یہ حکم ہمارے نزدیک حق ہے۔ ذخیرہ کتاب کے مصنف (محمود بن احمد بن عبد العزیز بن مازہ، برہان الدین مرغینانی) نے کہا ہے (اس حکم کی دلیل میں) کہ اگر مدعیٰ علیہ کے گواہ قبول ہو جائے یا تو مدعی کے نانا کے نام کے اثبات میں قبول ہو جائیں گے۔ لیکن مدعیٰ علیہ اس بابت میں خصم نہیں ہے (اس کو جھگڑے کا حق حاصل نہیں ہے) یا اس میراث کی نفی میں قبول ہو جائیں گے، جس کا مدعی نے دعویٰ کیا ہے جبکہ نفی کے گواہ معتبر نہیں ہیں۔ (اس طرح کا بیان تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے)" فصولین"

میں کہتا ہوں کہ امام ملا خسرو نے جو بات ذکر کی ہے وہ اس نے عطاء بن حمزہ کے جواب سے لی ہے لیکن ملا خسرو نے اس میں کوتاہی کی ہے۔ اس لیے کہ اس مسئلے میں کسی اختلاف ذکر نہیں کیا ہے باوجود یہ کہ اس کا وہ اختلاف اکثر علماء کے نزدیک معتبر ہے۔ اور جامع الفصولین میں جامع الفتاویٰ سے نقل کیا گیا ہے کہ اگر کسی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں فلاں میت کا چچازاد بھائی ہوں اور نسب بیان کیا اور جس کا اس کے ساتھ جھگڑا تھا (یعنی مدعیٰ علیہ) وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس میت کا دادا فلاں تھا، اس کے علاوہ تھا جس کا مدعی نے ذکر کیا ہے۔

عطا بن حمزہ السغدی والے مسئلے کی تخریج :ادعیٰ ارثا عن جدہ ابی امہ ، فقال: انا محمد ، واسم امی خیرہ ، وابوھا زید بن بکر بن سعد ، فبرھن الدافع انہ زعم قبل ھٰذا انہ ابن عائیشہ بنت علی بن حسین ، قیل یندفع : واختارہ السغدی ۔ وقیل : لا یندفع ۔ وبہ افتیٰ الاوز جندی وظہیرالدین المرغینانی ، قال صاحب الذخیرہ: ھٰذا ھوالصواب عندنا ۔ وعلل عمادالدین فی فصولہ بان بینتہ لو قبلت اما ان تقبل علیٰ اثبات اسم الجد المدعی وانہ لیس بخصم فیہ او لنفی ما ادعاہ من الارث وھی علی النفی لا تقبل۔*

---

* جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی ساوہ الحنفی (المتوفی 823ھ) ص 152، جلد 1، فصل نمبر 10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع

تو اگر قاضی نے پہلے مدعی کے گواہوں پر فیصلہ نہ کیا ہو تو اب کوئی فیصلہ نہیں کرے گا کیونکہ جانبین کے گواہوں کا آپس میں تعارض آگیا (جب گواہوں کی گواہی میں تعارض آجائے تو وہ ساقط ہو جاتے ہیں۔) اور اگر پہلی گواہی پر قاضی نے فیصلہ کیا ہو تو اب مدعیٰ علیہ کے گواہوں پر فیصلہ نہیں کرے گا۔ اور اگر مدعی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں فلاں میت کا چچازاد بھائی ہوں (ایسا چچا) جو

ماں اور باپ دونوں کی طرف سے تھا (یعنی عم عینی) اور مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ مدعی اس میت کا چچازاد بھائی ہے (ایسا چچا) جو ماں کی طرف سے تھا نہ کہ باپ کی طرف سے۔ تو پہلی گواہی پر اگر قاضی نے فیصلہ نہیں کیا ہو تو مدعی کا دعویٰ ساقط ہو جائے گا۔ اور اس طرح کا حکم ہے کہ اگر مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس میت نے اقرار کیا تھا کہ یہ آدمی (مدعی) ماں کی طرف سے میرا چچازاد بھائی ہے، باپ کی طرف سے نہیں (یعنی حقیقی چچا کا بیٹا ہے علاتی چچا کا بیٹا نہیں۔) تو اگر قاضی نے پہلے مدعی کے لیے فیصلہ نہ کیا ہو تو اسکا دعویٰ ساقط ہو جائے گا۔ اور فصولین میں جامع النوازل سے یہ بات منقول ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے نانا کے وارث ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، ایسا نانا جو اس کی ماں کا باپ تھا اور یہ کہا کرتا تھا کہ میرا نام محمد ہے اور میری ماں کا نام مرّہ ہے جبکہ اس کے باپ کا نام زید تھا۔ زید بکر کا بیٹا ہے اور وہ سعہ کا بیٹا تھا اور جس کا اس کے ساتھ وارث ہونے میں جھگڑا ہو (یعنی مدعیٰ علیہ) وہ اس باپ پر گواہ پیش کرے کہ اس مدعی نے یہ کہا ہے کہ میں عائشہ کا بیٹا ہوں اور وہ علی کی بیٹی تھی، علی حسین کا بیٹا تھا تو بعض علماء نے کہا کہ اس سے مدعی کا دعویٰ ساقط ہو جاتا ہے۔ اور عطاء بن حمزہ السعدی نے بھی یہ بات پسند کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مدعی کا دعویٰ ساقط نہیں ہوتا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اوزجندی، ظہیر الدین مرغینانی اور مصنف ذخیرہ نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ حکم حق ہے۔ ''فصولین'' کا مضمون ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جو حکم ملا خسرو نے ذکر کیا ہے وہ اس بیان کے مطابق ہے جو جامع الفتاویٰ میں ذکر ہے۔ (لیکن اس حکم میں ایک زبردست اختلاف موجود ہے) تو میں نہیں جانتا کہ ملا خسرو نے اس کی پیروی اس گمان پر کی ہے کہ یہ حکم حق ہے۔ اگرچہ اس میں اختلاف موجود ہے یا انہوں نے اس کی پیروی اس لیے کی ہے کہ ان کو یہ اختلاف معلوم نہیں تھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

مسئلہ نمبر 20: اگر کسی شخص نے دوسرے شخص پر یہ دعویٰ کیا کہ ان کے ذمے میری اتنی رقم ہے اور جواب میں اس نے کہا کہ میرے ذمے ان کے ہرگز کچھ بھی نہیں ہے یا یہ کہا کہ میرے ذمے ہرگز کچھ نہیں تھا تو جب مدعی اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کرے اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ قرض کی رقم ساری اس کو دے دی ہے یا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس نے یہاں مجھے اس سے بری کر دیا ہے (یعنی وہ رقم اس نے مجھے معاف کی ہے) تو یہ گواہ قابل قبول نہیں ہوں گے۔ اور اگر مدعی نے پہلے سے جواب میں یہ کہا تھا کہ میرے اور آپ کے درمیان کسی چیز کا معاملہ نہیں ہوا تھا اور مدعی نے اپنے دعویٰ پر مثلاً اس بات پر گواہ پیش کیے کہ آپ نے مجھ سے فلاں چیز ادھار خریدی تھی لہٰذا وہ رقم میری آپ کے ذمہ ہے۔ اور مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ پر پیش کرے کہ وہ رقم میں نے ادا کی ہے یا آپ نے مجھے اس سے بری کیا ہے تو پھر یہ گواہ قبول نہیں ہوں گے۔ اور امام ابو یوسف ؒ فرماتے ہیں

کہ قبول ہوں گے۔اور اگر مدعیٰ علیہ نے بات برابر کر دی۔اس طرح کہ اس نے کہا کہ ہمارے درمیان کسی قسم کا بھی معاملہ نہیں ہوا تھا۔لیکن ان گواہوں نے ان سے سنا ہے کہ اس نے بری کر دیا ہے (مجھے وہ رقم معاف کی ہے۔) ("جامع الفصولین")

مسئلہ نمبر 20: ادعیٰ شراہ فقال ذوالید : لم ابع اوقال: لا یبیع بیننا اوقال: لم یجر بیننا بیع فلما برھن المدعی علی الشراء ، برھن ذوالید ان المدعی رد علیہ المبیع تقبل بینتہ وینتقض البیع ۔ وھٰذا کمالو قال : لیس اولم یکن لہ علیّ شیئ قط ، فلما برھن علیہ ، برھن ھو علیٰ قضائہ او ابرائہ تقبل ۔ ولو قال لم یکن بینی وبینک معاملہ فی شیئ لا یقبل منہ المخرج فی الدَین ۔ وقال ابو یوسفؒ : تقبل ، لو وفق بان قال : لم یکن بیننا معاملہ الا ان شھودی سمعوا منہ انہ ابرأنی ۔

مسئلہ نمبر 21: ایک نصرانی مر گیا۔تو ایک مسلمان اور ایک نصرانی دونوں میں سے ہر ایک نے اس بات پر نصرانی گواہ پیش کیے کہ اس نصرانی کے ذمہ میری اتنی رقم ہے تو طرفین ؒ کے نزدیک سب سے پہلے مسلمان کا قرضہ ادا کیا جائے گا (یعنی مسلمان کا قرضہ ادا کرنے کے بعد اگر مزید مال باقی بچا تو اس میں سے نصرانی کا قرضہ ادا کیا جائے گا) اور امام ابو یوسف ؒ فرماتے ہیں کہ دونوں (آپس میں) تقسیم کریں گے (اگر پورا پورا ملا تو ٹھیک) اور اگر دونوں کو پورا پورا نہ ملا تو اپنے اپنے قرض کی شرح اور تناسب سے حصہ لیں گے اور اگر ان دونوں مدعیوں میں سے ہر ایک نے ایسے غلام پر نصرانی گواہ پیش کیے جو زندہ نصرانی کے قبضہ میں تھا (یعنی ہر ایک نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ غلام میرا ہے) تو یہ غلام مسلمان کا ہو جائے گا اور ابو یوسف ؒ سے روایت ہے کہ اس غلام میں دونوں مدعی برابر کے شریک ہوں گے (یعنی آدھا ایک کا اور آدھا دوسرے کا ہو جائے گا۔) (وجیز وغانم)

مسئلہ نمبر 21: نصرانی مات فاقام مسلم ونصرانی بینۃ نصرانیۃ علیٰ دَین لہ علی المیت یبدأ بدَین المسلم عندھما وقال ابو یوسفؒ : یتحاصان ۔ ولو اقام کل واحد بینۃ نصرانیۃ علیٰ عبد فی ید نصرانی فھو للمسلم وعن ابی یوسفؒ بینھما نصفان۔

20:۔جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی سماوہ الحنفی (المتوفیٰ 823ھ) ص 141، جلد 1، فصل نمبر 10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع۔

21:۔وجیز الفتاویٰ، مخطوطہ لمحمد بن محمد بن محمد رضی الدین السرخسی، صاحب المحیط۔کتاب الشہادۃ باب شہادۃ اھل الذمہ وملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفیٰ 1030ھ) ص 186 کتاب الدعویٰ۔الناشر : دار الاداوۃ للنشر۔الطبعۃ الاولیٰ: 2016

مسئلہ نمبر 22: ایک نصرانی دو بیٹوں کو چھوڑ کر مر گیا، ایک مسلمان تھا اور دوسرا نصرانی۔تو مسلمان نے مسلمان یا نصرانی گواہ پیش کیے اس بات پر کہ ہمارا وہ باپ مسلمان ہونے کی حالت میں مرا ہے اور نصرانی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ وہ کفر کی حالت میں

مرا ہے۔ تو مسلمان کے لیے میراث کا حکم کیا جائے گا اور اس میت پر نمازِ جنازہ پڑھایا جائے گا۔ جیسا کہ ایک بچہ پیدا ہو جائے اور اس کے والدین میں سے ایک مسلمان اور دوسرا کافر ہو تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ یہ بچہ مسلمان ہے (وجیز نے ذمیوں کی شہادت کے باب میں) یہ مسئلہ نقل کیا ہے۔ (وجیز وغانم)

مسئلہ نمبر 22: کافر مات ولہ ابنان مسلم وکافر ، فاقام المسلم بینۃ مسلمۃ او کافرۃ علیٰ انہ مات مسلما ، واقام الکافر بینۃ علیٰ موتہ کافرا ، یقضیٰ بالارث للمسلم ویصلیٰ علیہ ، کالمولود بین مسلم وکافر (بأسلامہ) .

مسئلہ نمبر 23: کسی آدمی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ چیز میری ہے اور مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ مدعی کے ان گواہوں نے (اپنے لیے) اس چیز کا دعویٰ کیا تھا لہٰذا مدعی کے گواہ مردود ہوں گے۔ (جامع الفصولین: فصل نمبر 10)

مسئلہ نمبر 23: برھن ان لہ فبرھن خصمہ ان شھودہ ادعوہ تبطل بینۃ المدعی .

مسئلہ نمبر 24: کسی آدمی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ زید کے قبضے میں جو لڑکا ہے جبکہ اس کا نسب معلوم نہ ہو یہ میرا اس بیوی سے بیٹا ہے اور قابض یعنی زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور اس کی نسبت ماں کی طرف نہیں کی تو فیصلہ مدعی غیر قابض کے حق میں کیا جائے گا۔ (وجیز وغانم)

مسئلہ نمبر24: مجھول النسب ، اقام آخر البینۃ انہ ابنہ من ھٰذہ المرأۃ ، واقام ذوالید بینۃ انہ ابنہ ، ولم ینسبہ الیٰ ام ، قضی للخارج .

22:۔ وجیز الفتاویٰ، مخطوطہ لمحمد بن محمد بن محمد رضی الدین السرخسی، صاحب المحیط۔ کتاب الشہادۃ باب شہادۃ اھل الذمہ وملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔ لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفی 1030ھ) ص 187 کتاب الدعویٰ۔ الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ: 2016۔

23:۔ جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی سماوہ الحنفی (المتوفی 823ھ) ص 150، جلد 1، فصل نمبر 10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔

24:۔ وجیز الفتاویٰ، مخطوطہ۔ باب دعویٰ نسب المجھول وملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔ ص 187 کتاب الدعویٰ۔ الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ: 2016

مسئلہ نمبر 25: ایک بالغ لڑکے نے ایک مرد اور ایک عورت پر گواہ پیش کیے کہ میں ان دونوں کا بیٹا ہوں۔ جبکہ کسی اور مرد اور عورت نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ لڑکا ہمارا بیٹا ہے تو لڑکے کے گواہ اولیٰ ہیں اور اس کا نسب اس مرد اور عورت سے (جن کا اس نے دعویٰ کیا ہے) ثابت ہو جائے گا۔" وجیز نے مجھول النسب کے دعویٰ کے باب میں اس کو نقل کیا ہے۔" (وجیز وغانم)

مسئلہ نمبر25: غلام احتلم ، اقام بینۃ علیٰ رجل وامرأتہ انہ ابنھما ، واقام رجل آخر وامرأتہ البینۃ ان الغلام ابنھما ، فبینۃ الغلام اولیٰ ، ویثبت نسبہ من اللذین ادعاھما ۔

مسئلہ نمبر26: اگر دو آدمیوں میں سے ہر ایک نے کسی بچے کے نسب کے بارے میں اس بات پر گواہ پیش کیے (کہ یہ بچہ میرا ہے۔) تو یہ بچہ دونوں مدعیوں کا ہو جائے گا۔ "دونوں کی طرف اس کے بیٹے ہونے کی نسبت کی جائے گی" ۔اور اگر ایک نے پہلے گواہ پیش کیے اور قاضی نے اس پر فیصلہ بھی کیا تو پھر دوسرے مدعی کے گواہ قبول نہیں ہوں گے۔("اشباہ کتاب القضاء")

مسئلہ نمبر26: تنازعا فی ولاء رجل بعد موتہ فبرھن کل انہ اعتقہ وھو یملکہ فالمیراث بینھما ، کمالو برھن علیٰ نسب ولد کان بینھما وای بینۃ سیقت وقضی بھا لم تقبل الاخریٰ ۔

مسئلہ نمبر27: کسی آدمی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ زید مر گیا ہے اور (اس نے) میری ماں کے لیے یہ میراث چھوڑا ہے پھر وہ بھی مر گئی ہے اور یہ میرے لیے میراث چھوڑا ہے اور جس کے ساتھ اس مدعی کا جھگڑا تھا(یعنی مدعیٰ علیہ) وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ تمہاری ماں جس کی میراث کا آپ نے دعویٰ کیا ہے اس زید سے پہلے مر چکی ہے، جس کے بارے میں آپ نے کہا کہ وہ پہلے مر گیا ہے۔ تو بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے اس مدعی کا دعویٰ دفع ہو سکتا ہے۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ موت کا وقت قاضی کے حکم کے تحت نہیں آتا۔("جامع الفصولین")

مسئلہ نمبر27: برھن انہ مات وترک ھٰذا میراثا لامی وماتت امی وترکتہ لی وحکم لہ وبرھن خصمہ ان امّک التی تدعی ارثھا ماتت قبل فلان الذی تدعی انہ مات اوّلا قیل تندفع وقیل لا، لان زمان الموت لا ید خل تحت الحکم، فلاتثبت بینۃ خصمہ موت فلانۃ قبل موت فلان۔

25:۔ وجیز الفتاویٰ، مخطوطہ۔ باب دعویٰ نسب المجھول وملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔ ص 187 کتاب الدعویٰ۔ الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ: 2016

26:۔ الاشباہ والنظائر علیٰ مذھب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت۔ مؤلف زین الدین بن ابراھیم بن محمد المعروف بابن نجیم المصری (المتوفی 970ھ) ص 202-203، کتاب القضاء۔ الناشر: دار المکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 1419ھ 1999۔

27:۔ جامع الفصولین ص 155، جلد 1، فصل نمبر 10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ

مسئلہ نمبر28: ایک جانور زید کے قبضے میں تھا۔ کسی مدعی نے اس پر گواہ پیش کیے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میں نے زید کو بطورِ اجارہ دیا ہے یا اس بات پر کہ میں نے زید کو بطورِ عاریت دیا ہے اور زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے تو زید کے لیے اس جانور کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ گھریلو پیدائش کا دعویٰ کرتا ہے اور مدعی غیر قابض اجارہ یا عاریت کا دعویٰ کرتا

ہے اور گھریلو پیدائش *اجارہ اور عاریت وغیرہ سے مقدم یعنی اولیٰ ہے۔اور اگر مدعی غیر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے یعنی (میرے اپنے جانور سے) اور قاضی نے مدعی کے حق میں فیصلہ کیا ہو اس کے بعد زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے تو فیصلہ زید* *کے حق میں کیا جائے گا ملک مطلق کے برخلاف۔("جامع الفتاویٰ دعاوٰی میں" وغانم)

مسئلہ نمبر28: دابۃ بید رجل ، فبرھن الخارج انھا لہ آجرھا من ذی الید او اعارھامنہ، وبرھن ذوالید انھا لہ نتجت عندہ من دابتہ ، یقضیٰ بھا لذی الید، لانہ یدعی ملک النتاج، والآخر یدعی نحو اجارۃ او اعارۃ ، والنتاج اسبق من نحو اجارۃ واعارۃ ۔ ولو برھن الخارج علیٰ نتاج دابۃ فحکم لہ بھا ثم برھن ذوالید علیٰ نتاج عندہ یحکم لہ ، بخلاف الملک المطلق ۔

28:. ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفی 1030ھ) ص188 کتاب الدعویٰ۔الناشر: دارالاداوۃ للنشر۔الطبعۃ الاولیٰ: 1437ھ 2016 وجامع الفتاویٰ لقرق امیر الحمیدی (ل1145)

حاشیہ:۔* یہ مسئلہ پہلے گزر چکا ہے۔۱۲مترجم

**اس جملہ کی بظاہر تین صورتیں بن سکتی ہیں۔پہلی صورت یہ ہے کہ مدعی غیر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے ہو کہ یہ جانور میرا ہے اور اس پر فیصلہ بھی ہو چکا ہو اس کے بعد قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میرا ہے تو قابض کے گواہ قابل قبول نہیں ہیں۔دوسری صورت یہ ہے کہ مدعی غیر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے ہوں کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور اس پر فیصلہ بھی ہو چکا ہو اس کے بعد قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ میرا ہے تو یہ گواہ بھی قابل قبول نہیں ہیں۔تیسری صورت یہ ہے کہ مدعی غیر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے ہو کہ یہ جانور میرا ہے اور اس پر فیصلہ ہو چکا ہو اب قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔لیکن یہاں یہ تیسری صورت مراد نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں قابض کے گواہ قبول کیے جاتے ہیں۔۱۲مترجم

مسئلہ نمبر29: فتاویٰ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر مدعی غیر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ جانور میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور قابض نے بھی اسی طرح گواہ پیش کیے اور قاضی نے قابض کے حق میں فیصلہ کیا ہو یا ابھی تک فیصلہ نہ کیا ہو کہ (اسی اثناء میں) مدعی غیر قابض نے کہا کہ آپ گھر کی پیدائش کے اس مسئلے میں جھوٹے ہیں کیونکہ آپ نے اقرار کیا تھا کہ میں نے یہ جانور بیچا تھا پھر اس کے بعد فلاں شخص سے خریدا تھا، تو قاضی یہ دفع سنے گا۔اور مدعی غیر قابض کے گواہ قابل قبول ہونگے۔کیونکہ

قابض کا اس جانور کو بیچنے کے بعد دوبارہ خریدنا ایک نئی ملکیت ہے۔اس کی وجہ سے گھریلو پیدائش کا دعویٰ اور اس چیز * کا دعویٰ جو اس طرح کا ہو مسترد ہو جاتا ہے۔اور بعض دوسری کتابوں میں مذکور ہے کہ مدعی غیر قابض نے (ایک جانور کی گھر میں پیدا ہونے کا) دعویٰ کیا تو قابض نے اس کو کہا کہ آپ اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔کیونکہ آپ نے اقرار کیا ہے (آپ نے کہا ہے) کہ یہ جانور میں نے فلاں سے خریدا ہے۔تو اس سے مدعی کا دعویٰ دفع ہو سکتا ہے ("جامع الفتاویٰ دعاوی میں" وغانم)

مسئلہ نمبر29: لو اقام الخارج وصاحب الید بینۃ بالنتاج فقضیٰ القاضی لذی الید ، اولم یقضی حتیٰ قال الخارج : انک مبطل فی دعوی النتاج ، لانک اقررت انک بعت ھٰذہ الدابۃ، ثم اشتریتھا من فلان ، یسمع ھٰذاالدفع وبینتہ ، لانہ اذاباع ثم اشتریٰ فھٰذا ملک حادث ، فبطل دعوی النتاج ونحوہ . وذکر فی بعض آخر : ادعیٰ الخارج النتاج ، فقال ذوالید : انک مبطل فی ھٰذہ الدعویٰ ، لانک اقررت انک اشتریتھا من فلان ، فھٰذا دفع لدعوی المدعی .

مسئلہ نمبر30: اگر کسی نے ایسی زمین کا دعویٰ کیا جس میں آبادی (تعمیر) موجود ہو کہ یہ میری ہے اور اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے اور قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ کیا۔اس کے بعد مدعیٰ علیہ نے دعویٰ کیا کہ اس زمین پر تعمیر میں نے کی ہے جبکہ مدعی کے گواہوں نے مدعی کے لیے صرف زمین کی گواہی دی ہو،آبادی یعنی تعمیر کی نہیں تو قاضی مدعیٰ علیہ کے اس دعویٰ کو سنے گا اور اگر مدعی کے گواہوں نے پہلے مدعی کے لیے زمین اور آبادی دونوں کی گواہی دی ہو تو پھر قاضی مدعیٰ علیہ کا دعویٰ نہیں سنے گا۔("جامع الفتاویٰ دعاوی میں" وغانم)

مسئلہ نمبر30: لو ادعیٰ ارضا فیھا بناء واقام البینۃ فقضی لہ ، ثم ان المقضیّ علیہ ادعیٰ انہ احدث البناء ، وقد کانوا شھدوا بالارض لا غیر ، یسمع دعواہ ، ولو شھدوا بالارض والبناء ایضا لا(یعنی لا یسمع دعواہ).

29:. ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفی 1030ھ) ص188 -189 کتاب الدعویٰ۔الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔الطبعۃ الاولیٰ: 1437ھ 2016 وجامع الفتاویٰ لقرق امیر الحمیدی (ل 1145)۔ 30:. ایضا محولہ بالا ص189

* جیسا کہ ملکیت میں ایسا سبب جو بار بار نہ ہو۔مثلاً دودھ دوہنا اور اون کاٹنا وغیرہ۔۱۲مترجم

مسئلہ نمبر31: کسی آدمی نے دعویٰ کیا اور اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ چیز مجھے باپ سے میراث میں ملی ہے۔اور اسکا جس کیساتھ اس چیز کے متعلق جھگڑا ہے۔(مثلاً زید) اس نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ آپ کے والد نے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ یہ چیز زید کی ملکیت ہے۔تو قاضی اس دفع کو سنے گا۔(اور مدعی کا دعویٰ مسترد ہو جائیگا۔) اور اگر دوبارہ مدعی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ آپ نے میرے باپ کیلئے اقرار کیا ہے (کہ یہ چیز اسکی ہے۔) تو قاضی یہ دفع بھی سنے گا۔اور یہ دونوں دفعات (یعنی مدعی اور

مدعیٰ علیہ کا دفع آپس میں) ٹکرا گئے۔ (جب ٹکرا گیے) تو بغیر کسی معارضہ کے میراث کے گواہ قبول ہو جاینگے۔ (کیونکہ اس کا کوئی معارض باقی نہیں رہا۔) پھر اگر زید نے بیان کیا کہ اس مدعی کے باپ نے فلاں تاریخ کو اقرار کیا تھا اور مدعی نے مدعیٰ علیہ کے اقرار کی تاریخ نہیں بتائی تو مدعی کے گواہ قبول ہونگے۔ (جامع الفصولین فصل نمبر ۱۰)

مسئلہ نمبر31: ادعاہ ارثاعن ابیہ وبرھن ، فبرھن خصمہ ان اباک اقرّ انہ ملکی ، یسمع الدفع ۔ فلو برھن المدعی انک اقررت انہ ملّک ابی یسمع ایضا۔ وقد تعارض الدفعتان فتقبل بینۃ الارث بلا تعارض ۔ فلو ارّخ المدعیٰ علیہ اقرار المورث ولم یؤرخ المدعی اقرار المدعیٰ علیہ تقبل بینۃ المدعی ۔

مسئلہ نمبر32: کسی آدمی نے میت کے وارث ہونے کا دعویٰ کیا کہ میں اس میت کا بیٹا ہوں اور میری عمر بایئس سال ہے اور اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے اور میت کے ورثاء نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس مدعی کی عمر اٹھارہ سال ہے۔ تو یہ دفع صحیح ہے اسکی وجہ سے مدعی کے گواہ مسترد ہو سکتے ہیں۔ (قنیہ)

مسئلہ نمبر32: رجل ادعیٰ ورثۃ رجل انہ ابن المیت وھو ابن اثنین وعشرین سنۃ ، واقام علیہ بینۃ واقامت الورثۃ بینۃ ان سن المدعی ثمانیۃ عشر سنۃ فھٰذا دفع صحیح ۔

31:. جامع الفصولین لشیخ بدرالدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی ساوہ الحنفی (المتوفی 823ھ) ص155، جلد1، فصل نمبر10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

32:. قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص314، کتاب الشہادات باب التھاتر فی الشہادات. الطبعہ: بدون طبعہ وبدون تاریخ

مسئلہ نمبر33: کسی شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ اس نے ایک لڑکے کو حکم دیا تھا کہ اس گدھے کو مارو اور میری انگور کی باغ سے (باہر) نکالو۔ تو اس لڑکے نے اتنا مارا جسکی وجہ سے وہ مر گیا۔ اور اپنے اس دعویٰ پر گواہ پیش کیے۔ اور مدعیٰ علیہ نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ وہ زندہ ہے۔ تو یہ گواہ قابل قبول نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مقصود کی نفی پر گواہی دی ہے (یعنی موت کی نفی پر) اور گواہ اثبات کیلئے ہوتے ہیں نہ کہ نفی کیلئے۔ (قنیہ شہادت کے تواتر کے باپ میں)۔ (قنیہ)

مسئلہ نمبر33: ادعی علیٰ رجل انہ امر صبیا لیضرب حمارہ ویخرجہ عن کرمہ فضربہ الصبی حتیٰ مات واقام علیہ بینۃ واقام المدعیٰ علیہ بینۃ ان ذالک الحمار حیّ لا تقبل بینتہ لانہا قامت علی النفی مقصودا۔

مسئلہ نمبر34: ایک شخص اپنی بیوی اور دوسری بیوی کی اولاد کو چھوڑ کر مر گیا۔ تو اولاد نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ یہ عورت ہمارے باپ پر مرنے سے چھ ماہ قبل حرام تھی اور اپنے اس دعویٰ پر گواہ پیش کیے۔ اور بیوی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں اس کیلئے موت کے وقت حلال تھی۔ تو بیوی کے گواہ اولیٰ ہیں۔ (قنیہ)

مسئلہ نمبر34: مات رجل عن زوجۃ واولاد من زوجۃ اخریٰ فادعی الاولاد انہا کانت حراما قبل موتہ بستۃ اشہرواقاموا بینۃ ، واقامت بینۃ انہا کانت حلالاوقت الموت ، فشہود المرأۃ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر35: عام راستے میں ایک آدمی کی بیت الخلاء تھی یا اونٹوں کا باڑہ تھا یا کوئی دوسری ایسی جگہ تھی۔ پھر کسی دوسرے آدمی نے اس پر دعویٰ کیا کہ یہ پہلے نہیں تھی، اب بنائی گئی ہے۔ اور اس کے مالک نے کہا کہ یہ پرانی ہے۔ اور دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے۔ تو جس نے جدید تعمیر کا دعویٰ کیا ہے، اس کے گواہ اولیٰ ہیں۔ (قنیہ)

مسئلہ نمبر35: لہ کنیف فی طریق العامۃ ، فزعم غیرہ انہ محدث وزعم صاحبہ انہ قدیم واقاما البینۃ ، فالبینۃ ، بینۃ من یدعی انہ محدث۔

33:. قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ للشیخ مختار بن محمد، ص314، کتاب الحظ دات باب التھاتر فی الحظ دات الطبعہ: بدون طبعہ وبدون تاریخ

34:. ایضا محولہ بالا، ص315، باب دو متعارض شہادتوں کے باب میں

35:. ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر36: زید نے بکر سے ایک بیل خریدا۔ اس کے بعد خالد نے زید پر دعویٰ کیا کہ یہ بیل میرا ہے۔ میری اپنی گائے سے پیدا ہوا ہے۔ اور قاضی نے خالد کے حق میں فیصلہ سنا کر بیل خالد کے حوالہ کر دیا۔ اور زید نے بکر سے قیمت وصول کرنے کا ارادہ کیا۔ (کہ میں اس سے اپنی رقم واپس وصول کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔) تو بکر نے زید اور خالد کے سامنے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ بیل میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ میری اپنی گائے نے جنا ہے۔ تو بکر کے گواہ اولیٰ ہیں۔ اور اسی پر ساکی ؒ نے فتویٰ دیا ہے۔ اور دلیل میں یہ کہا ہے کہ قابض (یعنی زید) نے اس بیل کی ملکیت بکر سے حاصل کی ہے۔ اور یہ ایسا ہے جیسا کہ قابض نے گواہ پیش

کیے ہو۔(اور جب بھی گھریلو پیدائش کے سبب مدعی غیر قابض کے حق میں فیصلہ کیا جائے۔اوراسکے بعد قابض گھریلو پیدائش پر گواہ پیش کرے تو قابض کے گواہ اولیٰ ہوتے ہیں۔) تو اس وجہ سے(اس مسئلہ میں بھی) بکر کے گواہ اولیٰ ہونگے۔(قنیہ)

مسئلہ نمبر36: ادعیٰ علیہ ثورا ، انہ لہ نتج عندہ من بقرتہ المملوکۃ لہ ، فحکم وسلم الیہ واراد ذوالید الرجوع علی بائعہ بالثمن ، فاقام بائعہ بینۃ ان ھٰذا الثور نتج عندی من بقرتی المملوکۃ بمحضر منہ ومن المستحق ، فبینۃ البائع اولیٰ ۔ وبہ افتی السالکی وقال :لان ذاالید تلقی الملک من جھۃ البائع ، فکان ذاالید اقامھا ، فکان اولیٰ۔

مسئلہ نمبر37: اگر کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ یہ غلام میرا ہے۔اور ایک ماہ قبل مجھ سے غائب ہوا ہے۔اور قابض نے کہا کہ یہ ایک سال سے میرا ہے۔تو مدعی غیر قابض کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔اور قاضی مدعیٰ علیہ کے گواہوں کیطرف توجہ نہیں دے گا۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ جو تاریخ مدعی نے بتائی ہے،وہ غلام کے غائب ہونی کی تاریخ ہے۔کہ اس تاریخ کو میرے قبضہ سے نکل گیا ہے۔ یہ(اس کی) ملکیت کی تاریخ نہیں ہے۔(گویا کہ میں اس تاریخ سے اس کا مالک بن گیا ہوں) ۔تو مدعی غیر قابض کا یہ دعویٰ ملک مطلق کا دعویٰ ہے اور تاریخ کے ذکر سے خالی ہے۔جبکہ قابض نے اپنی ملکیت کی تاریخ کا ذکر کیا ہے۔لیکن تاریخ کا اس طرح ذکر کرنا کہ دوسرے نے تاریخ کا ذکر نہ کیا ہو،امام صاحبؒ کے نزدیک معتبر نہیں ہے۔تو گویا قابض نے مدعی غیر قابض کیطرح ملک مطلق کا دعویٰ کیا ہے۔ (گویا دونوں نے تاریخ نہیں بتائی لیکن صرف ملک مطلق کا دعویٰ کیا ہے۔) تو ایسی صورت میں مدعی غیر قابض کے گواہ اولیٰ ہوتے ہیں۔اس لئے یہاں(اس مسئلے میں) بھی مدعی غیر قابض کے گواہوں پر فیصلہ کیا گیا۔(درر غرر)

36:.قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص316،کتاب الھٰۃ دات باب التھاتر فی الھٰۃ دات.الطبعہ: بدون طبعہ وبدون تاریخ

مسئلہ نمبر37: (ادعیٰ ان ھٰذاالعبد لی ، غاب منی منذ شھر وقال ذوالید : لی منذ سنۃ یقضیٰ للمدعی) ولا یلتفت الیٰ بینۃ المدعیٰ علیہ ، لان ما ذکر المدعی تاریخ غیبۃ العبد عن یدہ ، لا تاریخ ملکہ فکان دعواہ فی الملک مطلقا خالیا عن التاریخ ، وصاحب الید ذکر التاریخ لٰکن التاریخ حالۃ الانفراد لا یعتبر عند ابی حنیفۃؒ ، فکان دعویٰ صاحب الید ، دعویٰ مطلق الملک کدعوی الخارج فیقضیٰ ببینۃ الخارج ۔

مسئلہ نمبر 38: کسی شخص نے گدھے کا دعویٰ کیا کہ یہ میری ملکیت ہے۔ اور آٹھ ماہ قبل مجھ سے غائب ہوا ہے۔ اور قابض نے کہا کہ سترہ ماہ ہونے کو ہے کہ میں نے یہ گدھا خریدا ہے۔ اور دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو مدعی غیر قابض کے گواہ اولیٰ ہیں۔ (قنیہ دو متعارض شہادتوں کے باب میں)

مسئلہ نمبر38: ادعیٰ حمارا انہ ملکی غاب عنی مند ثمانیۃ اشھر وقال : ذوالید اشتریتہ منہ سبعۃ عشر شھرا واقام البینۃ ، فبینۃ المدعی اولیٰ ۔

مسئلہ نمبر 39: کسی آدمی نے دعویٰ کیا کہ یہ چیز میں نے زید قابض سے خریدی ہے اور رقم ادا کی ہے۔ اور زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ چیز میرے پاس فلاں شخص کی امانت ہے۔ تو اس سے مدعی کا دعویٰ مسترد نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس نے زید پر ایک فعل (یعنی ایک کام) کا دعویٰ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ زید پر لازم ہے کہ یہ چیز میرے حوالہ کرے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ جب مدعی نے اس بات کا دعویٰ کیا ہو کہ یہ چیز میں نے اس سے خریدی ہے لیکن ابھی تک اس پر قبضہ نہیں کیا ہے۔ اور اگر یہ دعویٰ کیا کہ میں نے اس سے یہ چیز خریدی ہے اور قبضہ بھی کیا ہے اور گواہوں نے بھی اس طرح گواہی دی اور باقی مسئلہ کی صورت یہی ہو تو زید نے جو بات اس کے جواب میں کہی ہے یعنی (یہ چیز میرے پاس فلاں شخص کی امانت ہے۔) تو اس سے اسکا دعویٰ مسترد ہو گا یا نہیں۔

37:. دورالحکام شرح غرر الاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر بملا خسرو (المتوفیٰ: 885ھ) ص345، جلد2۔ کتاب الدعویٰ باب دعوی الرجلین۔ الناشر: دار احیاء الکتب العربی، الطبعۃ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ

38:۔ قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص316 - 317، کتاب الشہادات باب دعوی الرجلین۔ الطبعہ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ

ابوالھیثم (۱) نے تین قضاۃ یعنی ابوحازم (۲) ابوسعید بردعی (۳) اور ابوطاہر دباس (۴) سے یہ بات نقل کی ہے کہ زید اس کے ذریعے مدعی کی خصومت سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا قبضہ کیساتھ خریدنے کا دعویٰ کرنا گویا کہ ملک مطلق کا دعویٰ کرنا ہے۔ (یعنی یہ ایسا ہے جیسا کہ ملکیت کا دعویٰ کیا ہو اور سبب ملک بیان نہ کیا ہو۔)

کیا آپکو یہ بات معلوم نہیں کہ اس میں گواہی کی صحت کیلئے نام لینا اور خاص کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی شخص نے کسی دوسرے سے کہا کہ میں نے آپ سے اتنی قیمت پر ایک غلام خریدا ہے اور تم نے مجھے حوالہ بھی کیا ہے۔ اور اس نے اپنے (اس دعویٰ پر) گواہ پیش کیے تو یہ گواہ قبول ہونگے اگرچہ غلام مجہول ہو۔

مسئلہ نمبر39: ادعیٰ انہ شراہ من ذی الید ونقد ثمنہ ، فبرھن ذوالید انہ ودیعۃ فلان ، لاتندفع لانہ ادعیٰ علیٰ ذی الید فعلا وھو وجوب تسلیم المبیع ۔ ولو برھن علیٰ نحوالودیعۃ فی دعوی الملک المطلق لانہ یدعی علیہ التسلیم ھٰذا لو ادعی الشراء بلا قبض ۔ فلو ادعیٰ الشراء مع قبض وشھدا کذالک ولمسألۃ بحالھا ، ھل تندفع ام لا ؟ ذکر ابو الھیثم عن القضاۃ الثلاثۃ ، ابی حازم وابی سعید البردعی وابی طاہر الدباس ، ان الخصومۃ تندفع ، لان دعوی الشراء مع قبضہ ، دعویٰ مطلق الملک ۔ الا یریٰ ان اعلامہ لم یکن شرطا لصحۃ البینۃ ، حتیٰ لو قال: لغیرہ بعت منک (قنّا) بکذا وسلمتہ ، تقبل بینتہ ولو کان القن مجھولا ۔ وقال غیرھم من مشائخنا: لاتندفع ، اذاالفعل المذکور وھو الشراء معتبرا ، فلم تصر دعویٰ مطلق الملک ، ولذا لا یحکم للمدعی با لزوائد المنفصلۃ ۔ ولا یرجع الباعۃ بعضھم علیٰ بعض ، ولو جعل بمنزلۃ دعویٰ مطلق الملک کان الامر بخلاف ۔ وکذا لو برھن المدعی ان ذالید رھنہ منہ او آجرہ او وھبہ لہ اوتصدق لہ علیہ وانہ قبضہ ، وبرھن ذوالید ان فلانا او دعہ، لاتندفع عنہ الخصومۃ وھو الصحیح والظاھر من المذھب ۔

39:۔جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی سماوہ الحنفی(المتوفیٰ 823ھ) ص132، جلد1، فصل نمبر10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع۔

حاشیہ :۔(۱)عتبہ بن خیثمہ بن محمد بن حاتم القاضیابوالہیثم النیلا بوری۔(۲)عبدالحمید بن عبدالعزیزابو حازم السکونی، قاضی القضاۃ (۳)احمد بن الحسین ابو سعید البردعیشیخ الحنفیہ ببغداد۔(۴)محمد بن محمد بن سفیان الدّبّاسابو طاہر الفقیہ، امام اہل الرای بالعراق

اور ہمارے دوسرے علماء نے کہا ہے کہ زید کے اس جواب (کہ یہ میرے پاس فلاں کی امانت ہے) سے مدعی کا دعوی* مسترد نہیں ہوتا۔ (یعنی زید اس کی وجہ سے خصومت سے نہیں بچ سکتا) کیونکہ جس کام کا دعویٰ مدعی نے کیا ہے، وہ خرید نا ہے اور اس کا(یعنی خریدنے کا) اعتبار ہے تو یہ ملک مطلق کا دعویٰ نہیں ہے۔(یعنی جس میں ملکیت کا سبب بیان نہ کیا ہو بلکہ اس میں سبب کو بیان کیا گیا ہے جو کہ خرید نا ہے۔) اور یہی وجہ ہے کہ اس مدعی کیلئے ان چیزوں کا فیصلہ نہیں ہوتا جو(چیزیں) دعویٰ کی چیزوں سے الگ ہو۔اور بعض فروخت کنندہ بعض سے قیمت واپس نہیں لے سکتے۔اور اگر دعویٰ قیمتاً خریدنے کیطرح ملک مطلق کا دعویٰ ہو تو پھر یہ دونوں باتیں موجود ہو نگی۔(مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ گائے میری ہے) اور ملکیت کا سبب بیان نہ کیا اور اس پر گواہ بھی پیش کیے تو جب گائے میں اس کی ملکیت ثابت ہو جائے تو گائے کیساتھ (گائے کے) بچے میں بھی ملکیت ثابت

ہو جائیگی۔اور اگر وہ گائے کسی نے دوسرے شخص پر فروخت کی ہو اور دوسرے نے کسی اور پر فروخت کی ہو، تو گائے میں مدعی ہی کی ملکیت ثابت ہو جائیگی اور باقی جس آدمی نے جس سے خریدی ہے وہ اس سے اپنی (ادا کی ہوئی) قیمت واپس لے لے گا۔یہ دونوں باتیں اس وقت ہے کہ جب مدعی نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا ہو یعنی صرف ملکیت کا دعویٰ کیا ہو اور ملکیت کا سبب بیان نہ کیا ہو۔اور اگر دعویٰ قیمتاً خریدنے کا ہو تو پھر سابقہ جو دو باتیں گزری ہے وہ نہیں ہو گی۔تو معلوم ہوا کہ قیمتاً خریدنے کا دعویٰ ملک مطلق کے دعویٰ کی طرح نہیں ہے۔اور اگر مدعی ملک مطلق کا دعویٰ کرے اور مدعیٰ علیہ امانت کا دعویٰ کرے تو اس کی وجہ سے (مدعیٰ علیہ) خصومت سے بچ سکتا ہے۔لیکن اگر مدعی نے خریدنے کا دعویٰ کیا ہو تو پھر مدعیٰ علیہ امانت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے مدعی کے دعویٰ سے نہیں بچ سکتا۔اور اسطرح کا حکم ہے کہ جب مدعی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے، زید نے مجھے بطور رہن یا بطور اجارہ یا بطور تحفہ (ہبہ) یا بطور صدقہ دی ہے۔اور میں نے اس پر قبضہ بھی کیا ہے۔جب کہ زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ فلاں غائب آدمی نے میرے پاس بطور امانت رکھی ہے۔تو زید اس کی وجہ سے خصومت سے نہیں بچ سکتا۔(یعنی مدعی کا دعویٰ اس وجہ سے ساقط نہیں ہوگا) اور دو مذاہب میں سے یہ حکم صحیح اور ظاہر ہے۔(یعنی اس کے بارے میں دونوں اقوال موجود ہے لیکن یہ قول ظاہر ہے۔) (فصولین فصل نمبر ۱۰)

حاشیہ:۔* قاضی خان نے دعویٰ الدور میں اس بات کو صحیح قرار دیا ہے کہ اس سے دفع ہو جاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

مسئلہ نمبر40: تصرف کرنے والے نے اس بات کا اقرار کیا کہ یہ زمین زید (جو کہ غائب ہے) کی ہے۔ایک دوسرے آدمی نے آکر اسمیں کاشت کاری کی اور کہا کہ یہ زمین میری ہے۔اس کے بعد زید نے آکر اس پر دعویٰ کیا۔تو کاشتکار قابض ہے۔اگر دونوں نے گواہ پیش کیے تو زید کے گواہ اولیٰ ہیں۔(قنیہ)

مسئلہ نمبر40: اقرالمتصرف ان هٰذه الارض لفلان الغائب ، فجاء رجل وزرعها وقال : الارض ، ارضی ۔ ثم جاء المقر لہ یدعیها فالزارع ذوالید حتیٰ لو اقاما البینۃ فالمقر لها اولیٰ ۔

مسئلہ نمبر41: زید کے پڑوسی نے زید کے گھر پر دعویٰ کیا کہ یہ گھر میرے والد نے ساٹھ سال پہلے بنایا ہے اور زید نے بھی اسی طرح کا دعویٰ کیا کہ یہ میرے والد نے (ساٹھ سال پہلے) بنایا ہے اور دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے۔تو یہ دعویٰ

کرنا کافی نہیں ہے جب تک ایسا نہ کہے کہ میرا والد مر چکا ہے اور یہ گھر مجھے ان سے میراث میں ملا ہے۔ اگر دونوں نے اس طرح کہا اور (اپنے اپنے دعویٰ پر) گواہ پیش کیے تو قابض زید کے گواہ اولیٰ ہونگے۔(قنیہ)

مسئلہ نمبر41: ادعیٰ علیہ عمارۃ دار ، انّ اباہ بناھا منذ ستین سنۃ ، وادعاھا ذوالید کذالک ، واقام بینۃ ۔ قال: ھٰذالقدر لایکفی فی الدعویٰ حتیٰ یقول : مات ابی وترکھا میراثا لی ولو قالا ذالک واقاما بینۃ ، فبینۃ ذوالید اولیٰ ۔

مسئلہ نمبر42: کسی شخص نے دوسرے پر کھیت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ جو کھیت اسکے قبضہ میں ہے، یہ مجھے اپنی دادی سے میراث میں ملا ہے اور اس پر گواہ پیش کیے۔ اور قابض نے کہا کہ اس مدعی کی دادی کا صرف ایک بیٹا ہے جو کہ غائب ہے۔ اور معلوم نہیں کہ وہ مرا ہے یا زندہ۔ اور اتنی مدت بھی نہیں گزری کہ اس پر مرنے کا حکم لگایا جائے۔ اور قابض نے بھی اپنی بات پر گواہ پیش کیے۔
تو قاضی اسکا یہ دعویٰ نہیں سنے گا۔ کیونکہ یہ غیر کی ملکیت ثابت کرنے میں اجنبی (غیر) آدمی ہے۔(یعنی اسکو یہ کہنے کا حق حاصل نہیں کہ یہ غائب کا بیٹا ہے۔)(قنیہ)

مسئلہ نمبر42: ادعیٰ علیہ ضیعۃ ، ارثا من جدتہ فلانۃ، واقام بینۃ فقال ذوالید : کان لجدتہ ابن غائب ولم یعلم حیوٰتہ ولا موتہ ولم تمض مدّۃ یحکم بموتہ واقام بینۃ ، لا یسمع وفضولی فی اثبات ملک للغیر ۔

40:۔قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص320، کتاب الشہا دات باب فیما یتعلق یکون المدعیٰ فی ید المدعیٰ علیہ شرطا لصحۃ الدعویٰ والشہا دۃ وبیان من یکون ذاالید فی ... رالطبعہ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ۔ 41:۔قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص329، کتاب الشہا دات، باب دعویٰ اولیۃ الملک باالنتاج وما فی معناہ۔ الطبعہ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ۔ 42:۔ایضا محولہ بالا۔ ص332، باب الدفع فی الدعویٰ

مسئلہ نمبر43: ورثاء کا رشتہ داروں کی تاریخ وفات میں اختلاف پیدا ہوا۔(کہ کون پہلے مرا ہے اور کون بعد میں) اور ہر ایک نے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے۔ تو گواہ اسکے اولیٰ ہونگے جو میراث کی زیادتی* کا دعویٰ کرے۔)(قنیہ)

مسئلہ نمبر43: مات عن زوجۃ واخ وابنہ مات ایضا فقال الاخ : مات اخی بعد موت ابنہ وقالت الزوجۃ : بل مات اخوک قبل موت ابنہ ، فالقول للمراۃ ۔ والاصل فی ھٰذاالجنس ان الورثۃ متیٰ اختلف فی تاریخ موت الاقارب اواصلہ فالبینۃ ، بینۃ من یدعی زیادۃ الارث والقول ، قول من ینکر ۔

مسئلہ نمبر44: اگر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ میں فلاں میت کا چچازاد بھائی اور وارث ہوں۔ میرے علاوہ اس کا کوئی اور وارث نہیں۔ اور کسی دوسرے شخص نے دعویٰ کیا کہ میں اس کا بھائی ہوں۔ میرے علاوہ اس کا کوئی اور وارث نہیں۔ اور تیسرے شخص نے دعویٰ

کیا کہ میں اسکا بیٹا ہوں۔ میرے علاوہ اسکا کوئی اور وارث نہیں۔ اور فیصلہ کے وقت ہر ایک نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے۔ تو تینوں کیلئے نسب کا فیصلہکیا جائے گا۔ اگرچہ میراث صرف بیٹے کو ملے گی، دوسروں کو نہیں۔(قنیہ)

مسئلہ نمبر44: ادعیٰ انہ عم المیت ووارثہ لا وارث لہ غیرہ وادعیٰ آخر انہ اخوہ لاوارث لہ غیرہ وادعیٰ ثالث انہ ابنہ لاوارث لہ غیرہ واقاموا بینۃ عند الحاکم جمیعا ، یقضیٰ بنسب الکل وان کان المیراث للابن لا غیر۔

43:۔قنیۃالمنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد۔ ص336، باب الدعاوی والاختلاف فی المواریث

44:۔ایضا محولہ بالا ص338، باب دعوی الولد وسائر الدعاوی والاختلاف فیماتعلق بالنسب

حاشیہ:۔* درالمنتقیٰ میں لکھاہے کہ اگر ہر ایک وارث نے گواہ پیش کیے کہ میرا والد پہلے مراہے۔ تو یہ گواہ امام صاحب کے نزدیک ساقط ہو جائینگے۔ اور اگر ہر ایک نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میرا والد بعد میں مراہے۔ تو بھی گواہ ساقط ہو جائینگے۔ اور اگر ان میں سے ایک نے گواہ پیش کیے کہ میرا والد بعد میں مراہے تو اس کے گواہ قابل قبول ہونگے۔ کیونکہ اسکا کوئی معارض نہیں ہے۔ اور یہی حکم اس وقت بھی ہے کہ جب(ان میں سے) ایک نے دعویٰ کیا اور صرف اسی نے قسم اٹھائی۔ ۱۲مترجم

مسئلہ نمبر45: زید نے بکر سے ایک باندی خریدی۔ اور اس باندی نے زید کے ہاں بچہ جنا۔(پھر زید اور بکر کا بچے کے بارے میں اختلاف ہوا۔) بکر نے کہا کہ یہ بچہ میرا ہے۔ خرید وفروخت کے بعد ابھی تک چھ ماہ نہیں گزرے کہ اس باندی نے یہ بچہ جنا ہے*۔ اور زید نے کہا کہ تیرا دعویٰ باطل(غلط) ہے۔ کیونکہ بیع کے بعد چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرا ہے کہ اس باندی نے یہ بچہ جنا ہے۔ تو زید کی بات اولیٰ(معتبر) ہے۔ اور اگر زید نے یہ کہا کہ یہ باندی آپ کے ہاں حاملہ نہیں تھی اور بکر نے کہا کہ حاملہ تھی۔ تو بکر کی بات اولیٰ ہے۔ اور اگر ان دونوں میں سے جس نے بھی اپنے دعوے پہ گواہ پیش کیے تو امام ابویوسف ؒ کے نزدیک زید کے گواہ اولیٰ ہونگے۔ کیونکہ یہ بیع کی صحت** کو ثابت کرتے ہیں۔ اور امام صاحبؒ کے نزدیک بکر کے گواہ اولیٰ ہیں۔ کیونکہ یہ(اس بچے) کی آزادی کو ثابت کرتے ہیں۔(،، قنیہ،،)

مسئلہ نمبر45: امۃ ولدت عند المشتری ، فقال البائع : ھو ولدی ، ولدتہ لاقل من ستۃ اشھر من البیع وقال المشتری: دعواک باطلۃ لانھا ولدتہ لاکثر من ستۃ اشھر فالقول للمشتری بخلاف ماذا قال المشتری: لم یکن العلوق عندک والبائع یقول : کان عندی ، فالقول لہ ۔ فان اقام احدھما بینۃ یقضیٰ لہ ۔ وان اقاما البینۃ فعند ابی یوسف ؒ بینۃ المشتری اولیٰ لاثباتھا صحۃ البیع وعند محمد ؒ بینۃ البائع اولیٰ لاثباتھا الحریۃ ۔

مسئلہ نمبر46: (کسی نے قابض پر زمین کا دعویٰ کیا کہ یہ میری ہے) (اور اس پر گواہ پیش کیے) اور قابض نے رہن یا اجارہ وغیرہ پر گواہ پیش کیے (کہ یہ مجھے فلاں غائب نے بطور رہن دی ہے وغیرہ) تو مدعی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ آپ نے قاضی کی مجلس میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ کہا ہے کہ یہ زمین میری ملکیت ہے۔ تو مدعیٰ علیہ رہن کا دعویٰ کرنے کیوجہ سے مدعی کے جھگڑے سے نہیں بچ سکتا۔ کیونکہ اس نے پہلے ایسی بات کہی ہے جو رہن کے دعویٰ کی صحت کے لیے مانع ہے۔(فصولین)

45:۔قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص338، باب دعوی الولد وسائر الدعاوی والاختلاف فیما یتعلق بالنسب

حاشیہ:۔*: حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے۔ تو بکر کہتا ہے کہ یہ میرا ہے آپکا نہیں۔ کیونکہ آپکے ہاں اسکے چھ ماہ مکمل نہیں ہوئے۔ ۱۲مترجم

**: اور بکر کے گواہ بیع کی صحت کو ثابت نہیں کرتے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جس باندی سے مالک کا بچہ پیدا ہو جائے۔ وہ بچہ آزاد ہوتا ہے۔ اور وہ باندی مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہوتی ہے۔ اب مالک اسکو بیچ نہیں سکتا۔ اگرچہ قاضی اس بیع کے جائز ہونے کا فیصلہ کرے۔ اسی طرح مجمع الانھر میں ذکر کیا گیا ہے۔ ۱۲مترجم

مسئلہ نمبر46: برھن ذوالید علی الرھن فبرھن المدعی انہ قال فی غیر مجلس القضاء انہ ملکی یصیر خصما ، لانہ سبق منہ ما یمنع صحۃ دعوی الرھن۔

مسئلہ نمبر47: کسی شخص نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا(کہا کہ یہ چیز میری ہے اور سبب ملک بیان نہ کیا۔) پھر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ آپ نے مجھ سے خریدی تھی۔ لیکن بعد میں ہم نے اقالہ کیا تھا۔ یعنی یہ بیع ہم نے ختم کر دی تھی۔ تو اس سے مدعی کا دعویٰ دفع نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا ہے۔(کہ یہ میری ہے) تو مدعی غیر قابض کے گواہ اولیٰ (معتبر) ہونگے۔(کیونکہ ایسی صورت میں مدعی غیر قابض کے گواہ اولیٰ(معتبر ہوتے ہیں) اور بعض نے یہ کہا ہے کہ مناسب یہ ہے کہ قابض کے گواہ اولیٰ (معتبر) ہو۔ اس کی مکمل تفصیل ذخیرہ نامی کتاب میں موجود ہے۔(ذخیرہ وغانم)

مسئلہ نمبر47: ادعیٰ ملکا مطلقا وبرھن ، فبرھن ذوالید انک اشریتہ منی ثم اقلناہ ، لا یندفع ، اذ کل منھما ادعیٰ ملکا مطلقا فبینۃ الخارج اولیٰ ۔

مسئلہ نمبر48: مدعی غیر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ چیز میں نے زید سے خریدی ہے۔اور قابض نے بھی گواہ پیش کیے کہ میں نے یہ (چیز) زید سے خریدی ہے۔اور دونوں نے بیع کی تاریخ بتائی۔لیکن مدعی غیر قابض کی تاریخ (قابض کی تاریخ سے) پہلی تھی۔اس کے بعد قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ جو تاریخ آپ نے بتائی ہے یہ چیز اس وقت بکر کے پاس بطور رہن تھی اور میں نے جس وقت خریدی تھی اس وقت زید نے رہن سے آزاد کی تھی۔لہٰذا میری بیع جائز تھی۔تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دفع صحیح نہیں ہے۔(مدعی کا دعویٰ مسترد نہیں ہوگا۔) کیونکہ قابض کا اس رہن میں کوئی حق نہیں ہے۔کیونکہ بکر نے رہن کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔تو کیسے رہن کا دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے ۔ (فصولین)

46:۔جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی ساوہ الحنفی(المتوفی 823ھ) ص134، جلد1، فصل نمبر10، الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع۔

47:۔لجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی(المتوفی1030ھ) ص194-195 کتاب الدعویٰ۔الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔الطبعۃ الاولیٰ: 2016۔

مسئلہ نمبر48: برھنا علی الشراء من واحد ، وتاریخ الخارج اقدم فبرھن ذوالید ان المبیع کان رھنا فی تاریخک عند فلان ولم یرض بشرائک فجاز شرائی لکونہ بعد فک الرھن ، لا یصح ھٰذالدفع اذ لا حق لذی الید فی ذالک الرھن ، اذ المرتھن لم یدع الرھن فکیف تصح دعوی الرھن کذا ۔

مسئلہ نمبر49:اگر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ چیز میں نے اپنے والد سے خریدی ہے اور اس پر گواہ پیش کیے۔جب کہ قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ میرے والد کے مرنے تک اسکی تھی، تو خریدنے والے کے گواہ اولیٰ ہیں۔(فصولین)

مسئلہ نمبر49: انہ لو ادعیٰ انی اشتریتہ من ابیک وبرھن ذوالید : انہ ملک ابیہ الیٰ موتہ فبینۃ الشراء اولیٰ ۔

مسئلہ نمبر50: کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ گھر مجھے اپنے باپ سے میراث میں ملا ہے اور قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ گھر کسی اور شخص کا تھا۔(جسکا نام زید تھا مثلاً) اور اس نے مجھے فروخت کیا ہے۔تو قاضی یہ دفع نہیں سنے گا۔(اسکی وجہ سے مدعی

کا دعویٰ مسترد نہیں ہو سکتا۔) کیونکہ اگر یہ گھر فروخت کرنے والے (یعنی زید) کے قبضہ میں ہوتا (اور یہ مدعی اس پر دعویٰ کرتا کہ یہ مجھے اپنے باپ سے میراث میں ملا ہے) اور قابض یعنی زید گواہ پیش کرتے کہ یہ گھر میری ملکیت ہے تو اس سے مدعی کا دعویٰ دفع نہ ہوتا۔اسی طرح جس نے اس گھر کی ملکیت فروخت کرنے والے سے حاصل کی ہے (یعنی اس سے خریدا ہے) کیلئے بھی یہی حکم ہے۔(فصولین)

مسئلہ نمبر50: ادعاه میراثا عن ابیہ فقال ذوالید : کان ملکا لفلان آخر وباعہ منی ، لا یسمع ۔ لان الدار لو کان بید بائعہ وبرھن انہ ملکی لا تندفع دعوی المدعی فکذا من یتلق (الملک منہ) ۔

مسئلہ نمبر51: اگر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ میں نے فلاں تاریخ کو فلاں جگہ زید کو ہزار روپیہ بطور قرض دی تھے اور زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں اس دن کہی اور تھا تو یہ گواہ قابل قبول نہیں ہیں اور اس سے مدعی کا دعویٰ مسترد نہیں ہوگا۔ (فصولین فصل نمبر10)

مسئلہ نمبر51: لو ادعیٰ انہ اقرضہ الف درھم فی یوم کذا فی مکان کذا فبرھن خصمہ انہ کان فی ذالک الیوم فی مکان آخر ، غیر ذالک المکان فانہ لا یقبل ۔

48:۔جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی سماوہ الحنفی (المتوفی823ھ) ص138-139،جلد1،فصل نمبر10،الفصل العاشر فی التناقض فی الدعویٰ وفی دعاوی الدفع

49:۔ایضا محولہ بالا ص143

50:۔ایضا محولہ بالا ص150

51:۔ایضا محولہ بالا ص152

باب اول:

فصل دوم:۔ گواہی کے مسائل

اس فصل میں کل بارہ(12)مسائل ہیں۔یہ بارہ(12)مسائل نو(9)کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔
جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔
فصل دوم: گواہی کے مسائل۔

کل کتب(9) کل مسائل(12)

کتب	مسائل
(1) قنیۃ المنیہ	(1) ایک (1) مسئلہ
(2) قاضی خان	(2) دو(2) مسائل
(3) وجیز	
(4)صدر الشریعہ (شرح الوقایہ)	(3) تین (3) مسائل

(5) درر شرح غرر	(4) ایک (1) مسئلہ
(6)ہدایہ	(5) ایک(1) مسئلہ
(7) مشتمل الاحکام	(6) ایک (1) مسئلہ
(8) مجمع البحرین	(7) ایک (1) مسئلہ
(9)جامع الفصولین	(8) ایک (1) مسئلہ
	(9) ایک (1) مسئلہ

کل کتب:۔نو(9) کل مسائل:۔ بارہ(12)

فصل دوم:۔ گواہی کے مسائل

مسئلہ نمبرا: دوآدمیوں نے زید کے خلاف کسی بات یا کسی کام کی گواہی دی۔(ایسی بات یا ایسا کام) جسکی وجہ سے(*) زید پر اجارہ یا غلام کو مکاتب بنانا یا بیع یا قصاص یا کوئی مال یا طلاق یا غلام و باندی کا آزاد کرنا لازم ہو جاتا ہو۔اور دونوں گواہوں نے اس کام کرنے کا دن اور جگہ بھی بتائی۔ جبکہ زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں اس دن اس جگہ نہیں تھا۔ تو حکم یہ ہے کہ اس کے خلاف گواہ قابل قبول نہیں ہے۔اور یہی حکم ان گواہوں کا ہے جو اس بات پر گواہی دے کہ فلاں شخص نے یہ بات نہیں کہی ہے یا یہ کام نہیں کیا ہے یا اقرار نہیں کیا ہے تو اس قسم کی گواہی مقبول نہیں ہے۔(قنیہ باب دفع الدعویٰ۔)

مسئلہ نمبر1:شاھدان شھدا علیٰ رجل بقول اوفعل یلزمہ بذالک اجارۃ او کتابۃ او بیع او قصاص او مال او طلاق او عتاق فی موضع وصفاہ او فی یوم سمیاہ فاقام المشھود علیہ بینۃ انہ لم یکن فی ذالک الموضع ولا فی ذالک الیوم فی ذالک الموضع لم یقبل منہ البینۃ علیٰ ذالک۔

مسئلہ نمبر2:دوآدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ فلاں عورت کا شوہر مارا گیا ہے یا اس بات کی گواہی دی کہ وہ مر گیا ہے۔ جبکہ دو اور آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ وہ زندہ ہے تو قتل اور موت کی گواہی اولی ہے۔(قاضی خان باب الشہادۃ۔)

مسئلہ نمبر2: اذا شھد رجلان ان زوج فلان قتل اومات ، وشھد آخران انہ حیّ ، کانت شھادۃ الموت والقتل اولیٰ ۔

1:۔قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص333، کتاب الشہادات باب الدفع فی الدعویٰ الطبعہ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ

2:۔فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ص نمبر361، جلد2، کتاب الشہادات فصل فی الشاھد یشھد بعد ما اخبر بزوال الحق وما یحل لہ ان یشھد والشہادۃ علی الکتاب۔الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔الطبعہ الاولیٰ 2010ھ

حاشیہ:۔

(*) مثلاً یہ کہا کہ اس زید نے فلاں دن، فلاں جگہ اپنی زمین بکر کو بطور اجارہ دی ہے یا اپنے غلام کو مکاتب بنایا ہے (یعنی اپنے غلام کو کہا ہے کہ مجھے اتنی رقم ادا کرنے کے بعد تم آزاد ہو۔) یا بکر کو کوئی چیز بیچی ہے یا بکر کو قتل کیا ہے یا بکر کو اتنی رقم دی ہے یا اپنے فلاں بیوی کو طلاق دی ہے یا اپنے غلام یا (باندی) کو آزاد کیا ہے۔۱۲مترجم

مسئلہ نمبر3: اگر کسی معتبر اور ثقہ آدمی نے کسی عورت کو اسکے غائب شوہر کے موت کی خبر دی جب کہ دو اور آدمیوں نے اسکے زندہ ہونے کی خبر دی۔ تو جس نے موت کی خبر دی ہے۔ اگر وہ یہ کہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اسکو مرا دیکھا ہے۔ یا یہ کہا کہ میں نے اسکے جنازہ میں شرکت کی تھی۔ تو اس عورت کیلئے دوسرے شوہر سے نکاح کرنا جائز ہے۔ اگرچہ زندگی کی خبر دینے والوں نے زندگی کی ایسی تاریخ بتائی ہو جو ثقہ آدمی (جس نے موت کی خبر دی ہے) کی ذکر کردہ تاریخ کے بعد ہو۔ اور شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل ؒ نے کہا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی اولیٰ ہے۔(قاضی خان باب الشہادۃ۔)

مسئلہ نمبر3: واذا اخبر المرأۃ عدل بموت زوجھا الغائب ، واخبرھا اثنان بحیاتہ ، ان کان الذی اخبر الموت اخبرھا بمعاینۃ الموت ، او اخبر انہ شھد جنازتہ ، حلّ لھا ان تتزوج آخر ۔ وان کان الذان اخبرا بحیاتہ ارّخا بتاریخ لاحق ، قال الشیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضلؒ شھادتھما اولیٰ ۔

مسئلہ نمبر4: اگر ایک شخص نے ایک گواہ کی تعدیل کی اور دوسرے نے اس پر جرح کی۔(یعنی ایک آدمی نے کہا کہ یہ گواہ ثقہ ہے (گواہی کا لائق ہے۔) اور دوسرے نے طعن(جرح) کی(اسکے بارے میں برا کہا۔ تو شیخین ؒ کے نزدیک جرح اولیٰ ہے۔

اور امام محمدؒ کے نزدیک قاضی اس گواہ کے بارے میں کسی سے تحقیق کریگا۔ لیکن اگر ایک آدمی نے جرح کی اور دو نے تعدیل، تو تعدیل اولیٰ ہے۔(وجیز مسائل عدالت وتزکیہ وغانم)(*)

مسئلہ نمبر4: اذاعدّل الشاھد واحد وجرحہ آخر ، فالجرح اولیٰ عندھما ، وعند محمدؒ : اعادالمسألۃ فان جرحہ واحد وعدّلہ اثنان ، فالتعدیل اولیٰ ۔ عدلہ جماعۃ وجرحہ اثنان ، فالجرح اولیٰ ۔

3:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانی الحنفی۔ ص نمبر 361، جلد 2، کتاب الشہادات فصل فی الشاھد یشھد بعد ما اخبر بزوال الحق وما یحل لہ ان یشھد والشہادۃ علی الکتاب۔ الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ھ

4:۔ وجیز الفتاویٰ، مخطوطہ لمحمد بن محمد بن محمد رضی الدین السرخسی، صاحب المحیط۔ کتاب الشہادۃ باب شہادۃ اھل الذمہ وملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔ لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفی 1030ھ) ص 198 کتاب الشہادات۔ الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ: 2016

حاشیہ:۔ (*)صاحبینؒ کا قول یہ ہے کہ قاضی ان گواہوں کی ظاہری حالت پر مطمئن نہیں رہے گا۔ بلکہ پہلے ظاہراً و باطناً گواہوں کی حقیقت حال معلوم کرے۔ اور امام صاحبؒ کے نزدیک حدود اور قصاص کے علاوہ دوسرے مقدمات میں جب تک خصم نے طعن (جرح) نہ کی ہو، تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ جرح اور تعدیل کیلئے دیکھئے کتاب دوم کے مسائل شہادت۔ ۱۲مترجم

مسئلہ نمبر5: اگر مدعی نے گواہ کی عدالت پر گواہ پیش کیے (کہ میرے یہ گواہ معتبر اور گواہی کے لائق ہیں۔) اور مدعا علیہ نے جرح مجرد پر گواہ پیش کیے۔ جیسے کہ اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس مدعی نے اپنے گواہ اجرت پر لیے تھے، تو عدالت کے گواہ اولی ہیں۔(صدر الشریعہ۔)

مسئلہ نمبر5: ان المدعی اذا اقام البینۃ علی العدالۃ فاقام الخصم البینۃ علی الجرح ان کان الجرح جرحا مجرد لایعتبر بینۃ الجرح ۔

مسئلہ نمبر6: اگر ایک طرف بیع کے گواہ ہو اور دوسری طرف رہن کے گواہ ہو، تو بیع کے گواہ اولی ہونگے۔ ملا خسرو نے غرر نامی کتاب میں دعویٰ کے مسائل میں یہ کہا ہے کہ بیع کے گواہ جس وجہ سے بھی ہو، رہن کے گواہوں سے اولی ہیں۔(درر)

مسئلہ نمبر6: (الشراء والمھر اولیٰ من ھبۃ وصدقۃ مع قبض) (ورھن معہ) ای مع قبض اولیٰ من ھبۃ معہ ۔۔۔ والبیع ولوبوجہ اقویٰ من الرھن ۔

مسئلہ نمبر 7: اگر دو مدعیوں میں سے ایک نے اپنے دعویٰ پر دو گواہ پیش کیے اور دوسرے نے چار، تو یہ دونوں برابر ہے۔(یعنی کثرت شہادت سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔) کیونکہ دو گواہوں کی گواہی پوری حجت ہے۔ اور حجت کی ترجیح اور اولویت کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ قوت اور مضبوطی سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ علم اصول فقہ میں یہ ثابت ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ نمبر7: وان اقام احد المدعيين شاهدَين ، والآخر اربعۃ : فهما سواء ، لان شهادة كل شاهدَين علۃ تامۃ كما فی حالۃ الانفراد والترجيح لايقع بكثرة العلل ، بل بقوة فيها علیٰ ما عرف .

5:۔شرح الوقایہ مع منتهی النکایہ علیٰ شرح الوقایہ لامام صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود المحبوب الحنفی(المتوفی: 747ھ) ص148، جلد2، کتاب الشہادۃ والرجوع عنہا ، باب القبول وعدمہ۔الناشر: مکتبۃ الوراق للنشر والتوزیع۔الطبعۃ الاولی: 2006

6:۔درر الحکام شرح غرر الاحکام محمد بن فراموز بن علی الشہیر بملا خسرو(المتوفی: 885ھ)ص346، جلد2۔کتاب الدعویٰ باب دعوی الرجلین۔الناشر: دار احیاء الکتب العربی،الطبعۃ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ

7:۔الھدایہ شرح بدایۃ المبتدی لامام برھان الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی(593۔511ھ) ص66-67، جلد1، کتاب الدعویٰ، باب مایدعیہ الرجلان الناشر: مکتبۃ البشریٰ للطباعۃ والنشر والتوزیع۔الطبعہ الجدیدہ، 1432۔2011

مسئلہ نمبر8: اگر ایک طرف نکاح کے گواہ ہو اور دوسری طرف طلاق کے یا ایک طرف غلام کی ملکیت کے گواہ ہو اور دوسری طرف غلام کی آزادی کے گواہ ہو۔ تو طلاق اور آزادی کے گواہ اولیٰ ہیں۔(مثلاً اگر کسی آدمی نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے اور عورت نے اس بات (**) پر گواہ پیش کیے کہ اس نے مجھے طلاق دی ہے۔ تو عورت کے گواہ اولیٰ ہیں۔ یا اگر کسی نے گواہ پیش کیے کہ یہ غلام میرا ہے۔ اور غلام نے گواہ پیش کیے کہ تم نے مجھے آزاد کیا ہے۔ تو آزادی کے گواہ اولیٰ ہیں ۔(وجیز کتاب الشہادۃ وغانم)

مسئلہ نمبر 8: ولو اجتمعت بينۃالنكاح وبينۃالطلاق، او بينۃالملک وبينۃالعتق، فبينۃالطلاق والعتاق اولیٰ۔

مسئلہ نمبر9: اگر غلامی اور اصلی آزادی کے گواہ جمع ہو جائے۔(مثلاً کسی شخص نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ زید میرا غلام ہے۔ اور زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں غلام نہیں ہوں۔) تو آزدی کے گواہ اولیٰ ہیں۔(مشتمل الاحکام، وغانم)

مسئلہ نمبر9: اذا اجتمعت بينۃالرق وبينۃحريّۃ الاصل، فبينۃالحريّۃ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر10: اگر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں نے اپنا گھر زید پر ربیع الثانی کے مہینے میں ایک ہزار روپیہ پر فروخت کیا تھا۔ اور زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ میں نے یہ گھر اس سے جمادالاخری کے مہینے میں پانچ سو روپے کے عوض رہن رکھا ہے تو شیخین کے نزدیک بیع کے گواہ اولیٰ ہیں اور امام محمدؒ کے نزدیک رہن کے گواہ اولیٰ ہیں۔ (دررالحکام و مجمع البحرین۔)

مسئلہ نمبر10: رجل ادعیٰ انہ باع دارہ التی فی یدہ من فلان بالف درھم فی شھر رمضان،واقام علیٰ ذالک بینۃ، فادّعیٰ فلان انہ ارتھن منہ ھٰذہ الدار بخمسمائۃ فی شوال، قال ابوحنیفۃؒ وابویوسفؒ:

8:۔ وجیز الفتاویٰ، المخطوطہ، لمحمد بن محمد بن محمد رضی الدین السرخسی، صاحب المحیط، کتاب الشہادات و ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص199 کتاب الشہادات۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

9:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص199 کتاب الشہادات۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

حاشیہ:۔ (**) اگر دونوں نے تاریخ بتائی ہو اور عورت کی تاریخ (شوہر کے بیان کردہ تاریخ سے) پہلے ہو تو مرد کے گواہ اولیٰ ہیں۔ اسی طرح اگر غلام کی تاریخ مالک کے بیان کردہ تاریخ سے پہلے ہو تو پھر مالک کے گواہ اولیٰ ہیں۔ ۱۲ مترجم محمد ابراہیم عفی عنہ

یمضیٰ البیع فی رمضان۔ وقال محمدؒ: بینۃالرھن اولیٰ۔

مسئلہ نمبر11: دو آدمیوں نے اس بات پر گواہی دی کہ بکر نے اس زید کو فلاں دن فلاں جگہ اتنی رقم بطور قرض دی ہے یا زید نے یہ کام کیا ہے اور زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ جو جگہ ان گواہوں نے بتائی ہے، میں اس دن اس جگہ نہیں تھا۔ اس دن میں فلاں جگہ میں تھا۔ تو زید کے گواہ قابل قبول نہیں ہیں۔ کیونکہ نفی پر پیش ہوئے ہیں اور یہ جو کہا ہے کہ زید فلاں جگہ میں تھا۔ اگرچہ ظاہری طور اس میں ایک چیز کا اثبات ہے لیکن معنی کے لحاظ سے یہ بھی نفی ہے۔ کیونکہ اسکا مقصد یہ ہے کہ زید اس جگہ نہیں تھا جو مدعی کے گواہوں نے بتائی ہے۔ (فصولین فصل نمبر12)

مسئلہ نمبر11: شھد انہ اقرضہ یوم کذا او وضع شیئا فی مکان کذا، فبرھن المدعیٰ علیہ انہ لم یکن فی ذالک الیوم فی ذالک المکان ذکرہٗ(اَلْاُوْلَانِ)وکان فی مکان کذا، لا تقبل لانھا قامت علی النفی لان قولھما کان فی مکان کذا نفی معنیً ولو کان اثباتا صورۃً اذالغرض نفی ما قامت علیہ البینۃالاولیٰ۔

مسئلہ نمبر12 : اگر کسی نے قاضی کے سامنے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ زید کے ذمے میرے ہزار روپے ہیں۔اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے اس کے بعد ایسے گواہ بھی پیش کیے کہ اس کے ذمے میری سو اشرفیاں ہیں۔اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔تو امام ابو یوسف ؒ نے کہا ہے کہ زید پر دونوں رقم ادا کرنا لازم ہیں اور امام ہشام بن رستم نے امام محمد ؒ سے نقل کیا ہے کہ کچھ بھی لازم نہیں ہے۔(وجیز کتاب الاقرار وغانم)

مسئلہ نمبر 12: اقام بینۃ عند القاضی ان لہ علیٰ ھٰذا الف درھم، لا شیئی لہ علیہ غیرھا، ثم اقام ایضا بینۃ انہ لہٗ علیہ مئۃدینار لیس علیہ غیرھا، قال ابویوسفؒ: ''یلزمہ المالان''وذکر ہشام بن رستم عن محمدؒ: انہ لا یلزمہ شیئی۔

10:۔شرح مجمع البحرین وملتقی النیرین لامام مظہر الدین ابی العباس احمد بن علی بن تغلب البغدادی المعروف بابن الساعاتی(694-651) ص254،ج9،کتاب ﷲ دات، فصل فی الاختلاف فی ﷲ دۃ۔الناشر: دار الفلاح للبحث العلمی وتحقیق التراث،الطبعہ الاولی: 1437،2016

11:۔جامع الفصولین لشیخ بدر الدین محمود بن اسماعیل الشہیر بابن قاضی سماوہ الحنفی(المتوفٰی 823ھ) ص172،جلد1،فصل نمبر10،فصل فی ﷲ دۃ علی النفی

12:۔وجیز الفتاویٰ،المخطوطہ،لمحمد بن محمد بن محمد رضی الدین السرخسی،صاحب المحیط،کتاب الاقرار وملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ص200کتاب ﷲ دات۔الناشر:الدار العربیۃ للطبعۃ والنشر۔الطبعۃ الاولیٰ1437

باب اول:

فصل سوم

اس فصل میں دو(2)مباحث ہیں۔مبحث اول ماذون کے مسائل

اور مبحث دوم حجر(غیر ماذون کے مسائل)

مبحث اول:ماذون کے مسائل

مبحث اول میں صرف ایک(1)مسئلہ ہے۔یہ ایک(1)مسئلہ ایک(1)کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل سوم: مبحث اول:۔ ماذون کے مسائل :

کل کتب ایک(1) **کل مسائل ایک(1)**

(1) وجیز	(1) ایک(1) مسئلہ

فصل سوم: مبحث اول:(ماذون کے مسائل)

(جس غلام یالڑکے وغیرہ کو خرید وفروخت کی اجازت ملے۔اس کے متعلق مسائل)

مسئلہ نمبر 1: جس غلام کومالک کی طرف سے تجارت کی اجازت ملی ہو(یعنی عبدماذون)اس نے اقرار کیاکہ اجازت ملنے سے پہلے میرے ذمہ زید کاقرضہ تھایااس چیز کااقرار کیاکہ جواس نے زید سے غصب کی تھی(یعنی زید سے زبردستی لی تھی) یازید نے اسکے پاس بطورامانت رکھی تھی یازید نے بطور عاریت لی تھی۔ پھر(اس نے) وہ چیز ضائع کردی یااس نے اقرار کیاکہ زید نے مجھے بطور نیم سودپرروپے دیئے تھے۔تواگرزید نے اس سے کہاکہ توجھوٹاہے۔یہ سب(معاملات) اجازت ملنے کے بعد ہوئے ہیں توغلام کو ان باتوں میں سے کسی بات میں بھی سچاتصور نہیں کیاجائے گااور یہ سب اس پراب لازم ہوں گے۔اوراگرزید نے تصدیق کرلی کہ آپ سچے ہیں۔توخاص طورپرغصب اب اس پرلازم ہوجائے گی اوراسکے علاوہ غلام کی آزادی تک باقی رہے گی اورامام ابویوسف ؒ کے نزدیک فوری طورپرلی جائیگی۔چاہے زید نے تصدیق کی ہویاتکذیب۔اوراس طرح کاحکم ہے اس نابالغ لڑکے اور نیم پاگل آدمی کا

جسکو تجارت کی اجازت ملی ہو (مثلاً اگر زید کے لیے گزشتہ باتوں کا اقرار کیا) تو اگر زید نے تصدیق کی کہ واقعی یہ اجازت نہ ملنے کے زمانے کی بات ہے تو فی الحال اس پر غصب لازم ہوگا اور اگر زید نے تکذیب کی تو سب لازم ہونگے اور اگر غلام یا لڑکے نے گواہ پیش کیے کہ یہ ہم نے اجازت ملنے سے پہلے کیے ہیں اور زید نے گواہ پیش کیے کہ تم نے اجازت ملنے کے بعد کیے ہیں تو زید کے گواہ اولیٰ ہیں۔ (وجیز)

مسئلہ نمبر1: لو اقر المأذون بدَین کان علیہ، وھو محجور من: غصب او ودیعۃ او عاریۃ، استھلکھا اومضاربۃ، فان کذّبہ رب المال وقال: ھٰذا کلہ فی حال اذنک، لم یصدّق العبد فی شیئ منہ، ولزمہ کلہ للحال، وان صدقہٗ لزمہ الغصب خاصۃ، ویتأخر ماسواہ الی حال عتقہ، وعند ابی یوسفؒ : یؤخذ بہ للحال، صدّقہ فی الاضافۃ ام کذّبہ، وکذالک الصبی المأذون والمعتوہ، یلزمہ الغصب فی التصدیق وکلہ فی التکذیب۔ وان اقام العبد والصبی البینۃ انھما فعلا قبل الاذن واقام المقرّ لہ البینۃ انھما فعلا بعد الاذن، فبینۃالمقر اولیٰ۔

1:۔وجیز الفتاویٰ،المخطوطہ، لمحمد بن محمد بن محمد رضی الدین السرخسی، صاحب المحیط، کتاب الشہادات وملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ص201، کتاب الشہادات۔۔الناشر: الدار العربیۃ للطبعۃ والنشر۔الطبعۃ الاولیٰ 1437، **2016**

باب اول:

فصل سوم۔ مبحث دوم: ۔ حجر (غیر ماذون کے مسائل)

اس مبحث دوم میں بھی صرف ایک (1) مسئلہ ہے۔ یہ ایک (1) مسئلہ ایک (1) کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل سوم۔ مبحث دوم: غیر ماذون کے مسائل :

کل کتب (1) کل مسائل (1)

(1) قنیۃ المنیہ	(1) مسئلہ	ایک (1)

فصل سوم: مبحث دوم: حجر (غیر ماذون کے مسائل)

مسئلہ: (اس آدمی کے متعلق جس کو تصرفات سے روکا گیا ہو۔)

مسئلہ نمبر 1: اگر کوئی بچپن میں صحیح اور عقلمند ہو۔ لیکن بعد میں اس کو خرید و فروخت سے منع کر دیا گیا (مثلاً عقل میں فتور آگیا یا فضول خرچی اور بے راہ روی شروع کر دی تو قاضی نے تصرف سے منع کر دیا۔) پھر مذکورہ شخص اور سے خریدنے والا دونوں کا باہمی اختلاف پیدا ہوا۔ تو اس (غیر ماذون شخص نے) کہا کہ یہ چیز آپ نے مجھ سے اس وقت خریدی ہے، جس وقت مجھے تصرف سے روکا گیا تھا (لھٰذا یہ بیع نہیں ہوئی۔) اور خریدار نے کہا کہ میں نے اس وقت خریدی ہے جب آپ تندرست اور عقلمند تھے۔ تو اس شخص کی بات معتبر ہو گی جس کو تصرف سے روکا گیا ہو۔ اس لئے کہ خریداری ایک حادث چیز ہے۔ تو اس کی نسبت قریبی وقت

کیطرف کرینگے۔(اور وہ ممانعت کا وقت ہے)۔اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے تو اس شخص کے گواہ اولیٰ ہیں جو خریدار ہے۔("قنیہ نے دعاوی میں ذکر کیا ہے")

مسئلہ نمبر1: ولو حجر علیہ بعد صلاحہ واختلف هو مع المشتری ، فقال : اشتریتہ منیّ حال الحجر وقال المشتری : لا ، بل حال صلاحک فا لقول للمحجور لان الشراء حادث فیحال الیٰ اقرب الاوقات فالمشتری یدعی اسبق وهو ینکر . وان اقاما البینۃ فبینۃ المشتری اولیٰ۔

1:۔قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص337-338، کتاب الشہادات، باب الاختلاف بین المتبایعین فی صحۃ العقد وفسادہ۔الطبعہ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ

باب اول:

فصل چہارم: ۔ سرقہ (چوری) کے متعلق مسائل

اس فصل میں دو(2)مسائل ہیں۔یہ دو(2)مسائل ایک(1)کتاب سے اخذ کئے گئے ہیں۔
جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل چہارم: چوری کے مسائل :

کل کتب (1) کل مسائل(2)

(1) قنیۃ المنیہ	(1) دو(2) مسائل

کل کتب:۔ایک(1) **کل مسائل:۔دو(2)**

فصل چہارم: چوری کے متعلق مسائل

مسئلہ نمبر1: اگر مدعی غیر قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ سامان تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل مجھ سے چوری ہوا تھااور قابض نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ یہ سامان فلاں آدمی کی ملکیت تھی اور اب سے ایک سال پہلے اس کو اپنے والد سے بطورِ میراث ملا تھا۔ پھر میں نے اس سے خرید لیا تو امام اعظم ابو حنیفہ ؒ اور امام ابو یوسف ؒ کے نزدیک یہ دفع صحیح ہے (یعنی اس سے مدعی غیر قابض کا دعویٰ مسترد ہو جاتا ہے۔) ''قنیہ نے دو متعارض شہادتوں کے باب میں ذکر کیا ہے''۔(قنیہ)

مسئلہ نمبر1: لو اقام الخارج بینۃعلیٰ ان ھٰذالمتاع سرق منیّ منذ شھر ونصف واقام ذوالید بینۃ انہ ملک فلان ، ورثہ من ابیہ قبل ھٰذالبینۃ ثم اشتریتہ منہ فھٰذا دفع عند ابی حنیفۃ ؒ وابی یوسف ؒ ۔

مسئلہ نمبر2: کسی شخص نے دوسرے کے گدھے پر دعویٰ کیا کہ یہ گدھا میرا ہے۔ ایک ماہ قبل مجھ سے چوری ہوا تھا اور گواہ بھی پیش کیے اور قابض نے بھی گواہ پیش کر دیئے کہ یہ گدھا میرا ہے تقریباً ایک سال سے میرے قبضے میں ہے اور یہ شخص چوری کا جو وقت بتا رہا ہے اس وقت یہ میرے قبضے میں تھا۔ تو اس سے مدعی کے گواہ مسترد نہیں ہوں گے۔("قنیہ نے دعاوی میں ذکر کیا ہے")

مسئلہ نمبر2: ادعیٰ علیہ حمارا انہ ملکہ سرق منہ منذ شهرَین واقام بینۃ وذوالید بینۃ ، ان هٰذا الحمار ملکہ وفی یدہ منذ سنۃ وحین یزعم انہ سرق منہ کان فی یدہ ، لا یندفع بها بینۃ المدعی ۔

1:۔قنیۃ المنیہ لتتمیم الغنیہ لشیخ مختار بن محمد، ص316، کتاب الشہادات، دو متعارض شہادتوں کے باب میں۔الطبعہ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ۔

2:۔ایضا محولہ بالا ص334، کتاب الشہادات، باب الدفع فی الدعویٰ

باب اول:

فصل پنجم: ۔ وکالت کے مسائل

اس فصل میں دو(2) مسائل ہیں۔ یہ دو(2) مسائل ایک(1) کتاب سے اخذ کئے گئے ہیں۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل پنجم: وکالت کے مسائل :

کل کتب (1)   کل مسائل (2)

(1) قاضی خان	(1) دو (2) مسائل

فصل پنجم: وکالت سے متعلق مسائل

مسئلہ نمبر1: ایک شخص کے پاس دوسرے کی امانت تھی۔ایک تیسرے شخص نے آکر اس پر دعویٰ کیا کہ میں امانت رکھوانے والے کا وکیل ہوں۔ایک سال قبل اس نے مجھے وکیل بنایا تھا اور مجھے کہا ہے کہ میری یہ امانت ان سے وصول کر لے اور اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کیے۔ جبکہ امانت دار نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ امانت رکھوانے والے نے اس کو وکیل بنایا تھا لیکن بعد میں اس کو وکالت سے معذول کر دیا تھا۔تو یہ گواہ قبول ہوں گے۔اسی طرح اگر اس بات پر گواہ پیش کیے کہ اس وکیل کے جو گواہ ہیں یہ غلام ہیں (ان کی گواہی معتبر نہیں ہے) تو یہ بھی قبول ہوں گے۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر1: رجل فی یدیہ ودیعۃ لرجل ، فجاء رجل وادعیٰ انہ وکیل المودع فی قبض الودیعۃ وکّلہ فی ذالک منذ سنۃ واقام البینۃ ، فاقام الذی فی یدیہ الودیعۃ ان المؤکِل اخرجہ من ھٰذہ الوکالۃ ، قبلت بینتہ ۔ وکذالو اقام البینۃ ان شھود الوکیل عبید ، قبل ذالک منہ ۔

مسئلہ نمبر2: زید کے قبضے میں ایک گھر تھا۔ بکر نے وکیل کے ذریعے اس گھر کا دعویٰ کیا اور زید نے بکر کی ملکیت کے دعوے اور وکالت سے انکار کر دیا (یہ کہا کہ بکر نے تجھے وکیل نہیں بنایا اور تجھے نہیں کہا کہ میری طرف سے گھر کی ملکیت کا دعویٰ کرے) اور مدعی نے اپنے وکیل بنانے پر گواہ پیش کیے جب کہ زید نے اس بات پر گواہ پیش کیے کہ بکر نے اقرار کیا تھا کہ اس وکیل کے گواہ جھوٹے ہیں اور اجرت پر گواہ لیے ہیں۔ تو مدعی کے گواہوں کی گواہی باطل اور مسترد ہو جائے گی۔ اور اگر زید کے گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ان گواہوں نے اقرار کیا ہے (کہ ہم جھوٹے گواہ ہیں اور ہمیں اجرت پر بلوایا گیا ہے) تو اس صورت میں وکیل کے گواہوں کی گواہی باطل نہیں ہو گی۔ البتہ اگر زید کے گواہوں نے اس بات پر گواہی دی کہ وکیل کے گواہوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم پر حدِ قذف (*) جاری ہوئی ہے یا اس طرح اقرار کیا کہ ہم مدعی کے ساتھ اس گھر میں شریک ہیں، جس کے ہم زید کے خلاف گواہی

1:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانی الحنفی۔ ص نمبر 313 جلد 2 باب الدعویٰ والبینات باب ما یبطل دعوی المدعی قبل القضاء اوبعدہ۔ الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010

حاشیہ:۔ (*) کوئی شخص کسی پر زنا کی تہمت لگائے یا زنا کی گالی دے دے اور وہ رپورٹ درج کروادے۔ اور تہمت لگانے والا اس زنا کو ثابت نہ کر سکے یعنی چار گواہ اس زنا پر نہ ہو۔ تو تہمت لگانے والے پر اسی کوڑے جاری ہوں گے۔ اس سزا کو حدِ قذف کہا جاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

دے رہے ہیں۔ تو ان دونوں صورتوں میں مدعی کے گواہوں کی گواہی باطل ہو جائے گی۔ (" قاضی خان نے دعاوی میں ذکر کیا ہے")

مسئلہ نمبر2: رجل فی یدیہ دار، ادعاھا رجل بوکالۃ رجل ، فانکر المدعیٰ علیہ دعواہ الملک والوکالۃ ، فاقام الوکیل بینۃ علی الوکالۃ ، فاقام المدعیٰ علیہ البینۃ علیٰ اقرار المؤکِل ان شھود الوکیل شھود زور او استأجرھم ، بطلت شھادۃ شھود المدعی ، فان شھدوا بذالک علیٰ اقرار الشاھدَین لا تبطل شھادتھم الاّ اذا شھدوا علیٰ اقرار الشاھدَین انھما محدودانِ فی قذف ، او انھما شریکان فیما شھدا علی المدعیٰ علیہ ، فحینئذ تبطل شھادتھما ۔

2:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانی الحنفی۔ ص نمبر 315 جلد 2 باب الدعویٰ والبینات باب ما یبطل دعوی المدعی قبل القضاء اوبعدہ۔ الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010

(آخری بات عالم کی شان کے بارے میں)

اس فصل میں مفتی کے لئے ہدایات بیان کی گئے ہیں۔

عصر حاضر میں علماء میں سے جو مفتی ہوتا ہے، اس سے جب کسی مسئلے یا کسی واقعے کے متعلق دریافت کیا جائے۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے کے متعلق آئمہ احناف رحمہم اللہ کی رائے جو ظاہر الروایہ ہو اور اس میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو تو (وہ مفتی) اسی پر فتویٰ دے دیں۔ اور اس کے خلاف اپنی کوئی رائے قائم نہ کرے۔ اگرچہ یہ مفتی بڑا عالم اور مجتہد کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہمارے آئمہ نے جو حکم جاری کیا ہے وہ حق اور سچ ہے۔ جبکہ مفتی مجتہد ہونے کے باوجود بھی ان کی اجتھاد کو نہیں پہنچ سکتا۔ مفتی صاحب ان لوگوں کی رائے اور دلائل ہرگز قبول نہ کرے۔ جن کی رائے ہمارے آئمہ کے مخالف ہو۔ کیونکہ ہمارے آئمہ کو بھی یہ تمام دلائل معلوم

تھے اور انہوں نے ان میں اچھی طرح چھان بین کر کے صحیح اور غلط (قوی اور ضعیف) دلائل میں امتیاز کیا ہے۔ ہمارے آئمہ سے مراد امام اعظم ابو حنیفہ ؒ، امام ابو یوسف ؒ اور امام محمد ؒ (اللہ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں) ہیں۔

اور اگر یہ مسئلہ مختلف فیہ ہو آئمہ احناف ؒ کے درمیان تو پھر مفتی کو چاہیے کہ وہ سب سے پہلے امام اعظم ؒ کے قول پر فتویٰ دے۔ پھر اس کے بعد امام ابو یوسف ؒ اور پھر امام محمد ؒ اور اس کے بعد دیگر۔۔۔ آئمہ احناف ؒ کی رائے کو اختیار کرے۔ اگر یہ (مسئلہ) احناف میں سے امام صاحبؒ اور صاحبینؒ کے درمیان ہو تو پھر دیکھا جائیگا کہ یہ اختلاف اختلافِ زمانہ کی وجہ سے ہے۔ جیسے: امام صاحبؒ گواہوں کی صرف ظاہری حالت کا اعتبار کر کے فرماتے ہیں، کہ قاضی ان کی گواہی کو قبول کریں اور ان کے بارے میں خفیہ طور پر کوئی تحقیق نہ کی جائے۔ جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک خفیہ طور پر تحقیق کرنے کے بعد ان کے گواہی قبول کی جائیگی۔ تو ایسی صورت میں مفتی صاحبینؒ کے قول پر فتویٰ دے گا۔ کیونکہ لوگوں کی حالتیں تبدیل ہو چکی ہیں۔ (صرف ظاہر پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔) مزارعت، معاملات اور اس جیسے دیگر مسائل میں بھی متاخرین علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ صاحبینؒ کے قول پر فتویٰ دیا جائیگا اس کے علاوہ دیگر مسائل کے بارے میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ مجتہد کو اختیار ہے کہ جس بات پر اس کو تشفی ہو اسی پر عمل پیرا ہو۔

عبداللہ ابن مبارک ؒ فرماتے ہیں کہ اما صاحبؒ کے قول کے علاوہ کو قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور شرح طحاوی میں مذکور ہے کہ اگر عالم مجتہد نہ ہو تو سوائے مزارعت اور معاملات کے مسائل کے امام صاحبؒ کے قول کے علاوہ کو قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

اور مزارعت اور معاملات میں صاحبینؒ کے قول کو لیا جائیگا۔

اس بات میں علماء کا اختلاف ہے کہ مجتہد کون ہو سکتا ہے؟ تو بعض فرماتے ہیں کہ اگر کسی سے دس (۱۰) مسائل پوچھے جائیں اور ان میں سے جو اٹھ (۸) کا جواب درست دے دیں، تو وہ مجتہد ہے۔ بعض فرماتے ہیں کہ مجتہد کیے لیے ضروری ہے کہ اس کو مبسوط ازبر (یاد) ہو اور ناسخ و منسوخ اور محکم اور مؤل کو جاننے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی عادات اور عرف سے بھی واقف ہو۔ اور اگر وہ مسئلہ ظاہر الروایہ میں موجود نہ ہو تو پھر دیکھا جائیگا کہ اگر وہ مسئلہ ہمارے آئمہ کے اصول و قواعد کے موافق ہو تو اس پر عمل کیا جائیگا۔

اور اگر اس بارے میں ہمارے آئمہ کا کوئی قول نہ ملے تو پھر دیکھا جائیگا کہ متاخرین اس مسئلے میں کسی بات پر متفق ہیں، تو اسی پر فتویٰ دیا جائیگا و گرنہ بصورت دیگر اس میں اجتہاد اور غور فکر کیا جائیگا۔ جس بات پر اس کو اطمینان ہو جائے تو اسی پر فتویٰ دے۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں کہ اسی کی مہربانی سے اچھی باتیں اور اچھے کام انتہاء کو پہنچتے ہیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں (اس عربی کتاب کی تصنیف جس نے کی ہے ان کا نام محمد گیلانی ہے۔ (وہ فرماتے ہیں) میں اس کتاب کے مسودہ لکھنے سے (1044ھ) کو شوال کے چودویں (14) تاریخ کو پیر کے دن فارغ ہوا۔ (والحمد للہ علیٰ ذالک)

باب دوم:

اس باب میں تین (۳) فصلیں ہیں۔

فصل نمبر ا: کتاب نمبر2: ﴿طریقہ واضحہ﴾

فصل نمبر ۲: مقدمہ

فصل نمبر ۳: مجمل گواہی کے مسائل

فصل نمبرا میں مصنف ؒ نے کتاب کی اہمیت بیان کی ہے۔ نیز کتاب لکھنے میں جن کتب سے استفادہ کیا ہے، ان کتابوں کے نام بھی ذکر کئے ہے۔

فصل نمبر میں مصنف ؒ نے صاحب قبضہ (یعنی قابض) اور غیر قابض کی پہچان کرائی ہے۔اسی طرح مصنف ؒ نے قابض اور مدعی غیر قابض، منقولی اور غیر منقولی چیزوں کے متعلق کچھ مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔

فصل نمبر میں مصنف ؒ نے مجمل گواہی کے مسائل اور ان کا حکم،اسی طرح کاغذ سے دعویٰ کرنے یا گواہی دینے کے متعلق مسائل اور ان کا حکم بیان کیا ہے۔

باب دوم:

فصل نمبر ا۔کتاب نمبر ۲ (طریقہ واضحہ)

فصل نمبر ا:۔کتاب نمبر2: ﴿طریقہ واضحہ﴾

تمام تعریفیں اس پروردگار کے لیے ہیں جس نے ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو قطعی حجتوں اور واضح دلیلوں (یعنی معجزوں) کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر (یعنی محمد ﷺ پر) اس وقت تک جب تک مدعی اور مدعی علیہ رہے اور دعوؤں میں فیصلے کو طلب کریں قاضیوں کی مجلسوں میں (یعنی قیامت تک۔) پس بسم اللہ اور تعریف اور درود و سلام کے بعد محمود بن حمزہ ؒ فرماتے ہیں جو مفتی ہیں دمشق (شام) کے۔پس جب میں نے دیکھا کہ لوگوں میں سے اکثریت گواہیوں کے طلب میں گڑبڑ کرتے ہیں اور اس کے ضبط اور تحقیق میں سستی سے کام لیتے ہیں۔پس میں نے ارادہ کیا کہ قاضی اور مفتی کے لئے ایک ایسا آسان سا طریقہ ایجاد کروں یعنی میں اس کیلئے ایسا نقشہ بناؤں کہ اس کی موجودگی میں دوسری کتابوں کو دیکھنے اور فتاؤوں

کو ڈھونڈھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ اس نقشے نے اکثر مسائل کا احاطہ کیا ہوگا(اور کوئی غور طلب مسئلہ اس سے خالی نہیں ہوگا) اگرچہ اس سے پہلے یہ سب مسائل کتابوں کی شکل میں موجود ہیں۔ جیسے کہ کتاب ترجیح البینات جس کا مصنف شیخ غانم عراقی ہے اور اس کے علاوہ کتاب فصول جس کا مصنف شیخ حسن عدوی ہے اور کتاب میزان جس کا مصنف شیخ عبدالباقی

ہے۔اور اس کے علاوہ بہت سارے رسالے لکھ چکے ہیں۔ لیکن ان کتابوں سے ہر آدمی مسئلہ نہیں نکال سکتا اور نہ ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پس میں نے اپنی کتاب کو ایسی ترتیب دی ہے کہ میں نے دونوں مد مقابل کی گواہیوں کو ایک ترازو کے دونوں جانب رکھا۔ معتبر گواہوں کو میں نے دائیں طرف رکھا اور غیر معتبر گواہوں کو بائیں طرف رکھا اس وجہ سے کہ معتبر اور غیر معتبر میں تمیز ہو جائے(صفحہ کے شروع میں جن گواہوں کو معتبر لکھا ہوا ہے وہ آخر تک معتبر اور جن گواہوں کو غیر معتبر لکھا ہوا ہے وہ آخر تک غیر معتبر ہونگے)اور جس کتاب سے میں نے مسئلہ لیا ہے اس کتاب کا نام اس مسئلے کے نزدیک ایک جانب لکھا،اس وجہ سے کہ اگر کسی آدمی کو ضرورت ہو، اگر کوئی اس کو دیکھنا چاہے تو دیکھ لے۔اور مقدمہ کے شروع میں ان مسائل کو لاؤں گا جن میں ایک مدعی کے گواہ معتبر ہوں گے اور دوسرے کے غیر معتبر ہونگے پھر اس کے بعد ان مسائل کو لاؤں گا جن میں دونوں مدعیوں کے گواہ برابر ہوں گے اور فیصلہ ہوگا دونوں کے لیے مشترکہ طور پر۔ پھر اس کے بعد ایک خاتمہ بیان کروں گا تواتر کے بیان میں کیونکہ ان دونوں کی زیادہ ضرورت پیش آتی ہے۔ پس اگر دو آدمی ایک چیز کا دعٰوی کر رہے تھے اور دونوں کا سبب ملکیت ایک تھا۔مثال کے طور پر ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ یہ چیز میں نے خریدی ہے۔ میں اس قسم کے مسائل لاؤں گا بیع میں اور اگر سبب ایک نہیں تھا جیسا کہ ایک اجارہ کا اور دوسرا رہن یا ہبہ کا دعٰوی کر رہا تھا(یعنی فلاں نے مجھے ہبہ کی ہے)اس قسم کے مسائل کو لاؤں گا۔اگرچہ اس کتاب کی تصحیح کرنے والے کم ہیں اور صفحات بھی کم ہیں لیکن اس کا مرتبہ بہت بلند ہے اور فائدہ بھی عام ہے ان علماء کے نزدیک جو ماہر ہیں۔

جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:

اگر عشق کے خنجر سے دل زخمی نہ ہو جائے

تو عاشقی کے درد و غم سے ہر گز باخبر نہیں ہوگا۔

اور جو کچھ بھی میں نے لکھا ہے۔ میں نے اس کو حنفی مذہب کے کتابوں سے لیا ہے۔ جیسے کہ جامع الصغیرلامام محمد ؒ)، ہدایہ، جامع الصغیرلامام سرخسی ؒ)، خانیہ، ذخیرہ، بحر، وجیز (کردری)، درر، در مختار، ہندیہ، مجلہ، انقروی، فتاوی امام علی افندی کا، تنقیح، جامع الاجارتین، فیض کرکی، حاوی قدسی، جامع الفصولین، شرح تسہیل، میزان المتداعیین، ترجیح البینات غانم بغدادی کی (کتاب اول) فتاوٰی قاری الھدایہ قھلتانی، خیریہ، نتیجہ، فیضیہ، بھجہ، شرح المنار، فصول بدائع، اور تلویح (یہ سب کتابوں کے نام ہیں) اور اس کتاب کو میں نے اس بادشاہ کے زمانے کے یادگاروں میں سے ایک اچھا یادگار بنایا ہے جو بادشاہوں کی اچھائیوں کا مجموعہ ہے۔ (یعنی آل عثمان یعنی سلطان ابن سلطان غازی عبدالحمید خان) (اللہ سے دعا ہے کہ اس کی سلطنت کو آخر تک باقی رکھے) اور اس کتاب کا نام میں نے الطریقۃ الواضحہ الی البینۃ الراجحہ (یعنی بہترین گواہی کے لئے واضح راستہ) رکھا ہے۔ اور میں اس ذات سے سوال کرتا ہوں اور اس کے رسول کے واسطے سے دعا کرتا ہوں کہ میری اس کتاب کو خاص اپنے لیے قبول کریں۔ پس وہی ذات بڑی مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور اللہ ہی میرے لیے کافی ہے اور ہر کام کو بنانے والا ہے۔

باب دوم:۔ فصل نمبر ۲ : مقدمہ

فصل نمبر ۲: ﴿مقدمہ﴾

جب مدعی غیر قابض اور قابض کے پہچاننے اور گواہ قائم کرنے پر اکثر مسائل موقوف ہیں۔ پس ان دونوں کا بیان ضروری ہوا (یعنی اس وقت یہ کہ آدمی یہ پہچانے کہ مدعی غیر قابض کس کو کہتے ہیں اور قابض کس کو۔ پس اکثر مسئلوں میں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کونسے گواہ متعبر ہیں اور کونسے غیر معتبر ہیں۔ پس اس وجہ سے ہم نے ان دونوں کی پہچان کرائی۔ چنانچہ صاحب قبضہ وہ آدمی ہے کہ جس کے قبضے میں وہ چیز ہو جس پر دعوٰی کیا جاتا ہے یا کیا گیا ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مدعی غیر قابض وہ آدمی ہے کہ وہ اس طرح نہ ہو۔ قابض کے تصرف میں ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ فیصلے کے وقت اس کے قبضے میں ہو بلکہ یہ بات برابر ہے کہ اس وقت بھی ہو اور اس سے پہلے بھی ہو۔ مثال کے طور پر زید نے ابھی قبضہ کیا ایسی زمین پر جو دوسرے کے قبضے میں تھی۔ پس اس وجہ سے زید صاحب قبضہ نہیں ہو سکتا یا زید نے دوسرے کے ہاتھ میں کوئی چیز دیکھی اور اس سے لے لی کہ یہ میری ہے اور گواہ بھی پیش کئے (پس اس وجہ سے صاحب قبضہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کے حق میں گواہی قبول ہو سکتی ہے۔) اس لئے کہ وہ حقیقت میں مدعی ہے نہ کہ صاحب قبضہ۔ (اور یہ قاعدہ ہے کہ جس وقت دونوں مطلق ملکیت کا دعوٰی کر رہے ہو یعنی دونوں یہ کہتے ہو کہ یہ میری ہے۔ پس اس صورت میں گواہ مدعی کی معتبر ہونگے تو اس صورت میں زید کے گواہ معتبر ہونگے) اسی طرح قھلتانی کتاب کے دعوٰی کے مسائل میں ایسا ذکر ہے۔ پھر جو چیزیں منتقل کی جاتی ہیں۔ جیسے کتاب، گھوڑا، اسلحہ، ہتھوڑا وغیرہ وغیرہ، پس اس میں قبضہ ثابت

ہوتا ہے یا تو اقرار سے یا شہادت سے یا گواہی سے (مثلاً لوگ دیکھتے رہتے ہیں کہ وہ منقولی چیزیں زید کے قبضے میں ہیں یا زید خود اقرار کرتا ہے کہ میرے قبضے میں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ زید صاحب قبضہ ہے۔) یا زید اسی منقولی چیز کا انکار کر رہا تھا کہ میرے قبضہ میں نہیں ہے تو جس نے اس پر دعوٰی کیا ہے، اس نے دو گواہ پیش کئے۔ انہوں نے گواہی دی کہ وہ چیز زید کے قبضے میں ایک سال سے ہے، تو قاضی اس گواہی کو سنئے گا اور زید کو صاحب قبضہ شمار کیا جائے گا۔ ایسا ہی ہندیہ کی کتاب (باب ''تنازع ایدی(ا)'') میں کہا گیا ہے۔ باقی رہا قبضہ کا ثبوت ان چیزوں میں جو منقولی نہ ہو۔ (جیسے زمین، گھر، دکان وغیرہ) تو فتاوی خانیہ کے دعوؤں کے مسائل میں یہ ذکر ہے کہ (اگر ایک مدعی دعویٰ کر رہا تھا دوسرے پر زمین کا اور مدعی علیہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ زمین میرے قبضے میں ہے۔) تو اگر مدعی نے مدعٰی علیہ کے زمین پر قبضہ کے اقرار کے بعد گواہ قائم کیے کہ یہ زمین میری ہے۔

حاشیہ:۔ا؎ ہندیہ کے اس باب میں یہ بیان نہیں ہے۔ البتہ دعویٰ العین میں اس کا ذکر موجود ہے۔ ۱۲ مترجم

تو شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل صاحب نے فرمایا ہے کہ مدعی کے یہ گواہ مقبول نہیں ہیں، جب تک مدعی اس بات پر گواہ قائم نہ کرے کہ یہ زمین مدعی علیہ کے قبضے میں ہے۔ پس اگر مدعی نے اس بات پر گواہ قائم نہ کیے کہ یہ زمین مدعٰی علیہ کے قبضے میں ہے اور اس بات پر گواہ قائم کیے کہ یہ زمین میری ہے۔ جب کہ مدعٰی علیہ نے پہلے ہی اپنے قبضے کا اقرار کیا ہو اور قاضی اس گواہی کی وجہ سے مدعی کے حق میں فیصلہ کرے (کہ زمین تیری ہوگئی۔ تو) امام محمد ؒ نے جامع صغیر (کتاب) میں فرمایا ہے کہ قاضی کا حکم نافذ نہیں ہوگا۔ قاضیخان کی بات ختم ہوگئی۔ اور فتاویٰ خیریہ کے دعوؤں کے مسائل میں کہا گیا ہے کہ یہ ثابت شدہ بات ہے کہ غیر منقولی چیزوں میں مدعی اور مدعٰی علیہ کے ایک دوسرے کی تصدیق کرنے سے قبضہ ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن اگر دعویٰ غصب کا ہو (کہ اس نے مجھ سے زبردستی لی ہے) یا دعویٰ قیمتاً خریدنے کا ہو (تو پھر ثابت ہوگا) مطلب یہ ہے کہ اگر مدعٰی علیہ اقرار کر رہا تھا کہ وہ زمین میرے قبضے میں ہے۔ اور مدعی بھی اس کی تصدیق کر رہا تھا کہ جی ہاں! آپ کے قبضے میں ہے۔ تو یہ قدر (گواہی) قبضے کے ثبوت کے لیے کافی نہیں ہے۔ اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ قبضے کا مالک کوئی غائب آدمی ہو اور مدعی اور مدعٰی علیہ نے آپس میں اس بات پر اتفاق کیا ہو کہ آپ قبضے کا مالک بن جاؤ گے اور میں آپ پر ملکیت کا دعویٰ کرونگا۔ تو میرے گواہ معتبر ہوں گے۔ اور دوسرے آدمی کی زمین لے لیں گے۔ اس وجہ سے ہم نے کہا کہ اتنی بات کافی نہیں ہے۔ بلکہ اگر مدعٰی علیہ نے قبضہ کا اقرار کیا ہو تو پھر سب سے پہلے مدعی کے لیے اس کے قبضے پر گواہ قائم کرنا ضروری ہے، اس کے بعد اپنی ملکیت پر گواہ قائم کرے گا۔ لیکن اگر مدعی ایسا دعویٰ کر رہا تھا کہ یہ زمین میں نے مدعی علیہ سے خریدی ہے اور اس کے قبضے میں ہے یا اس نے مجھ سے زبردستی لی ہے۔ جبکہ مدعٰی علیہ نے بھی اقرار کیا ہو کہ یہ زمین میرے قبضے میں ہے۔ تو اس صورت میں مدعی کیلئے ضروری نہیں ہے کہ وہ مدعٰی علیہ کے قبضے پر گواہ قائم کرے۔ لیکن اس بات پر گواہ قائم کرے گا کہ اس سے میں نے یہ چیز خریدی ہے یا اس بات پر کہ زمین تو میری ہے لیکن اس نے مجھ

سے چھین لی ہے۔اس بیان کی وضاحت اس بات سے ہوتی ہے جس کا ذکر جامع الفصولین کتاب میں ہے۔(اس میں کہا ہے) کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے پر منقولی چیز کا دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ نے اپنے قبضے میں ہونے کا اقرار کیا تو اس کا ایسا اقرار کرنا جائز ہے لیکن غیر منقولی میں جائز نہیں ہے جب تک مدعی مدعیٰ علیہ کے قبضے پر گواہ قائم نہ کرے۔ پھر اگر مدعیٰ علیہ نے قبضے سے انکار کیا (اور کہا کہ میرے قبضے میں نہیں ہے) اور مدعی کے پاس مدعیٰ علیہ کے قبضے میں ہونے پر گواہ نہ تھے، تو مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائے گی کہ آپ قسم اٹھاؤ کہ میرے قبضے میں نہیں ہے۔" کحم(ا) "

حاشیہ:۔ا۔یہ اشارہ ہے کتاب الاحکام کی طرف۔ لیکن میرے پاس جامع الفصولین کا جو نسخہ موجود ہے اس میں اس جگہ پر کحم کا حوالہ نہیں ہے۔ بلکہ (خ) دیا ہے اور اشارہ ہے قاضی خان کی طرف۔ ۱۲مترجم

اگر کسی نے دوسرے پر زمین کا دعویٰ کیا" مثلا" اور مدعیٰ علیہ نے انکار کیا کہ وہ میرے قبضہ میں نہیں ہے اور مدعی کے پاس گواہ نہیں تھے، تو مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائیگی اپنے قبضے پر اقرار ہونے تک۔ اگر مدعیٰ علیہ نے اپنے قبضے کا اقرار کیا تو پھر ملکیت پر قسم دی جائے گی۔(اس طرح کہ وہ یہ کہے کہ وہ زمین مدعی کی ملکیت میں نہیں ہے) اگر مدعیٰ علیہ نے مدعی کی ملکیت کا اقرار کیا۔ تو قاضی مدعیٰ علیہ کو حکم دے گا کہ آپ اس زمین کو چھوڑیں اور اس میں کوئی تصرف نہ کریں اور اگر صورت مسئلہ اس طرح ہو کہ مدعیٰ علیہ نے پہلے اپنے قبضے کا اقرار کیا ہو۔ اسکے بعد مدعی نے گواہ قائم کیے اس بات پر کہ یہ زمین میری ہے۔ تو مدعی کے گواہ قبول نہیں ہوں گے جب تک اس بات پر گواہ پیش نہ کرے کہ یہ زمین مدعی علیہ کے قبضے میں ہے۔ اور اگر مدعی نے مدعی علیہ کے قبضے پر گواہ پیش نہ کیے اور اپنی ملکیت پر مدعی علیہ کے قبضے کے اقرار کے بعد گواہ پیش کیے اور قاضی نے مدعی کے لیے اس زمین کا حکم صادر فرمایا تو قاضی کا یہ حکم نافذ نہیں ہو گا جب تک مدعی گواہ پیش نہ کرے یا قاضی (ا) کو معلوم نہ ہو کہ وہ زمین مدعیٰ علیہ کے قبضے میں ہے۔(جامع الفوصلین کی بات ختم ہوئی۔)

اور جنگل کے درختوں میں قبضہ اس طریقہ سے معلوم ہو گا کہ آدمی اس سے درخت کاٹتا رہے اور بھیجتا رہے یا اس کے مثل کوئی اور فائدہ اس سے اٹھاتا رہے (تو یہ اس کے قبضہ کا مالک ہو گا) اور جنگلی بانس میں اس طریقہ سے معلوم ہو گا کہ آدمی اپنے ضرورت کے استعمال کیلئے یا بیچنے کیلئے اس سے بانس کاٹتا ہو۔ اس طرح ہندیہ کتاب کے باب تنازع الایدی میں مذکور ہے۔

پھر یاد کر واس بات کو کہ اگر گواہ قبضہ پر گواہی دے، تو قاضی ان گواہوں سے پوچھے گا کہ تم نے اس قبضہ پر جو گواہی دی ہے، یہ گواہی سننے کی ہے یا دیکھنے کی ہے۔(یہ) اس لیے کہ کبھی کبھی دو آدمی ایک آدمی سے اس بات کا اقرار سن لیتے ہیں کہ فلاں چیز میرے قبضہ میں ہے، تو یہ گمان کر لیتے ہیں کہ اب ہمارے لیے اس قبضہ پر گواہی دینا جائز ہے۔اور یہ بات فقہ کے اکثر علماء پر مجمل رہتی ہے۔ توانکے خیال میں نہیں آتی، جب تک گواہ یہ نہ کہے کہ ہم نے اس کا قبضہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، توانکی گواہی قبول نہیں کی جائیگی۔ایسا ہی فتاویٰ خیر یہ کے دعویٰ کے مسائل میں مذکور ہے۔

حاشیہ:۔(۱) بحر الرائق، قاضی خان، جامع الفصولین اور ملتقی الابحر میں اس جگہ قاضی کے علم کا بھی اعتبار ہے۔اور خلاصہ میں صرف شہادت کا ذکر ہے۔اور شامی میں اس جگہ کہا ہے کہ مفتٰی بہ قول یہ ہے کہ قاضی صرف اپنے علم کے بناء پر فیصلہ نہیں کرے گا۔ ۱۲ مترجم

پھر (یہ بات یاد رکھو) کہ جب کسی نے ایک ایسی چیز کا دعویٰ کیا کہ وہ ایک آدمی کے قبضہ میں حاضر و موجود تھی، کہ یہ میری ہے اور مدعیٰ علیہ نے انکار کیا (کہ یہ آپ کی نہیں ہے) اور مدعی نے اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کئے اور قاضی سے کہا کہ آپ میرے لیے اس مدعا علیہ کے نفس کا ضامن لے لیں کہ میرے گواہ کے تزکیہ تک (کہیں غائب نہ ہو جائے) تو قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ قاضی مدعی علیہ کو اس بات پر مجبور نہ کرے۔ لیکن جس دلیل کو استحسان کہا جاتا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ قاضی مدعیٰ علیہ کو مجبور کرے گا کہ آپ ضرور ضامن دیدو (ایسا ضامن جو ثقہ ہو اور اس کے چھپنے کا ڈر نہ ہو) پس جب مدعیٰ علیہ نے اپنا ضامن دیدیا، تو بہتر یہ ہے کہ اس سے ایک وکیل مقدمہ کے لیے بھی لیا جائے (اور اگر مدعیٰ علیہ نے وکیل دیدیا، تو مدعی اس سے وکیل کا ضامن بھی طلب کر سکتا ہے۔) اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر مدعیٰ علیہ چھپ جائے تو قاضی اسکے وکیل پر حکم نافذ کر سکتا ہے۔اور جس چیز کا دعوی (۱) کا کیا گیا ہے، اسکا ضامن بھی اس سے لیا جائے۔اسلئے کہ قاضی حکم نہیں کر سکتا جب تک مدعیٰ علیہ (یا اسکا قائم مقام) اور مدعیٰ بہ چیز حاضر نہ ہو۔اور اگر ایک آدمی ضامن بھی ہو جائے اور وکیل بھی، تو یہ جائز ہے۔اور قاضی یہ کام (۲) اس وقت کرے گا جب مدعی اسکا مطالبہ کرے۔اور اگر مدعیٰ علیہ نے اپنے ضامن دینے سے انکار کیا، تو قاضی مدعی کو کہے گا کہ آپ رات کے وقت اسکی نگرانی (خیال) کرو اور دن کو اسکے ساتھ چلو اور اس پر خود نظر رکھو یا دوسرے کے ذریعے۔یہ حکم جو گزر گیا، تب ہے کہ جب مدعی اپنے دعوی پر گواہ قائم کرے۔اور اگر مدعی نے دعوی کیا ہو اور گواہ قائم نہ کیے ہو اور قاضی سے مطالبہ کیا کہ میرے لیے اس سے ضامن لے لیں۔تو (اس میں دو صورتیں ہیں) اگر مدعی نے کہا کہ میرے گواہ غائب ہیں۔تو قاضی اس کے لیے مدعیٰ علیہ سے ضامن نہیں لے گا اور اگر مدعی نے یہ کہا کہ میرے گواہ شہر میں موجود ہیں۔تو قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کے لیے ضامن لے لیں اور استحسان کی دلیل یہ کہتا ہے کہ قاضی مدعیٰ علیہ سے قاضی کی دوسری مجلس تک ضامن لے گا (یعنی قاضی جس

وقت دوبارہ فیصلے کے لیے بیٹھے، اس قت تک یہ ضامن ہوگا۔)اور اسی طرح حکم ہے کہ اگر مدعی نے صرف ایک گواہ قائم کیا ہو۔ تو مدعیٰ علیہ سے اس کے حاضر ہونے کا ضامن اور مدعیٰ بہ چیز کو حاضر کرنے کا ضامن اور مقدمے کا وکیل اور وکیل کے حاضر ہونے کا ضامن لے گا۔ پس اگر مدعیٰ علیہ نے وکیل دیا اور ضامن نہیں دیا یا ضامن دیا اور وکیل نہیں دیا۔ تو قاضی یہ مدعی کے رضامندی کے بغیر قبول نہیں کرے گا۔

حاشیہ:۔ ۱؎ اگر منقولی ہو۔ ۱۲ مترجم

۲؎ شامی میں بحر الرائق سے منقول ہے اور مجمع الانھر میں بھی کہا گیا ہے کہ اگر مدعی جاہل ہو تو قاضی اس کے لئے اسکے درخواست کے بغیر ضامن لے گا۔ ۱۲ مترجم

اور اگر مدعیٰ بہ چیز منقولی ہو اور مدعی نے قاضی سے کہا کہ میں نفس کے ضامن اور اس چیز کے ضامن لینے پر راضی نہیں ہوں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ یہ چیز کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھی جائے۔ تو اگر مدعیٰ علیہ خود بااعتماد تھا، اس سے یہ ڈر نہیں کہ وہ یہ چیز چھپائے گا۔ تو قاضی مدعی کی یہ بات قبول نہیں کرے گا اور اگر مدعیٰ علیہ فاسق تھا، اس سے یہ ڈر تھا تو پھر قاضی یہ چیز کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھے گا اور اگر مدعیٰ بہ چیز منقولی نہیں تھی اور مدعی نے قاضی سے کہا کہ آپ یہ چیز کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھو۔ تو قاضی اس کی یہ بات نہیں مانے گا۔ مگر یہ کہ اگر وہ پھلدار درخت ہو، تو پھر مانے گا۔ اور اگر مدعیٰ بہ چیز جانور ہو یا لونڈی ہو کہ اسے کھانے پینے کی ضرورت پڑتی تھی اور مدعیٰ علیہ نے ضامن دینے سے انکار کر دیا اور مدعی اس کی حفاظت پر قدرت نہیں رکھتا تھا اور قاضی سے مطالبہ کیا کہ یہ آپ کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھو۔ تو قاضی مدعی سے کہے گا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو میں یہ کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھوں گا اور خوراک خرچہ آپ پر ہوگا۔ برابر ہے یہ بات کہ آپ کے گواہ ثقہ ثابت ہو جائیں یا نہیں یا میں آپ کے حق میں فیصلہ کروں یا نہیں۔ تو اگر مدعی اس بات پر راضی ہوا تو قاضی کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھے گا اور اگر مدعی اس بات پر راضی نہیں ہوا تو قاضی کسی بااعتماد آدمی کے پاس نہیں رکھے گا۔ اور اگر مدعی نے قاضی سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ مدعیٰ بہ چیز اور مدعیٰ علیہ کے درمیان جدائی پیدا کریں (تاکہ مدعیٰ علیہ اس کو کچھ نہ کہہ سکے) تو اگر مدعی نے ابھی تک اپنے دعویٰ پر گواہ قائم نہیں کئے تھے اور یہ مطالبہ کیا تو قاضی اس کی یہ بات قبول نہیں کرے گا۔

اور ایسا ہی حکم ہے کہ اگر ایک فاسق گواہ یا دو فاسق گواہ قائم کئیں تھیں۔ (تو بھی قاضی مدعی کا یہ مطالبہ قبول نہیں کرے گا) اس لئے کہ فاسق کی بات معتبر نہیں ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اگر ایک فاسق آدمی نے کہا کہ یہ پانی ناپاک ہے یا پاک ہے۔ تو اس کا قول ظاہر الروایت (۱) میں اس بارے میں معتبر نہیں ہے۔ اور اگر مدعی نے پہلے ایک ثقہ گواہ قائم کیا تھا یا ایسے دو عورتیں (گواہی

کے لیے) پیش کیئں تھیں کہ جن کی اچھائی اور برائی معلوم نہیں تھی۔ تو اگر دعویٰ عورت کے بارے میں تھا۔ یعنی وہ اس بات پر گواہی دے رہی تھیں کہ یہ باندی مدعی کی ہے تو اس باندی اور مدعیٰ علیہ کے درمیان دوری لائی جائیگی اور باندی کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھی جائیگی۔ اور ایسا ہی حکم ہے کہ اگر عورت نے دعویٰ کیا کہ میں اصل میں آزاد ہوں یا اپنے آقا نے مجھے آزاد کیا ہے یا گواہوں نے گواہی دی کہ اس عورت کو خاوند نے طلاق بائن دی ہیں (یعنی وہ طلاق جس میں رجوع نہیں ہو سکتا جب تک نیا نکاح نہ کرلیں) یا تین طلاق دی ہیں۔

حاشیہ: ۔ا۔ ظاہر الروایت کسے کہتے ہیں۔ اس کا بیان اس کتاب کے آخر میں دیکھیے۔ ۱۲ مترجم

تو قاضی اس عورت اور خاوند کے درمیان جدائی لائے گا اور یہ جدائی اس طریقے سے لائے گا کہ قاضی اس عورت کے ساتھ ایک صالح، پاک دامن عورت کو ملائے گا اور عورت خاوند کے گھر سے نہیں نکلے گی۔ اگر باندی اور مدعیٰ علیہ کے درمیان جدائی ہو گئی اور بعد میں مدعی کے گواہوں کا تزکیہ ثابت نہ ہو جائے اور مدعی نے کہا کہ میرے اور بھی گواہ موجود ہیں۔ تو علماء نے فرمایا ہے کہ یہ جدائی ختم نہیں کی جائیگی اور باندی مجلس کے آخر تک اس بااعتماد آدمی کے قبضہ سے نہیں لی جائیگی اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ کچھ دنوں کیلئے مدت مقرر کی جائیگی۔ جیسا کہ قاتل دعویٰ کرے کہ مجھے مقتول کے بیٹے نے (مثلا) اس قتل سے بری کیا ہے اور میرے گواہ بھی موجود ہیں۔ تو (اس صورت میں قاتل کو) کچھ دنوں کی مہلت دی جائیگی۔ اگر کسی نے ایک عورت کے نکاح کا دعوی کیا اور یہ عورت دوسرے آدمی کے قبضہ میں تھی اور مدعی نے اپنے دعوی ' پر گواہ قائم کئے۔ پس اگر مدعی نے قاضی سے مطالبہ کیا کہ آپ میرے گواہوں کی حالت کی تحقیق کرنے تک اس عورت اور اس آدمی کے درمیان جدائی کا حکم دے دیں یا اس عورت کو کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھیں۔ تو قاضی اس درخواست کو قبول کرے گا اور اگر مدعی نے یہ مطالبہ نہیں کیا۔ تو قاضی اپنی طرف سے یہ کام نہیں کرے گا۔ اور ایسا ہی حکم ہے کہ عورت نے نکاح کے فاسد ہونے کا دعویٰ کیا اور گواہ قائم کئے اور جدائی لانے کا مطالبہ کیا۔ اور ایسا ہی حکم ہے کہ اگر زید نے ایک باندی کا دعویٰ کیا اور یہ باندی بکر کے قبضہ میں تھی، تو زید نے کہا کہ یہ باندی میں نے بکر پر بیع فاسد کے ساتھ بیچی تھی اور بکر نے کہا کہ یہ باندی میں نے زید سے جائز طریقے سے قیمتاً خریدی ہے۔ تو یہ ایسا ہے کہ جسطرح عورت نکاح کے فاسد ہونے کا دعوی کرتی ہو۔ (پس اگر مدعی نے اپنے گواہی پر گواہ قائم کئے اور قاضی سے جدائی کا مطالبہ کر رہا تھا

۔تو قاضی اس کا یہ مطالبہ قبول کرے گا۔)اور اگر دعویٰ عورت کے علاوہ دوسرے چیز کے بارے میں تھا اور مدعی نے اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کئے، تو قاضی مدعیٰ علیہ سے مدعیٰ علیہ کا ضامن اور دعوی کی ہوئی چیز کا ضامن اور مقدمے کا وکیل لے گا اور کسی بااعتماد آدمی کے پاس اس چیز کو رکھنے اور جدائی لانے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ مگر ہاں! جس چیز پر دعوی کیا گیا ہے، اس کے گم ہونے کا یا ضائع ہونے کا خوف ہو، تو پھر ضرورت ہے۔اگر دو آدمیوں کے قبضہ میں ایک عورت ہو اور ہر ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ میری ہے۔تو قاضی یہ لونڈی ان دونوں کے پاس چھوڑے گا۔اور ہر ایک سے کہے گا کہ آپ اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کریں۔ پس اگر دونوں مدعیوں میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ یہ عمر بھر میرے ساتھ رہے اور دونوں مدعی اس بات پر جھگڑا کر رہے تھے۔ تو اس جھگڑے کو ختم کرنے کیلئے قاضی ان دونوں کو حکم دے گا کہ آپ دونوں ایک تیسرے آدمی کو گواہ قائم ہونے تک متعین کرو کہ یہ لونڈی اس کے پاس ہو گی۔ پس اگر ایک مدعی نے اپنی گواہی پر گواہ قائم کئے اور دوسرے نے قائم نہ کیے۔ تو قاضی گواہوں کی حالت معلوم ہونے تک یہ لونڈی کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھے گا۔اور اگر کوئی آدمی ایسی بڑی عورت پر نکاح کا دعویٰ کر رہا تھا، جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو اور وہ نکاح سے انکار کر رہی تھی اور اپنے دعویٰ پر گواہ بھی قائم کر دیئے اور قاضی سے التماس کی کہ گواہوں کی حالت معلوم ہونے تک اس کو کسی بااعتماد آدمی کے پاس رکھیں۔ تو قاضی ایسا نہیں کرے گا۔ بلکہ عورت سے (حاضر ہونے تک) ضامن لے گا۔

اور ایسا ہی حکم ہے۔ اگر کسی شخص نے ایک ایسی باکرہ لڑکی پر دعویٰ کیا، جو اپنے والد کے گھر میں تھی۔(اور مدعی نے گواہ بھی قائم کر دیئے اور پھر قاضی سے مطالبہ کیا کہ اس کو کسی کے گھر میں میرے گواہوں کے حال معلوم ہونے تک رکھو۔) تو قاضی اس لڑکی کو (اپنے والد کے گھر سے) جدا نہیں کریگا (اور اسکے لئے ضامن لے گا۔)اور اگر مدعیٰ بہ چیز منقولی ہو اور وہ اتنی بھاری یا زیادہ تھی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک بغیر مشقت کے منتقل نہیں ہو سکتی تھی۔ جیسے بڑی لکڑی، چکی کا پاٹ، بہت زیادہ بکریاں، ناپنے اور تولنے کی چیزیں، غلے کا ڈھیر اور کپڑوں کے بہت سارے تھان، تو اس کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض فرماتے ہیں : کہ وہ چیز قاضی کی مجلس میں لائی جائیگی اور لانے جانے کی مشقت مدعیٰ علیہ پر ہو گی۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ وہ چیز جس جگہ پر پڑی ہو قاضی ایک ایسے آدمی کو وہاں بھیجے گا، جو اس چیز کے قریب مدعی کے گواہوں کی گواہی سنے۔اور ساتھ اور گواہ بھی بھیجے گا۔ پھر جب یہ واپس آجائیں تو قاضی کے سامنے ایسی گواہی دیں۔ کہ ہمارے سامنے مدعی کے گواہوں نے مدعی کے حق میں گواہی دی ہے۔اس کے بعد قاضی مدعی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔اور جس آدمی کو قاضی نے اپنی طرف سے گواہی سننے کیلئے بھیجا ہو، وہ فیصلہ کرنے

والا نہیں ہے۔ تو پس ضروری بات یہ ثابت ہوئیکہ قاضی اس شہادت پر فیصلہ کریگا۔"یہ بات ختم ہوئی"۔ "ایسا ہی قاضی خان نے دعوؤں کے مسائل میں ذکر کیا ہے۔"

اگر کوئی دوسرے پر غصب کا دعویٰ کررہا تھا(کہ اس نے فلاں چیز مجھ سے زبردستی لی ہے۔) تو جس آدمی نے اس سے وہ چیز زبردستی لی ہے۔ اگر وہ اس کے پاس ہو، تو مدعی اس طرح کہے گا کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور میرے قبضہ میں تھی، جبکہ اس نے مجھ سے زبردستی لی ہے۔ یا اس طرح کہے گا کہ وہ چیز میری ملکیت ہے اور میرے قبضہ میں تھییہاں تک کہ اس آدمی نے اس پر ناحق قبضہ کیا۔ اور اگر مدعی نے اس طریقے پر دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور میرے قبضہ میں تھیاور اس صاحب قبضہ نے اس پر ناحق قبضہ کیا ہے۔ تو یہ صاحب قبضہ پر غصب کا دعویٰ نہیں ہے،،۔"ایسا ہی فتاوی قاضی خان کے دعاوی کے مسائل میں مذکور ہے۔"

باب دوم: فصل نمبر ۳ : مجمل گواہی کے (متعلق) مسائل)

فصل نمبر ۳: ﴿مجمل گواہی کا کیا حکم ہے ؟اور کاغذ سے دعویٰ کرنا یا گواہی دینا کیسا ہے ؟﴾

جس وقت کسی گواہ نے دعویٰ کے ساتھ ساتھ ان ظہوری باتوں کی گواہی بھی دی، جو گواہی میں ضروری ہوتی ہے۔ اور دوسرا گواہ (مجمل طریقے پر) یہ کہے کہ میں اس پہلے والے گواہ کی گواہی پر گواہی دیتا ہوں۔ (یعنی میں بھی ایسی ہی گواہی دیتا ہوں۔) تو خصاف ؒ فرماتے ہیں: (کہ دوسرے گواہ کی گواہی) مقبول نہیں ہے۔ اور شمس الائمہ علامہ سرخسی ؒ نے ذکر کیا ہے کہ اگر قاضی اس پر جھوٹا ہونے کا گمان کررہا تھا اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگی تھی، تو اس کی یہ مجمل گواہی قبول نہیں ہے اور اگر جھوٹ ہونے کا گمان نہ ہو، تو پھر مقبول ہے۔ اور اگر مدعی کاغذ سے دعویٰ کررہا تھا(یعنی اس نے دعویٰ کاغذ پر لکھا تھا اور کاغذ کو دیکھ کر دعویٰ کررہا تھا ۔) تو قاضی اس کا یہ دعویٰ سنے گا۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ یہ کاغذ کو دیکھے بغیر دعویٰ نہ کرسکتا ہو۔ لیکن جس جس جگہ پر اشارہ کی ضرورت ہو تو وہاں پر اشارہ کرنا ضروری ہوگا۔(مثلاً اگر کوئی چیز ہو تو اس چیز کی طرف ہاتھ سے اشارہ کریگا۔) اور اگر گواہی کاغذ پر لکھی ہوئی تھی اور گواہ کاغذ سے گواہی دے رہا تھا اور جس جس جگہ پر اشارہ کی ضرورت تھی، وہاں اشارہ بھی کررہا تھا، تو ایسی گواہی

دینا جائز ہے۔اور اگر قاضی نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ کوئی دعویٰ کیلئے آجائے اور وہ دعویٰ کرنے سے عاجز اور بے خبر ہو اور آپ اس کو دعویٰ اور مقدمے کا طریقہ سکھا رہے تھے۔تو "کتاب المنتقیٰ میں لکھا ہے "کہ ایسا کرنے میں کوئی عیب اور برائی نہیں ہے "۔ایسا ہی فتاوی قاضی خان کے دعاوی کے مسائل میں مذکور ہے۔"اور اب شروع ہو رہے ہیں، کتاب ا لنکاح کے مسائل۔"

رب الارباب کی مدد سے اور خاص وہی توفیق دینے والا ہیں اور مسبب الاسباب ہیں۔

باب سوم:

نکاح، طلاق، نفقہ اور رضاعت کے مسائل

اس باب میں کل چار(4) فصلیں ہیں۔ان چار(4) فصلوں میں کل ساٹھ(60) مسائل ہیں۔ جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: نکاح کے مسائل۔اس فصل میں کل(34) مسائل ہیں۔

فصل دوم: طلاق کے مسائل۔اس فصل میں کل(16) مسائل ہیں۔

فصل سوم: نفقہ کے مسائل۔اس فصل میں کل(9) مسائل ہے۔

فصل چہارم: رضاعت کے مسائل۔اس فصل میں صرف ایک(1) مسئلہ ہے۔

باب سوم:

فصل اول:۔ نکاح کے مسائل

اس فصل میں کل چونیتس(34)مسائل ہیں۔یہ چونیتس(34)مسائل پانچ(5)کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول:

نکاح کے مسائل۔

کل کتب(5)   کل مسائل(34)

(1) ہندیہ (2) تنقیح (3) غانم (4) انقروی (5) قاضی خان	(1) تیرہ(13) مسائل (2) بارہ (12) مسائل (3) پانچ(5) مسائل (4) دو (2) مسائل (5) دو (2) مسائل

فصل اول:۔ نکاح کے مسائل

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر1: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے۔ جبکہ یہ نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے اور عورت بھی اقرار کرتی ہوں کہ اس نے مجھ سے نکاح کیا ہے۔ مسئلہ نمبر2: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے جبکہ وہ عورت	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے اور اس نے بھی نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کیا ہو اور عورت اس کے نکاح کا انکار کرتی ہو۔(ہندیہ) دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس عورت سے اسی تاریخ کو نکاح کیا ہے جبکہ وہ عورت اسکے نکاح

بھی اسکے نکاح کا اقرار کرتی ہو۔	کا انکار کرتی ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر3: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے اور وہ عورت بھی اس کے نکاح کا اقرار کرتی ہو۔ اور اس نے جو تاریخ بتائی ہے وہ دوسرے مدعی کی تاریخ سے پہلے ہو۔	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے جبکہ وہ عورت اس کے نکاح کا انکار کرتی ہو۔ اور اس نے جو تاریخ بتائی ہے۔ وہ پہلے مدعی کی تاریخ کے بعد ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر1: رجلان ادعیا نکاح امرأۃ واقاما البینۃ، لا یقضیٰ لواحد منهما الا اذا اقرت المرأۃ لاحدهما، وهٰذا اذا لم یؤرّخا، او أرخا تاریخا واحداً وان ارّخا وتاریخ احدهما اسبق فهو لہ، وان کان تاریخهماسواء ولاحدهما ید فهی لہ، وان ارّخ احدهما دون الآخر، فصاحب التاریخ اولیٰ۔ وان کان لاحدهما تاریخ وللآخرید، فصاحب الید اولیٰ ، فان اقرت لاحدهما وللآخر تاریخ، فهی للذی اقرت لہ، وهذا کلہ فی حال حیاۃالمرأۃ، اما بعدموتها فان کان احدهما اسبق یقضیٰ لہ۔

مسئلہ نمبر 2: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر3: ایضا محولہ بالا

1:۔ ھندیہ، مؤلف: لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخي، ص82، ج4 کتاب الدعوی الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔ الناشر: دار الفکر، للطباعۃ والنشر والتوزیع ،الطبعۃ الاولی30-1429، 2009.

2:۔ ایضا محولہ بالا

3:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر4: مدعی غیر قابض (ا) کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے۔ جبکہ وہ عورت بھی اس کے نکاح کا اقرار کرتی ہو۔ اور اس نے جو تاریخ بتائی ہے وہ دوسرے مدعی کی تاریخ سے پہلے ہو۔	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے۔ جبکہ وہ عورت اس کے نکاح کا اقرار کرتی ہو۔ اور اس نے جو تاریخ بتائی ہے وہ دوسرے مدعی کی تاریخ کے بعد ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر5: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اسی تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر6: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو

عورت سے نکاح کیا ہے۔اور نکاح کی تاریخ نہ بتائے۔	اس عورت سے نکاح کیا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر4: رجلان ادعیا نکاح امرأۃ واقاما البینۃ، لا یقضیٰ لواحد منھما الا اذا اقرت المرأۃ لاحدھما، وھٰذا اذا لم یؤرّخا، او أرخا تاریخا واحداً وان ارّخا وتاریخ احدھما اسبق فھو لہ، وان کان تاریخھماسواء ولاحدھما ید فھی لہ، وان ارّخ احدھما دون الآخر، فصاحب التاریخ اولیٰ۔ وان کان لاحدھما تاریخ وللآخرید، فصاحب الید اولیٰ ، فان اقرت لاحدھما وللآخر تاریخ، فھی للذی اقرت لہ، وھذا کلہ فی حال حیاۃالمرأۃ، اما بعدموتھا فان کان احدھما اسبق یقضیٰ لہ۔

مسئلہ نمبر 5: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 6: ایضا محولہ بالا

4:۔ھندیہ، مؤلف: لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخي، ص82، ج4 کتاب الدعوی الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔الناشر: دار الفکر، للطباعۃ والنشر والتوزیع

5:۔ایضا محولہ بالا

6:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ: ۔ا۔اس مسئلہ میں پہلے تاریخ والے کے لئے عورت نے اقرار نہ کیا ہو بلکہ انکار کیا ہو، تو بھی اس کے (یعنی پہلے تاریخ والے کے) گواہ اولیٰ ہیں۔کیونکہ سبب کا اولیٰ ہوناسب سے پہلے تاریخ کا مقدم ہوناہے۔اگر یہ نہ ہو تو پھر قبضہ ہے، پھر دخول یعنی ہمبستری ہے۔پھر اقرار ہے۔اسی طرح بحر الرائق اور شامی میں ذکر ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر7: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے۔جبکہ عورت بھی اسکے نکاح کا اقرار کرتی ہو۔لیکن نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے اور یہ بھی نکاح کی تاریخ ذکر نہ کرے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر8: قابض کے گواہ ایک عورت کے نکاح پر۔نکاح کی تاریخ کا ذکر کئے بغیر۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس عورت کے نکاح پر۔نکاح کی تاریخ کا ذکر کئے بغیر۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر9: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے۔جبکہ یہ تاریخ	قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے۔جبکہ یہ تاریخ (مدعی کی تاریخ) کے بعد۔

(قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 7: رجلان ادعیا نکاح امرأۃ واقاما البینۃ، لا یقضیٰ لواحد منهما الا اذا اقرت المرأۃ لاحدهما، وهٰذا اذا لم یؤرّخا، او أرخا تاریخا واحداً وان ارّخا وتاریخ احدهما اسبق فهو لہ، وان کان تاریخهماسواء ولاحدهما ید فهی لہ، وان ارّخ احدهما دون الآخر، فصاحب التاریخ اولیٰ۔ وان کان لاحدهما تاریخ وللآخرید، فصاحب الید اولیٰ ، فان اقرت لاحدهما وللآخر تاریخ، فهی للذی اقرت لہ، وهذا کلہ فی حال حیاۃالمرأۃ، اما بعدموتها فان کان احدهما اسبق یقضیٰ لہ۔

مسئلہ نمبر 8: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 9: ایضا محولہ بالا

7:۔ هندیہ، مؤلف: لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخي، ص82، ج4 کتاب الدعوی الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔ الناشر: دار الفکر، للطباعۃ والنشر والتوزیع ، الطبعۃ الاولیٰ 30-1429، 2009.

8:۔ ایضا محولہ بالا

9:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 10: مدعی غیر قابض (ا) کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے۔ اور دخول (یعنی ہمبستری) بھی کی ہے۔ جبکہ عورت بھی اقرار کرنے والی ہو۔ مسئلہ نمبر 11: قابض کے گواہ ایک عورت کے نکاح پر ایسا نکاح جو ظاہر اور باہر ہو۔ (یعنی لوگوں کے لئے ظاہر اور معلوم ہو۔)	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے۔ اور دخول (یعنی ہمبستری) بھی کی ہے۔ جبکہ عورت انکار کرنے والی ہو۔ (ہندیہ) مدعی غیر قابض کے گواہ اُس عورت کے نکاح پر جیسے بھی ہو۔ مگر تاریخ کے مقدم ہونے سے (یعنی اگر اس کے نکاح کی تاریخ پہلے تھی تو پھر اس کے گواہ اولیٰ ہیں۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر10: لو اقاماالبینۃ علیٰ النکاح والدخول، فأقرت المرأۃ لاحدھما انہ دخل بھا اولاً فھو اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 11: رجلان ادعیا نکاح امرأۃ واقاما البینۃ، لا یقضیٰ لواحد منھما الا اذا اقرت المرأۃ لاحدھما، وھٰذا اذا لم یؤرّخا، او أرخا تاریخا واحداً وان ارّخا وتاریخ احدھما اسبق فھو لہ، وان کان تاریخھماسواء ولاحدھما ید فھی لہ، وان ارّخ احدھما دون الآخر، فصاحب التاریخ اولیٰ۔ وان کان لاحدھما تاریخ وللآخرید، فصاحب الید اولیٰ ، فان اقرت لاحدھما وللآخر تاریخ، فھی للذی اقرت لہ،وان لم یوقّتا فالذی زکیت بینتہ اولیٰ۔

10:۔ھندیہ، مؤلف: لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، ص83،ج4کتاب الدعوی الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔الناشر: دار الفکر، للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ30-1429،2009

11:۔ایضا محولہ بالا ص82

حاشیہ:۔ ا؎ ہندیہ میں ذکر ہے کہ دو(۲) مدعی غیر قابض نے کسی عورت کے ساتھ نکاح اور دخول پر گواہ پیش کئے۔ تو جس کے لئے عورت نے پہلے دخول کا اقرار کیا ،تو اس کے گواہ اولیٰ ہونگے۔ لیکن اگر دونوں کا انکار کرنے والی ہو، تو قاضی اس کے اور دونوں(مدعیوں) کے درمیان جدائی لائے گا۔ اور ہر ایک(مدعی) پر دخول کیوجہ سے مہر یا مہر مثل میں سے جو بھی کم ہو، لازم ہوگا۔ ۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر12: زید کے گواہ اس بات کہ یہ عورت میری بیوی ہے۔ مسئلہ نمبر13: زید کے گواہ اس بات پر کہ میں نے زینب سے نکاح کیا ہے۔ اور نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ مسئلہ نمبر1 4: شوہر یا بیوی کے گواہ اس بات پر کہ ہمارا یہ نکاح فاسد ہو چکا ہے۔	عورت کے گواہ اس بات پر کہ میں بکر کی بیوی ہوں جبکہ بکر اس کو بیوی(ماننے) سے انکار کرتا ہوں۔(غانم) ایک ایسی عورت کے گواہ جو زینب کی بہن ہو۔ یہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ زید نے مجھ سے نکاح کیا ہے۔(تنقیح) دوسرے کے گواہ اس بات پر کہ یہ نکاح صحیح ہے۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر12: ولو ادعیٰ علیٰ امرأۃ انہا امرأتہ واقام البینۃ علیٰ ذالک، وادعت المرأۃ انہا امرأۃ ھذاالرجل۔ لرجل الآخر۔ واقامت البینۃ علیٰ ذالک، والرجل یجحد، تقبل بینۃالزوج المدعی ۔

مسئلہ نمبر 13: بینۃالرجل علیٰ نکاح امرأۃ بلاتاریخ اولیٰ من بینۃ امرأۃ اختھا علیٰ ان المدعی زوجَّھا۔

مسئلہ نمبر14: (سئل)فی ما اذا تعارضت بینۃ من یدعی فسادالنکاح من الزوجین مع بینۃ من یدعی صحتہٖ منھما فأی البینتین اولیٰ بالقبول؟

الجواب: البینۃ بینۃ من یدعی الفساد...... لان الصحۃ ثابتۃ بالظاہر الحال والفساد امرحادث یحتاج الیٰ اثباتہ فکانت بینۃالفساد اکثر اثباتا فکانت اولیٰ۔

12:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص 43 باب کتاب ا لنکاح۔ الناشر الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437،2016

13:۔ الطریقۃ الواضحہ الی البنیۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 13 مسائل ا لنکاح

14:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص 566، ج 1 باب کتاب الشہادۃ۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ۔ بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 15: باکرہ (ا) لڑکی کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت مجھے میرے نکاح کی خبر پہنچی۔ تو میں نے مسترد کر دیا۔ (میں نے کہا کہ میں اس نکاح پر راضی نہیں ہوں۔ اس کے لیے تیار نہیں ہوں۔)	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت تجھے نکاح کی خبر پہنچی۔ تو آپ خاموش ہو گئی۔ (آپ نے کچھ بھی نہیں کہا۔) (تنقیح)
مسئلہ نمبر 16: شوہر کے گواہ اس بات پر کہ آپ نے اس نکاح کی اجازت دی تھی۔	عورت کے گواہ اس بات پر کہ میں نے مسترد کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں اسکے لیے راضی نہیں ہوں۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر 17: کسی عورت کے گواہ اس بات پر کہ جس	زید کے گواہ اس بات پر کہ اس کے والد نے اس کا نکاح مجھ

وقت میرے باپ نے میرا نکاح اس زید کیا تھا۔ تو میں بالغ تھی۔ اور اس نکاح پر راضی نہیں تھی۔	سے کرایا ہے۔ اس حال میں کہ یہ نابالغ تھی۔ (تنقیح)

مسئلہ نمبر15: بینۃ ردالبکر النکاح عند تزویج ولیھا اولیٰ من بینۃ سکوتھا۔

مسئلہ نمبر 16: بینۃالزوج علیٰ رضاھا او اجازتھا اولیٰ من بینۃردھا۔

مسئلہ نمبر 17: ایضا محولہ بالا

15:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشھیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص566، ج1 باب کتاب الشہادۃ۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ۔ بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

16:۔ ایضا محولہ بالا ص592

17:۔ ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ ۱یعنی وہ لڑکی جس کا پردہ بکارت جماع کی وجہ سے زائل ہو چکا ہو۔ ۲اور قاضی خان نے دعویٰ الملک بسبب میں کہا ہے کہ اس صورت میں شوہر کے گواہ اولیٰ ہیں۔ لیکن ترجیح البینات کے مسائل نکاح دیکھئے۔ ۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر18: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس شوہر کو اپنی مہر سے ایک شرط کی وجہ سے بری کیا ہے۔ (مہر معاف کر دیا ہے۔)	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ اس نے مجھے بغیر کسی شرط کے بری کر دیا ہے۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر19: بیٹی کے گواہ اس بات پر کہ میرا نکاح میرے والد نے اس حال میں کرایا ہے کہ میں بالغ اور جوان تھی۔ اور میں نے اس نکاح کو مسترد کیا تھا۔	والد کے گواہ اس بات پر کہ میں نے آپ کا نکاح اس حال میں کرایا تھا، کہ آپ چھوٹی (نابالغ) تھی۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر20: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ وہ میری بیوی

عورت جو مر چکی ہے۔وہ میری بیوی تھی، میں نے اس سے فلاں تاریخ کو نکاح کیا تھا اور نکاح کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو دوسرے مدعی کی تاریخ سے پہلے ہو۔	تھی۔میں نے اس سے فلاں تاریخ کو نکاح کیا تھا۔اور اپنے نکاح کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (پہلے مدعی کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 18: بینۃالمرأۃ انھا ابرأتہ من المھر بشرط اولیٰ من بینۃالزوج انہ بلا شرط۔
مسئلہ نمبر 19: بینۃ البنت علیٰ ان اباھا زوجھا بالغۃ وردت اولیٰ من بینۃ الاب علیٰ انہ زوجھا قاصرۃ ۔
مسئلہ نمبر 20: رجلان ادعیا نکاح امرأۃ واقاما البینۃ، لا یقضیٰ لواحد منھما الا اذا اقرت المرأۃ لاحدھما، وھٰذا اذا لم یؤرّخا، او أرخا تاریخا واحداً وان ارّخا وتاریخ احدھما اسبق فھو لہ، وان کان تاریخھماسواء ولاحدھما ید فھی لہ، وان ارّخ احدھما دون الآخر، فصاحب التاریخ اولیٰ۔ وان کان لاحدھما تاریخ وللآخرید، فصاحب الید اولیٰ ، فان اقرت لاحدھما وللآخر تاریخ، فھی للذی اقرت لہ، وھذا کلہ فی حال حیاۃالمرأۃ، اما بعدموتھا فان کان احدھما اسبق یقضیٰ لہ۔

18:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشھیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص593،ج1 باب کتاب الشہادۃ

19:۔الطریقۃ الواضحہ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص14 مسائل النکاح

20:۔ھندیہ، مؤلف: لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخي، ص82،ج4 کتاب الدعوی الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔الناشر: دار الفکر، للطباعۃ والنشر والتوزیع ،الطبعۃ الاولیٰ 30-1429، 2009

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 21: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں عورت جو مر چکی ہے۔وہ میری بیوی تھی۔میں نے اس سے فلاں تاریخ کو نکاح کیا تھا اور نکاح کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو قابض کی تاریخ سے پہلے ہو۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ وہ میری بیوی تھی۔میں نے اس سے فلاں تاریخ کو نکاح کیا تھا۔اور اپنے نکاح کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (مدعی غیر قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 22: شوہر کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اپنی بیوی نے مہر سے بری کیا ہے۔(اپنا مہر مجھے معاف کیا ہے۔)	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ ابھی تک میری مہر کا اقرار کر رہا تھا۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 23: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ زید (جو فوت	زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ وہ اس تاریخ سے اتنے دن

ہو چکا ہے) نے فلاں تاریخ کو مجھ سے نکاح کیا تھا۔(لہٰذا میں اس کی میراث میں حقدار دار ہوں۔)	پہلے مر گیا ہے۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر21: رجلان ادعیا نکاح امرأة واقاما البینۃ، لا یقضیٰ لواحد منهما الا اذا اقرت المرأة لاحدهما، وھٰذا اذا لم یؤرّخا، او أرخا تاریخا واحداً وان ارّخا وتاریخ احدهما اسبق فهو لہ، وان کان تاریخهماسواء ولاحدهما ید فهی لہ، وان ارّخ احدهما دون الآخر، فصاحب التاریخ اولیٰ۔ وان کان لاحدهما تاریخ وللآخرید، فصاحب الید اولیٰ ، فان اقرت لاحدهما وللآخر تاریخ، فهی للذی اقرت لہ، وهذا کلہ فی حال حیاةالمرأة، اما بعدموتها فان کان احدهما اسبق یقضیٰ لہ۔

مسئلہ نمبر 22: بینۃالزوج انها ابرأتہ من المهر اولیٰ من بینۃالمرأة انہ کان مقراً بہٖ الآن۔

مسئلہ نمبر 23: بینۃالمرأة انہ تزوجها فی رجب اولیٰ من بینۃ ورثتہٖ انہ مات فی صفر۔

21:۔ھندیہ، مؤلف: لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، ص82، ج4 کتاب الدعوی الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔ الناشر: دار الفکر، لطبعۃ والنشر والتوزیع ،الطبعۃالاولی30-1429، 2009

22:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی(المتوفی1252) ص593، ج1 باب کتاب الشہادۃ۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

23:۔ایضا محولہ بالا ص293

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر24: زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کے زید فلاں تاریخ کو مارا گیا ہے۔	عورت کے گواہ اس بات پر کہ زید نے مجھ سے اس تاریخ (یعنی قتل کی تاریخ) کے بعد نکاح کیا تھا۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر25: عورت کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت مجھے نکاح کی خبر پہنچی تو میں نے مسترد کردیا۔(میں نے کہا تھا کہ میں راضی نہیں ہوں۔)	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت تجھے اس نکاح کی خبر پہنچی تو آپ خاموش ہو گئی۔(آپ نے کچھ نہیں کہا۔)(انقروی)
مسئلہ نمبر26: شوہر(ا) کے گواہ اس بات کہ جس وقت میرا نکاح اس عورت سے ہوا۔ اور اس کو خبر پہنچی تو اس	عورت کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت مجھے اس نکاح کا علم ہوا۔ تو میں نے مسترد کردیا۔(اور کہا کہ میں راضی نہیں ہوں۔

نے اجازت دے دی(اور کہا کہ میں اس نکاح پر راضی ہوں۔)	(انقروی)

مسئلہ نمبر24: بینۃالابن ان فلاناً قتل اباہ یوم السبت اولیٰ من بینۃالمرأۃ ان اباہ تزوجھا یوم الاحد۔

مسئلہ نمبر25: زوج بکر اقام بینۃ علیٰ سکوتھا حین بلغھا الخبر واقامت بینۃ علیٰ الرد فبینتھا اولیٰ۔

مسئلہ نمبر26: لو اقام الزوج بینۃ انھا اجازت العقد حین اخبرت واقامت بینۃ انھا ردت فبینۃ الزوج اولیٰ۔

24:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشھیر بابن عابدین شامی(المتوفی1252) ص593،ج1 باب کتاب الشہادۃ۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

25:۔ فتاویٰ انقروی، مخطوطہ لشیخ محمد بن الحسین الانقروی انکوری الحنفی،ج1، ص246 دار الطباعۃ المصریہ بولاق المصر المغربۃ۔الطبعہ۔بدون الطبعۃوبدون التاریخ

26:۔ ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔(۱)اسی طرح قاضی خان میں ذکر ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر27:بیوی(۲) کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اپنے شوہر نے جو کچھ بھیجا تھا،وہ منجرہ تھا۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ وہ مہر میں شامل تھا۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر28:بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز مجھے میرے شوہر زید(جو مر چکا ہے)نے مہر میں دی تھی۔	زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز زید نے میرے پاس بطور رہن(گروی) رکھی ہے۔یا اس بات پر کہ یہ مجھے ہبہ کی ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر29:پہلے مدعی غیر قابض(۳) کے گواہ اس	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ میری

بات پر کہ یہ میری بیوی ہے۔ اس نے میرے نکاح کا اقرار کیاہے۔	بیوی ہے۔ اس نے میرے نکاح کا اقرار کیاہے۔ (غانم)

مسئلہ نمبر27: بینۃ الزوجۃ ان الثوب المبعوثہ اوالدراھم ھدیۃ اولیٰ من بینۃالزوج انہ من الکسوۃ اوالمھر۔

مسئلہ نمبر 28: بینۃالزوجۃ علیٰ ان العینۃ من مھرھا اولیٰ من بینۃ احد الوارث علیٰ الرھن اوالھبۃ۔

مسئلہ نمبر 29: اذا ادعیٰ اثنان نکاح امرأۃواقام کل منھما بینۃ علیٰ انھا زوجتہ وھی لیست فی ید احدھما لم یقض (بواحدۃ) من البینتین، لتعذرالعمل بھما، لان المحل لا یقبل الاشتراک ویرجع الی تصدیق المرأۃ، فتکون زوجۃ لمن صدقتہ، وھذا اذا لم توقت البینتان، اما اذا وقّتا فصاحب الوقت الاول اولیٰ۔

---

27 :۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشھیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252) ص593، ج1 باب کتاب الشہادۃ۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

28:۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص13 مسائل النکاح

29:۔ لجاء القضاۃ عند تعارض البینات، لغانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص40 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعہ الاولیٰ 1437، 2016

حاشیہ:۔ ۲ حاشیہ میں قاضی خان کا حوالہ دیاہے۔ لیکن قاضی خان نے نفقہ کے باب میں اس مسئلے میں شوہر کے گواہ معتبر قرار دیئے ہیں۔ دیکھئے ترجیح البینات۔

۱۲ مترجم

۳ مقدم (یعنی پہلے) سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں مدعیوں میں سے قاضی نے جس کے گواہ پہلے قبول کئے، تو اس کے گواہ اولیٰ ہیں۔ اور (اس بابت میں) قاضی کی مرضی ہے۔ دیکھئے ترجیح البینات۔ ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر30: مسلمان (۱) کے گواہ ایک ذمی (۲) عورت (جو کتابیہ ہو) کے نکاح پر اور یہ نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	ایک ذمی کے گواہ اس عورت کے نکاح پر۔ نکاح کی تاریخ ذکر کئے بغیر۔ (غانم)
مسئلہ نمبر31: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میرا مہر ہزار روپے ہیں۔ حالانکہ ظاہر حال شوہر کے لئے شاہد ہو۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ تیرا مہر پانچ سو روپے ہیں۔ حالانکہ ظاہر حال اس کا بھی شاہد ہو۔ (غانم)

مسئلہ نمبر30: لو اقام کل واحد من المسلم والکافر بینۃ نصرانیۃ علیٰ نکاح امرأۃ نصرانیۃ، قضی للمسلم۔

مسئلہ نمبر 31: واذا اختلف الزوجان فی قدرالمہر قضی لمن برھن، وان برھنا:قضی للمرأۃ ان شہد مہرالمثل للزوج، لان کان مثل ما یدعی الزوج او اقل، لان الظاھر یشہد للزوج، وبینۃالمرأۃ ثبت خلاف الظاھر۔ وقضی للزوج ان شہد مہرالمثل لہا بان کان مثل ماتدعیہ او اکثر لانہا تثبت الحط، وھو خلاف الظاھر۔

30:۔ طجاءالقضاۃ عند تعارض البینات، لغانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ صص44 باکتاب ا لنکاح۔الناشر: الدار العربیۃ للطبعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ1437، 2016

31:۔ایضا محولہ بالا۔ ص45،46

حاشیہ:۱اس مسئلے میں امام ابویوسف ؒ کا اختلاف ہے۔۱۲مترجم

۲:ذمی وہ کافر ہے جو مسلمان بادشاہ کے زیر سایہ رہتا ہو اور جزیہ قبول کیا ہو۔ تو اس کی جان ومال کی حفاظت مسلمان کی حفاظت کیطرح ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر32: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میرا مہر دو ہزار ۲۰۰۰ روپے ہیں۔ مسئلہ نمبر33: شوہر کے گواہ اس بات پر کہ تیرا مہر ہزار روپے ہیں۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ تیرا مہر ہزار ۱۰۰۰ روپے ہیں۔(خانیہ) بیوی کے گواہ اس بات پر کہ مہر ہزار روپے سے زائد ہے۔ جبکہ مہر مثل ہزار روپے سے زائد ہو۔(غانم)

مسئلہ نمبر 34: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میرے مہر میں داخل ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ تیرا مہر اس (چیز) کے علاوہ ہے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر 32: رجل ادعی علیٰ امرأة انہ تزوجھا بالف فانکرت، فاقامت البنیۃ علیٰ انہ تزوجھا بالفی درھم، تقبل ویقضیٰ بالنکاح بالفین۔

مسئلہ نمبر33: واذا اختلف الزوجان فی قدرالمھر قضی لمن برھن، وان برھنا:قضی للمرأة ان شھد مھرالمثل للزوج، لان کان مثل ما یدعی الزوج او اقل، لان الظاھر یشھد للزوج، وبینۃالمرأة ثبت خلاف الظاھر۔ وقضی للزوج ان شھد مھرالمثل لھا بان کان مثل ماتدعیہ او اکثر لانھا تثبت الحط، وھو خلاف الظاھر۔

مسئلہ نمبر 34: بینۃالمرأة علیٰ ان ھٰذہ العین مھرھا اولیٰ من بینۃالزوج علیٰ ان سواھا ھو المھر۔

32:۔ فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص نمبر 358 جلد 2 باب الدعویٰ والبینات فصل فی دعوی النکاح ۔الناشر: دار الکتب العلمیہ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2009

33:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات، لغانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص 47،46 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعہ الاولی 1437، 2016

34:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات، لغانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص 40 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعہ الاولی 1437، 2016

باب سوم:

فصل دوم: طلاق کے مسائل

اس فصل میں کل سولہ (16) مسائل ہیں۔ یہ سولہ (16) مسائل چھ (6) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل دوم: طلاق کے مسائل۔

کل کتب(6)

کل مسائل(16)

(1)غانم	(1) پانچ (5) مسائل
(2)انقروی	(2) ایک(1) مسئلہ
(3)بھجہ	(3) ایک(1) مسئلہ
(4)نتیجہ	(4) ایک(1) مسئلہ
(5)تنقیح	(5) دو(2) مسئلہ
(6)ذخیرہ	(6) چھ(6) مسائل

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
اس آدمی کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت میں نے اس سے خلع لیا تھا۔ تو اس وقت میں پاگل (دیوانہ تھا۔)(غانم) زید کے ورثاء یا زید کے ولی کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت زید نے اس سے خلع لیا تھا۔ تو اس وقت وہ پاگل (دیوانہ تھا۔) (انقروی)	مسئلہ نمبر1: عورت کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت اس آدمی نے مجھ سے خلع (ا) لیا تھا۔ یہ عقلمند اور ہوشیار تھا۔ مسئلہ نمبر2: عورت کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت زید نے مجھ سے خلع لیا تھا۔ اس وقت زید عقلمند اور ہوشیار تھا۔

مسئلہ نمبر1: اذا خالع امرأتہ ثم اقام بینۃ انہ کان مجنونا وقت الخلع، واقامت المرأۃ بینۃ علیٰ کونہ عاقلا وقت الخلع، فبینۃالمرأۃ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر2: اذا خالع امرأتہ ثم اقام الزوج بینۃ انہ کانا مجنونا وقت الخلع، واقامت بینۃ علیٰ کونہ عاقلا حینئذ او کان مجنونا وقت الخصومۃ، فاقام ولیہ بینۃ انہ کان مجنونا وقت الخلع، والمرأۃ علیٰ انہ کان عاقلا فبینۃالمرأۃ اولیٰ۔

1:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص54 باب کتاب ا لنکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطبا عۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

2:۔ فتاویٰ انقروی، مخطوطہ، ج1، ص423 کتاب الشہا دات الباب الرابع عشر فی ترجیح البینۃ

3:۔ ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ اِ خلع کا بیان میں نے پہلی کتاب کے حاشیہ میں طلاق کے مسائل میں لکھا ہے۔ ۱۲ مترجم

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
اس عورت کے گواہ اس بات پر کہ مجھے میرے شوہر (زید) نے تین (۳) طلاق دی ہیں۔ لیکن طلاق کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (غانم)	مسئلہ نمبر3: زید کے گواہ اس بات پر کہ اس عورت نے اقرار کیا ہے کہ میں نے (طلاق) کے بعد عدت گذاری ہے۔ پھر دوسرے آدمی سے نکاح کیا۔ پھر اس نے دخول (ہمبستری) کے بعد مجھے طلاق دی۔ اور عدت گزرنے کے بعد اب زید نے مجھ سے نکاح کیا ہے۔
شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرے اجازت سے غسل خانہ (حمام) گئی تھی۔ لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (بہجہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر4: عورت کے گواہ اس بات پر کہ میں اس (شوہر) کی اجازت کے بغیر غسل خانہ (حمام) میں گئی ہوں۔ لہذا مجھے تین طلاق پڑھ گئیں۔ (شوہر نے کہا تھا کہ اگر تو میرے اجازت کے بغیر حمام گئی، تو تجھے تین طلاق ہیں۔)
شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس سے فلاں تاریخ کو نکاح کیا ہے۔ (غانم)	مسئلہ نمبر5: عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس (شوہر) نے مجھ سے خلع لیا ہے۔ اور خلع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔

مسئلہ نمبر3: برهنت علیٰ طلاق ثلاث، وبرهن الزوج انها اقرت بعدالطلاق الثلاث انها اعتدت وتزوجت بآخرودخل بها وطلقها مضت عدتها وتزوجتہ، وھی امرأتہ الیوم فقد قیل: ھٰذالیس بدفع، والصحیح انہ دفع صحیح۔
مسئلہ نمبر 4: اقامت بینۃ علیٰ وجود الشرط، واقام الزوج منہ انہ کان باذنها، فبینۃ المرأۃ اولیٰ۔
بینۃالمرأۃ علیٰ انها ذهبت الی الحمام بلا اذنہ فطلقت اولیٰ من بینۃالزوج علیٰ ذهابها بأذنہٖ فلم تطلق۔
مسئلہ نمبر5: برهن علی نکاحها، فبرهنت انہ خالعها لو لم یوقّتا او وقّت احدهما فقط، ولووقّتا وتاریخ الخلع اسبق لا یندفع، فیعتبر بینتها۔

3:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص56 باب کتاب ا لنکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

4:۔ بھجۃ الفتاویٰ، مخطوطہ لمحمد فقھی العینی ص 233، مکتبہ المصطفیٰ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ ص16، مسائل اللہ ق

5۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص59 باب کتاب ا لنکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
عورت کے گواہ اس بات پر کہ (اس نے) مجھے طلاق رجعی دی تھی۔ (جس میں رجوع کرنا صحیح ہو) لہذا اس کی میراث میں میرا حق ہے۔(نتیجہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر 6: زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ زید نے اپنے اس بیوی کو طلاق بائن (جس میں رجوع کرنا صحیح نہ ہو) دی ہیں لہٰذا میراث میں اس کا حق نہیں ہے۔
شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس سے نکاح کیا ہے۔اور نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(غانم)	مسئلہ نمبر 7: عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس (شوہر) نے فلاں تاریخ کو مجھ سے خلع لیا ہے۔
شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس (عورت) سے نکاح کیا ہے۔اور یہ بھی نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(غانم)	مسئلہ نمبر 8: عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس (شوہر) نے مجھ سے خلع لیا ہے۔(اور خلع پر گواہ پیش کرے) لیکن خلع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔

مسئلہ نمبر6: بینۃ ورثۃ المیت علیٰ ان الطلاق بائن فلاترث اولیٰ من بینۃالزوجۃ علی ان الطلاق رجعی فترث۔

مسئلہ نمبر7: برھن علی نکاحھا، فبرھنت انہ خالعھا لو لم یوقّتا او وقّت احدھما فقط، ولووقّتا وتاریخ الخلع اسبق لا یندفع، فیعتبر بینتھا۔

مسئلہ نمبر8: ایضا محولہ بالا

6:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص16،17،مسائل ﷲ ق

7:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ص59 باب کتاب ا لنکاح۔الناشر:الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔الطبعۃالاولیٰ 1437، 2016۔

8:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 9: زید (۱) کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ زید نے اپنے اس بیوی کو وفات سے پہلے طلاق دی تھی۔ (لہٰذا میراث میں اس کا حصہ نہیں ہے۔)	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میں زید کے مرنے تک اس کی بیوی تھی (لہٰذا اس کے میراث میں میرا حصہ ہے۔)(تنقیح)
مسئلہ نمبر 10: بیوی (۲) کے گواہ اس بات پر کہ میں زید کے مرنے کے وقت اس کے لیے حلال تھی۔	زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ زید کے مرنے سے پہلے یہ (عورت) زید پر حرام تھی۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 11: شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں مرتد ہو گیا تھا۔ (اسلام سے پھر گیا تھا۔) تو وہ بے ہوشی کی حالت میں تھا۔	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس کا مرتد ہونا تندرستی کی حالت میں تھا۔ لہٰذا میں اس کے نکاح سے نکل چکی ہوں۔ (ذخیرہ وطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر9: بينۃالابن ان اباه ابانها وانقضت عدتها اولیٰ من بينۃالمرأة انہ مات وهی علی نكاحہ۔

بينۃالطلاق اوالعتق اولیٰ من بينۃ النكاح او الملك۔

مسئلہ نمبر10: بينۃ المرأة انها كانت حلالا وقت الموت اولیٰ من بينۃ الورثۃ انها كانت حراما قبل موتہ بسنۃٍ۔

مسئلہ نمبر11: بينۃالزوج علیٰ حصول الردة منہ حال سكره اولیٰ من بينۃالزوجۃ علیٰ حصولها صاحيا فبانت۔

9:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشھیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252) ص 593، 599، ج 1 باب کتاب الشہادۃ۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

10:۔ ایضا محولہ بالا، ص 599

11:۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ ص 17، 18، مسائل الطلاق

حاشیہ:۔ ا۔یہ حکم سعدی صاحبؒ کے قول کے بنیاد پر ہے۔۱۲ح ۲۔یہ حکم امام ابن فضل کے قول پر ہے اور قاضی خان نے اس قول کو پہلے ذکر کیا ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر12: عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس آدمی نے مجھے طلاق دی ہیں۔اور طلاق کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	آدمی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس سے نکاح کیا ہے۔اور یہ بھی نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(ذخیرہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر13: عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس آدمی نے مجھے فلاں تاریخ کو طلاق دی ہیں۔	آدمی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس سے نکاح کیا ہے۔اور یہ نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(ذخیرہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر14: عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس آدمی نے فلاں تاریخ کو مجھے طلاق دی ہیں۔جبکہ یہ تاریخ (آدمی کی تاریخ) کے بعد ہو۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس سے فلاں تاریخ کو نکاح کیا ہے۔جبکہ یہ تاریخ (عورت کی تاریخ) سے پہلے ہو۔ (ذخیرہ وطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر12: بینۃالمرأۃ علی الطلاق بلا تاریخ اولیٰ من بینۃ الرجل علی نکاحھا بلا تاریخ۔

مسئلہ نمبر13: بینۃالمرأۃ علی الطلاق بتاریخ اولیٰ من بینۃالرجل علی نکاحھا بلا تاریخ۔

مسئلہ نمبر14: بینۃالمرأۃ علی الطلاق بتاریخ لا حق اولیٰ من بینۃالرجل علی نکاحھا بتاریخ سابق۔

12:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص17،18،مسائل الله ق

13:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص17،18،مسائل الله ق

14:۔ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
آدمی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اسی تاریخ کو اس سے نکاح کیا ہے۔(ذخیرہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر15: عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس آدمی نے فلاں تاریخ کو مجھے طلاق دی ہیں۔
عورت کے گواہ اس بات پر کہ اس(آدمی) نے مجھے فلاں تاریخ کو طلاق دی ہے۔اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو(آدمی کی تاریخ) سے پہلے ہو۔(ذخیرہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر16: کسی شخص کے گواہ اس بات پر کہ میں نے فلاں تاریخ کو اس عورت سے نکاح کیا ہے۔اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو(عورت کی تاریخ) کے بعد ہو۔

مسئلہ نمبر15: بینۃالمرأۃ علی الطلاق بتاریخ اولیٰ من بینۃالرجل علی نکاحھابذالک التاریخ۔

مسئلہ نمبر16: بینۃالرجل علی النکاح بتاریخ لاحق اولیٰ من بینۃ المرأۃ علی طلاق بتاریخ سابق۔

15:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص17،18،مسائل الطلاق

16:۔ایضا محولہ بالا

باب سوم:

فصل سوم: نفقہ کے مسائل

اس فصل میں کل نو(9) مسائل ہیں۔ یہ نو(9) مسائل تین(3) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل سوم: نفقہ کے مسائل

کل

کتب(3) کل مسائل(9)

(1)تنقیح (2)فتح (3)غانم	(1) ایک(1) مسئلہ (2) ایک (1) مسئلہ (3) سات (7) مسائل

فصل سوم:۔ نفقہ کے مسائل

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1: عورت کے گواہ اس بات کہ میرے لیے اس شوہر پر سو(۱۰۰) روپے نفقہ مقرر کیا گیا ہے۔ مسئلہ نمبر 2: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میرا یہ شوہر مالدار ہے۔ لہٰذا اس پر مالدار لوگوں کا نفقہ واجب ہے۔ مسئلہ نمبر 3: شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں پہلے مالدار تھا۔ لیکن اب غریب ہو گیا ہوں۔	شوہر کے گواہ اس بات کہ مجھ پر پچاس (۵۰) روپے نفقہ مقرر کیا گیا ہے۔ (تنقیح) شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں غریب ولاچار ہوں۔ لہٰذا مجھ پر غریب لوگوں کا نفقہ واجب ہے۔ (غانم) بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ مالدار ہے۔ اور مالداری کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (شوہر کی تاریخ) سے پہلے ہو۔ (فتح)

مسئلہ نمبر1: بینۃالزوجۃ اولیٰ فیما لو اختلفا فی مقدار المفروض او زمانہ لانہا تثبت الزیادۃ۔

مسئلہ نمبر2: اذا ادعیٰ الزوج الاعسار کان القول قولہٗ، وعلیہ نفقۃالمعسرین، الا اذا قامت المرأۃ بینۃ علیٰ انہ موسر، فانہ یقضیٰ علیہ بنفقۃالموسرین، وان اقاما البینۃ، فبینۃالمرأۃ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 3: واذا اختلفا(ای الزوجان) فی الیسار والاعسار فالقول قول الزوج۔

1:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252) ص593، ج1 باب کتاب الشہادۃ۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

2:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص60 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

3:۔ فتح القدیر لکمال الدین محمد بن عبدالواحد السیواسی المعروف بابن الہمام (المتوفی: 861ھ) ص382، ج4، کتاب الطلاق، باب النفقہ۔ الناشر: دار الفکر، الطبعۃ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ۔ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ ص18، مسائل النفقات

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر4: بیوی کے گواہ اس بات کہ میرا نفقہ اس شوہر پر دو سال سے مقرر کیا گیا ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات کہ اس کا نفقہ ایک سال سے مقرر کیا گیا ہے۔ (غانم)
مسئلہ نمبر5: شوہر کے گواہ اس بات کہ میں نے جو روپے (اپنی اس بیوی کو دیئے ہیں۔) وہ نفقہ کے تھے۔	بیوی کے گواہ اس بات کہ وہ منجرہ (یعنی) پیشکش تھی۔ (غانم)
مسئلہ نمبر6: شوہر کے گواہ اس بات کہ میرے اس بیوی نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ روپے (جو میں نے اس کو دیئے ہیں) نفقہ کے تھے۔	بیوی کے گواہ اس بات کہ اس نے اقرار کیا ہے کہ وہ منجرہ (یعنی) پیشکش تھی۔ (غانم)

مسئلہ نمبر4: ولو اختلف الزوجان بعد فرض النفقۃ فی مقدار المفروض او فی الزمان بعدفرض القاضی، کان القول قول الزوج، وان اقاما البینۃ فبینۃالمرأۃ اولیٰ، لانہا تثبت الزیادۃ۔

مسئلہ نمبر5: واذا بعث الرجل الیٰ امرأتہ بثوب، فقال الزوج: ہومہر، اوقال: ہو من الکسوۃ، وقالت المرأۃ: ہی صلۃ، کان القول قول الزوج، وکذا لو اعطاہا دراہم فقال: ہی نفقۃ، وقالت المرأۃ: ہی ہدیۃ، کان القول قول الزوج، الا ان تقیم المرأۃ البینۃ علیٰ انہ بعث الیہا ہدیۃ، وان اقاما جمیعا البینۃ فالبینۃ ، بینۃالزوج۔

مسئلہ نمبر6: وکذا لو اقام کل واحدمنہما البینۃ علیٰ اقرار الآخر، کان البینۃ، بینۃالمملک۔

4:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص60 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

5:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص60 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

6:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص60 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016۔ و قاضیخان ج1، ص435، 436

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 7: شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میری اس بیوی نے اقرار کیا ہے کہ مقرر کردہ نفقہ کم ہے۔ (مثلاً مہینے کے بیس روپے ہیں۔)	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس شوہر نے اقرار کیا ہے کہ وہ زیادہ ہے۔ (مثلاً مہینے کے پچاس روپے ہیں۔) (غانم)
مسئلہ نمبر 8: بیٹے کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت میرا والد میرا مال اپنے اوپر خرچ کرتا تھا۔ تو اس وقت یہ مالدار تھا۔	والد کے گواہ اس بات پر کہ اس وقت میں غریب اور نادار تھا۔ (غانم)
مسئلہ نمبر 9: ایک اپاہج لڑکے کے گواہ اس بات پر کہ زید میرا باپ ہے۔ لہٰذا میرا نفقہ (اس پر) واجب ہے۔	زید کے گواہ اس بات پر کہ اسکا باپ عمر ہے۔ لہٰذا اس کا نفقہ اس پر واجب ہے۔ (غانم)

مسئلہ نمبر7: ولو اختلف الزوجان بعد فرض النفقۃ فی مقدار المفروض او فی الزمان بعدفرض القاضی، کان القول قول الزوج، وان اقاما البینۃ فبینۃالمرأۃ اولیٰ، لانہا تثبت الزیادۃ۔

مسئلہ نمبر8: الاب اذا انفق مال ولدہٖ الغائب علیٰ نفسہٖ، فحضرالابن وادعیٰ ان الاب کان موسرا وقت الانفاق وانکرالاب، یعتبر حالہ وقت الخصومۃ، فان کان الاب معسرا وقت الخصومۃ کان القول لہ، والاّ فلا۔ وان اقاما البینۃ علیٰ دعواھما، کانت البینۃ، بینۃالابن۔

مسئلہ نمبر9: رجل زَمِنٌ ادعیٰ علیٰ رجل انہ ابوہ، وطلب ان یفرض لہ القاضی النفقۃ عیلہ، فانکرذالک الرجل، فاقام الزمن البینۃ علیٰ ما ادعیٰ، واقام المدعیٰ علیہ البینۃ علیٰ رجل الآخر انہ ابوالزمن، وذالک الرجل ینکر، فالبینۃ بینۃالزمن، ویثبت نسبہٗ من الذی اقام علیہ البینۃ انہ ابوہ، ویفرض لہٗ علیہ النفقۃ۔

7:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص60 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

8:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص61 باب کتاب النکاح۔ الناشر: الدار العربیۃ للطباعۃ والنشر۔ الطبعۃ الاولیٰ 1437، 2016

9:۔ ایضا محولہ بالا ص62

باب سوم:

فصل چہارم:

رضاعت کے مسائل

اس فصل میں صرف ایک (1) مسئلہ ہے۔ یہ ایک (1) مسئلہ ایک (1) کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل چہارم: رضاعت کے مسائل۔

کل کتب (1) کل مسائل (1)

(1)تنقیح	(1) مسئلہ	ایک (1)

فصل چہارم: ۔رضاعت کا مسئلہ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1: دائی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس بچے کو اپنا دودھ پلایا ہے۔ لہذا میں اس کی اجرت کی حق دار ہوں۔	بچے کے والد کے گواہ اس بات پر کہ اس نے اسے بکری کا دودھ پلایا ہے۔ لہذا یہ اجرت کی مستحق نہیں۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر1: بینۃالظئرالمشروط علیھا الارضاع بنفسھا، انھا ارضعت الصبی بلبنھا فلھا الاجر اولیٰ من بینۃ ابیہ انھا ارضعتہٗ بلبن شاۃ.

1:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ لمحمد امین الشھیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252) ص593، ج1 باب کتاب الشہادۃ۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔الطبعہ۔بدون الطبعہ وبدون التاریخ

باب چہارم:

عتاق (غلام آزاد کرنے) نسب، حد، شرکت اور وقف کے مسائل

اس باب میں کل پانچ (5) فصلیں ہیں۔ان پانچ (5) فصلوں میں کل (119) مسائل ہیں۔
جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: عتاق (غلام آزاد کرنے) کے مسائل۔اس فصل میں کل (63) مسائل ہیں۔

فصل دوم: نسب کے مسائل۔اس فصل میں کل (20) مسائل ہیں۔

فصل سوم: حد کے مسائل۔اس فصل میں صرف ایک (1) مسئلہ ہے۔

فصل چہارم: شرکت کے مسائل۔اس فصل میں کل (23) مسائل ہیں۔

فصل پنجم: وقف کے مسائل۔اس فصل میں کل (12) مسائل ہیں۔

باب چہارم:

فصل اول:۔ عتاق (غلام آزاد کرنے) کے مسائل

اس فصل میں کل تریسٹھ (63) مسائل ہیں۔ یہ تریسٹھ (63) مسائل سات (7) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: عتاق کے مسائل۔

کل کتب (7) کل مسائل (63)

(1) تنقیح	(1) ایک (1) مسئلہ
(2) بھجہ	(2) ایک (1) مسئلہ
(3) غانم	(3) بارہ(12) مسائل
(4) انقروی	(4) دس (10) مسائل
(5) ہندیہ	(5) تینتیس(33) مسائل
(6) ذخیرہ	(6) پانچ (5) مسائل
(7) نتیجہ	(7) ایک(1) مسئلہ

فصل اول:۔ عتاق (غلام آزاد کرنے) کے مسائل

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر1: کسی شخص کے گواہ اس بات پر کہ میں اصیل پیدا ہوا ہوں۔(یعنی میں اصل میں آزاد ہوں۔)	دوسرے شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے، اصیل نہیں ہے۔(یعنی حرًّالاصل نہیں ہے۔)(تنقیح)
مسئلہ نمبر2: کسی باندی کے خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ جب بائع نے اس کو مجھے سپرد کیا ہے اس کے سات ماہ بعد اس نے بچہ جنا ہے۔ لٰہذا یہ بچہ میرا ہے۔	بیچنے والے کے گواہ اس بات پر کہ میرا اس باندی کو اس پر بیچنے اور حوالہ کرنے کے پانچ ماہ بعد اس باندی نے بچہ جنا ہے۔ لٰہذا یہ بچہ میرا ہے۔(ا)(بھجہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر3: کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ زید نے مجھے آزاد	عمر کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام عمر کے مرنے تک

کیا ہے۔	عمر کا غلام تھا۔(غانم)

مسئلہ نمبر1: بینۃ الامۃ انہ اعتقها قبل الولادۃ فولدها حراولیٰ من بینۃ السید انها ولدت قبل الاعتاق ۔

مسئلہ نمبر2: امۃ ولدت عندالمشتری فقال البائع: ولدتہ لاقل من ستۃ اشهر وقال المشتری دعواک باطل لانها ولدتہ لاکثر من ستۃ اشهرفالقول للمشتری۔

مسئلہ نمبر 3: بینۃ العبد علی انہ معتوق زید اولیٰ من بینۃ ورثۃ عمرو علی انہ عبد الی یوم الموت۔

1:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیۃ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص566 جلد اول کتاب الشہادہ، ناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی الطبعہ۔بدون الطبعہ وبدون التاریخ

2:۔ بهجۃ الفتاوی مخطوطۃ لمحمد فقهی العینی ص234 مکتبۃ المصطفیٰ۔

3:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی، مسائل العتق ص65۔الناشر: الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ 1437ھ 2016ء

حاشیہ :۱ یہ حکم امام ابو یوسف ؒ کے قول کے بناء پر ہے جبکہ امام محمد ؒ اسکے مخالف ہیں۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر4: کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے مجھے آزاد کیا ہے، جب کہ وہ میرا مالک تھا۔	کسی دوسرے شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔ (انقروی)
مسئلہ نمبر5: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام تھا۔ میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ آدمی میرا غلام ہے۔ (ا)(غانم)
مسئلہ نمبر6: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میرا غلام تھا۔ میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میرا غلام ہے میں نے اس کو مدبر بنایا ہے۔(یعنی میں نے اس کو کہا ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔)(ہندیہ)
مسئلہ نمبر7: ایک غلام جس کے قبضے میں یہ ہے، اس کے خلاف	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرے پاس خالد (جو کہ

گواہ پیش کرے کہ خالد نے مجھے آزاد کیا ہے۔	غائب ہے) نے بطور امانت رکھا ہے۔ (غانم)

مسئلہ نمبر4: ان شهد شهودالعدل ان فلانا اعتقہ وهو يملكہ وشهد شهودالآخر انہ عبده قضى ببينۃ الرق۔
مسئلہ نمبر5: بينۃ ذى اليد علىٰ ان العبد عبده وحرره اولىٰ من بينۃ الخارج علىٰ انہ عبده۔
مسئلہ نمبر 6: لوادعىٰ ذواليدالتدبير اوالاستيلاد مع النتاج،والخارج ادعىٰ عتقا باتا،فالخارج اولىٰ۔

مسئلہ نمبر7: اذااقام عبدالبينۃ علىٰ الذى فى يديہ ان فلانا اعتقہ وهو يملكہ واقام الذى فى يديہ البينۃ انہ لفلان الغائب اودعہ عنده ،فانہ يقضى بالعتق۔

4:۔فتاوی انقروی ص426 کتاب العتق ذات نوع فی المتفرقات

5:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی، مسائل العتق ص65،الناشر: الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ 1437ھ 2016ء

6:۔ایضا محولہ بالہ

7:۔ایضا محولہ بالہ ص40 باب کتاب النکاح

حاشیہ: انقروی نے کہا ہے کہ یہ حکم اتفاقی ہے ۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر8: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے۔ میں نے اسکو آزاد کیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے۔ مجھ سے اس کا بچہ پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر9: غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اس مالک نے آزاد کیا ہے۔اور آزادی کی تاریخ نہ بتائے۔	مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں اس کا مالک ہوں اور ملکیت کی تاریخ بھی نہ بتائے (کہ میں کب سے اس کا مالک ہوں۔) (ذخیرہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر10: غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اس مالک نے فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے۔	مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں اسی تاریخ سے اس کا مالک بن گیا ہوں۔(ذخیرہ وطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر 8: الخارج وذوالید اذا اقاما البینۃ علیٰ نتاج العبدوالخارج یدعی الاعتاق ایضافھو اولیٰ۔

مسئلہ نمبر9: بینۃ العبد علیٰ العتق بلاتاریخ اولیٰ من بینۃ المولیٰ علی الملک بلاتاریخ۔

مسئلہ نمبر10: بینۃ العبد علیٰ العتق بتاریخ اولیٰ من بینۃ مولاہ علی الملک بذالک التاریخ۔

8:۔الفتاوی الھندیۃ، مؤلف: لجنۃ من علماء ہندج4ص88کتاب الدعویٰ،الباب التاسع فی دعوی الرجلین،الناشر: دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،الطبع الاولی 1430،1429ھ2009ء

9:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص20مسائل العتق

10:۔ایضامحولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر11: غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اس مالک نے فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے۔اور آزادی کی ایسی تاریخ بتائے جو (مالک کی ذکر کردہ تاریخ کے) بعد ہو۔	مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں تاریخ سے اس کا مالک بن گیا ہوں اور ایسی تاریخ بتائے جو (غلام کی بیان کردہ تاریخ سے) پہلے ہو۔(ذخیرہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر12: غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اس مالک نے فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے۔	مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں اس کا مالک ہوں اور ملکیت کی تاریخ نہ بتائے (کہ میں کب سے اس کا مالک بنا ہوں۔) (ذخیرہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر13: مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں تاریخ سے اس غلام کا مالک بن گیا ہوں اور ایسی تاریخ بتائے جو (غلام کی تاریخ کے) بعد ہو۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ اس نے مجھے فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے۔جب کہ یہ تاریخ (مالک کی ذکر کردہ تاریخ سے) پہلے ہو۔(ذخیرہ وطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر14: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام (میرا ہے) میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔(اور میں نے اس کو اس وقت آزاد کیا تھا، جب میں اس کا مالک تھا۔) (غانم)

مسئلہ نمبر 11: بینۃ العبد علیٰ عتق مولاہ بتاریخ لاحق اولیٰ من بینۃ المولیٰ علی الملک بتاریخ سابق۔
مسئلہ نمبر 12: بینۃ العبد علیٰ عتق مولاہ بتاریخ اولیٰ من بینۃ المولیٰ علی الملک بلا تاریخ۔
مسئلہ نمبر 13: بینۃ المولی علی الملک بتاریخ لاحق اولیٰ من بینۃ العبد علی العتق بتاریخ سابق۔
مسئلہ نمبر 14: عبدفی ید رجل، اقام البینۃ انہ عبدہ اعتقہ وھو یملکہ،واقام رجل آخر البینۃ انہ عبدہ ولد فی ملکہ(قالوا: الولادۃ) اولیٰ۔

11:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص20 مسائل العتق

12:۔ایضا محولہ بالا

13:۔ایضا محولہ بالا ص21

14:۔لجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص65۔باب کتاب النکاح،الناشر:الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعۃ الاولیٰ 1437ھ 2016ء

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر15: کسی شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔میں نے اس کو مدبر بنایا ہے۔	ایک اور آدمی کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر16: زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ ہمارا مورث (زید) حرّالاصل تھا۔(یعنی اصل میں آزاد تھا، غلام نہیں تھا۔)	کسی دوسرے شخص کے گواہ اس بات پر کہ جس آدمی کو میں نے آزاد کیا تھا۔زید اس کا بیٹا ہے۔لہذا ولاء العتاقہ کی وجہ سے اس کی میراث میری ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر17: کسی شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔	اس غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے کسی دوسرے شخص نے مکاتب بنایا ہے۔(لہٰذا میں اس کا غلام ہوں۔)(ہندیہ)
مسئلہ نمبر18: کسی شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ آدمی میرا	کسی دوسرے شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام تھا۔

غلام تھا۔ لیکن میں نے اس کو مال کے عوض آزاد کیا ہے۔	اور میں نے اسکو بغیر مال کے آزاد کیا ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 15: لواقام المولیٰ بنفسہ بینۃ انہ عبدہ دبرہ واقام الآخر بینۃ انہ عبدہ،یقضی ببینۃ المولیٰ۔

مسئلہ نمبر 16: ادعیٰ رجل حریۃ الاصل ولم یذکر اسم ابیہ ولاحریتہما جاز(یعنی تقبل بینتہ) بینۃ الوارث علی انہ مورثہ حرالاصل اولیٰ من بینۃ الآخر علی انہ فرع عتیقہ وولاءہ لہ۔

مسئلہ نمبر 17: ولواقام العبدبینۃ ان فلانا کاتبہواقام الآخر البینۃ انہ عبدہ یقضی للذی اقام البینۃ انہ عبدہ۔

مسئلہ نمبر 18: ولواقام کل واحد منہما بینۃ انہ اعتقہ علیٰ الف درہم وھو یملکہ،لم یلتفت الی تصدیق العبد وتکذیبہوقضیت بولاء بینہماولکل واحد منہما علیہ الف درہم۔ وان ذکرت احدالبینتین مالا ولم تذکر الاخریٰ، فالبینۃ،بینۃ الذی یدعی المال،وولاءہ لہ۔

15:۔فتاوی النقروی ص426 کتاب الشہادات،نوع فی المتفرقات

16:۔الفتاوی الھندیۃ ج4 ص94 مسائل متفرقۃ والطریۃالواضحۃالی البینۃالراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص21 مسائل العتق

17:۔الفتاوی الھندیۃ ج4 ص94 مسائل متفرقۃ

18:۔الفتاویٰ الہندیۃ ج4، ص93 مسائل متفرقۃ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 19: کسی شخص کے گواہ اس بات پر کہ میں نے زید (جو کہ مر چکا ہے) کے ساتھ ایک خاص دوستی بنائی تھی، جس کو شریعت میں عقد موالاۃ کہا جاتا ہے۔ (لہٰذا اس کی میراث میری ہے۔)	کسی دوسرے شخص کے گواہ اس بات پر کہ زید میرا غلام تھا۔ میں نے اس کو آزاد کیا تھا۔ لہٰذا اس کی میراث میری ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 20: ایک آزاد کردہ باندی کے گواہ اس بات پر کہ میں اس بچے کی پیدائش سے پہلے آزاد ہوئی ہوں۔ لہٰذا یہ میرا بچہ آزاد اور حرُّالاصل ہے۔	مالک کے گواہ اس بات پر کہ یہ بچہ تیری آزادی سے پہلے پیدا ہوا ہے اور یہ میرا غلام ہے۔ (غانم)
مسئلہ نمبر 21: کسی باندی کے گواہ اس بات پر کہ میرے آقا نے مجھے بچہ پیدا ہونے سے پہلے مکاتبہ بنایا تھا (یعنی مجھے یہ کہا ہے کہ	مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں نے تمھیں بچہ پیدا ہونے کے بعد مکاتبہ بنایا تھا۔ لہٰذا یہ بچہ میرا غلام ہے۔ (غانم)

مجھے اتنا مال دینے کے بعد تم آزاد ہو گی۔) لٰہذا میری آزادی کے ساتھ یہ بچہ بھی آزاد ہو گا۔	

مسئلہ نمبر 19: عبد فی یدرجل،اقام رجل البینۃ انہ لہ اعتقہواقام آخر البینۃ انہ حروانہ والاہ وعاقدہ،فصاحب الموالاۃ اولیٰ۔
مسئلہ نمبر 20: رجل اعتق امتہ،ثم خاصمت مولاھا ولھا ولد وقالت للمولیٰ : (اعتقتنی) قبل الولادۃ والولد حر، وقال المولیٰ: لا، بل ولدتہ قبل الاعتاق والولد رقیق ، ذکر الناطفیؒ (ان کان الولد فی یدھاکان القول قولھا) وقال ابویوسفؒ : ان کان الولد فی ایدیھما فکذالک یکون القول قولھا، ولواقامااالبنیۃ فبینتھا اولیٰ، لان بینۃ المولیٰ قامت علیٰ نفی العتق،وبینتھا قامت علیٰ اثبات الحریۃ وکذالک ھذافی الکتابۃ واما فی التدبیر: القول یکون للمولیٰ،لانھماتصادقا علیٰ رق الولد۔
مسئلہ نمبر21: ایضا محولہ بالا

19:۔الفتاویٰ الہندیہ ج4،ص93مسائل متفرقہ

20:۔ظاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص65۔ باب کتاب ا لنکاح،الناشر:الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ1437ھ 2016ء۔

21:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر22: کسی باندی کے گواہ اس بات پر کہ مجھے میرے مالک (جو مر چکا ہے) نے جس وقت مرض الموت میں مدبرہ بنایا تھا (یعنی مجھے اس نے یہ کہا تھا کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو) تو اس وقت وہ ہوش حواس میں تھا۔	مالک کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ جس وقت تیرے مالک نے تجھے مدبرہ بنایا تھا۔ اس وقت وہ دیوانہ اور مجنون تھا۔ (غانم)
مسئلہ نمبر23: باندی کے گواہ اس بات پر کہ میں اپنے مالک زید (جو مر چکا ہے) کے بیٹے کی ماں ہوں (یعنی میں ام ولد ہوں، جو آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہوتی ہے) اور میرا یہ بیٹا اس کا بچہ ہے۔	زید کے مقروض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی ہے۔ اور اس کا یہ بچہ غلام ہے، آزاد نہیں۔ (ھندیہ)
مسئلہ نمبر24: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس باندی	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ مجھ سے اس کا بچہ اس

کو اس وقت مدبرہ بنایا تھا، جب کہ میں اس کا مالک تھا۔	وقت پیدا ہوا ہے، جب میں اس کا مالک تھا۔(غانم)

مسئلہ نمبر 22 : امۃ اقامت بینۃ ان مولاھا دبرھا فی مرض موتہ وھو عاقل،واقامت الورثۃ بینۃ انہ کان مخلوط العقل، فبینۃ الامۃ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 23: مات الرجل وعلیہ دیون ولم یترک الا جاریۃ وفی حجرھا ولد،فادعت انہاام ولدالمیت وان ھذا من المیت،لایقبل قولھامن غیر بینۃ تقدم علیٰ اقرار المولیٰ فی حیاتہ انہا ام ولدہ۔ ولوشھدت الورثۃ انہا ام ولدالمیت، قبل شہادتھم،ولاسبیل للغرماء علیھا۔

بینۃ الامۃ علیٰ انہا ام ولد المیت والولدابنہ اولیٰ من بینۃ غرماء الترکۃ علی انہا امۃ وولدھا ارقاء۔

مسئلہ نمبر 24: امۃ فی یدرجل،اقام البینۃ انہ دبرھا وھو یملکھا،واقام الآخر البینۃ انہا ولدت منہ وھو کان یملکھا،واقام آخر علیٰ مثل ذلک،فھی للذی فی یدیہ۔

----

22 :۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص65۔ باب کتاب ا لنکاح،الناشر :الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ 1437ھ 2016ء

23:۔الفتاوی الہندیہ ج4، ص94 مسائل متفرقۃ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص22 مسائل العتق

24:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص65۔ باب کتاب ا لنکاح،الناشر :الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ 1437ھ 2016ء

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 25: مالک کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میں نے مکاتبہ بنائی ہے۔اور میں نے اس کے ساتھ بدل کتابت دو ہزار ۲۰۰۰ روپے مقرر کئے تھے۔	مکاتبہ کے گواہ اس بات پر کہ آپ نے بدل کتابت ہزار ۱۰۰۰ روپے مقرر کئے تھے۔(غانم)
مسئلہ نمبر 26: مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس غلام کو جو مکاتب بنایا تھا یہ عقد کتابت فاسد تھا۔(کیونکہ میں نے اس کو اس کی قیمت پر مکاتب بنایا تھا، مثلاً۔)	مکاتب کے گواہ اس بات پر کہ یہ عقد کتابت یعنی مکاتب بنانا صحیح تھا۔(غانم)
مسئلہ نمبر 27: مکاتب کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اس مالک نے اپنے نفس اور مال دونوں پر مکاتب بنایا ہے۔(تو جب میں ان کو مقررہ رقم ادا کردوں، تو میں بھی آزاد ہو جاؤں گا اور جو مال میرے پاس ہوگا۔اس کا مالک بھی بن جاؤں گا۔)	مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں نے تم کو نفس کا مکاتب بنایا ہے نہ کہ مال کا۔(غانم)

مسئلہ نمبر 25: اذااختلف المولیٰ مع المکاتب فی قدر بدل الکتابۃ،فالقول قول المکاتب مع یمینہ،وان اقاما البینۃ فبینۃ المولیٰ اولیٰ،لانھا تثبت الزیادۃ ۔
مسئلہ نمبر 26: اذااختلف المولیٰ مع المکاتب فی صحۃ الکتابۃ وفسادھا،فالقول لمن یدعی الصحۃ،والبینۃ بینۃ من یدعی الفساد۔
مسئلہ نمبر27: ولوقال المولیٰ: کاتبتک علی نفسک دون مالک،وقال المکاتب: علیھما،اواختلفافی قدرمدۃ التنجیم،فالقول للمولیٰ والبینۃ للعبد۔

25:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص65۔باب کتاب ا لنکاح،الناشر:الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ1437ھ ۔2016ء۔

26:۔ایضا محولہ بالا

27:۔ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس کے ساتھ قسطوں کی میعاد تین سال مقرر کی تھی۔کہ پوری رقم تین سال میں ادا کروگے۔(غانم)	مسئلہ نمبر28: غلام کے گواہ اس بات پر کہ اس مالک نے مجھے جب مکاتب بنایا تھا،تو اس نے میرے ساتھ رقم کی ادائیگی پانچ سال تک قسط وار دینے کا تذکرہ کیا تھا۔
بکر کے گواہ اس بات پر کہ وہ غلام میرا تھا۔اور میں نے فلاں تاریخ کو آزاد کیا تھا۔اور ایسی تاریخ بتائے جو (زید کی بیان کردہ تاریخ) کے بعد ہو۔(نتیجہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر29: زید کے گواہ اس بات پر کہ فلاں غلام میرا تھا اور میں نے اسے فلاں تاریخ کو آزاد کیا تھا اور ایسی تاریخ بتائے جو (بکر کی تاریخ سے) پہلے ہو۔
غلام کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ مال آزادی کے بعد کمایا ہے۔(لہٰذا یہ مال میرا ہے۔)(نتیجہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر30: غلام کے آقا کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام نے آزادی سے پہلے یہ مال کمایا تھا۔(لہٰذا اس کا یہ مال میرا ہے۔)
کسی آدمی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ باندی اس مالک سے	مسئلہ نمبر31: کسی باندی کے گواہ اس بات پر کہ میرا یہ بچہ اپنے

مالک سے پیدا ہوا ہے۔اور بچے کی پیدائش کا وقت نہ بتائے۔	خریدی ہے۔لہٰذا یہ باندی میری ہے۔اور یہ بھی خریدنے کی تاریخ نہ بتائے۔(انقروی)

مسئلہ نمبر 28: ولوقال المولیٰ: کاتبتک علی نفسک دون مالک،وقال المکاتب: علیهما،اواختلفافی قدرمدة التنجیم،فالقول للمولیٰ والبینة للعبد۔
مسئلہ نمبر 29: بینة زید علیٰ ان المیت معتوقہ بتاریخ سابق اولیٰ من بینة بکرعلیٰ ان المیت معتوقہ بتاریخ لاحق۔
مسئلہ نمبر 30: بینة المولیٰ علی ما حصلہ العبد من المال قبل عتقہ اولیٰ من بینة العبد ان ما حصلہ بعد العتق۔
مسئلہ نمبر 31: لوادعت امة انها ولدت من مولاها واقامت علیٰ ذالک بینة واقام رجل بینة انہ اشتراها من مولاها،فبینة الامة اولیٰ۔

28:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص65۔باب کتاب ا لنکاح،الناشر:الدار العربیہ للطباعۃ والنشر۔الطبعہ الاولیٰ1437ھ 2016ء

29:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص23 مسائل العتق

30:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص23 مسائل العتق۔۔31:۔فتاوی انقروی ص426 کتاب الشہادات،نوع فی المتفرقات

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر32: کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے میرے آقا نے فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے۔اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (آدمی کی ذکر کردہ تاریخ) سے پہلے ہو۔	کسی آدمی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام فلاں تاریخ کو اس کے مالک سے خریدا تھا اور یہ ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو غلام کی ذکر کردہ تاریخ کے بعد ہو۔(انقروی
مسئلہ نمبر33: کسی غلام کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں تاریخ کو یہ غلام اس کے مالک سے خریدا ہے،اور ایسی تاریخ بتائے جو (غلام کی ذکر کردہ تاریخ سے) پہلے ہو۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے مالک نے فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے اور یہ تاریخ خریدنے والے مدعی کی تاریخ کے بعد ہو۔(انقروی)
مسئلہ نمبر34: کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے میرے آقا نے فلاں تاریخ کو مدبر بنایا ہے۔(یعنی اس نے مجھے اس تاریخ کو	کسی آدمی کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام فلاں تاریخ کو اس کے مالک سے خریدا تھا۔جبکہ یہ تاریخ (غلام کی ذکر کردہ

کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) جب کہ یہ تاریخ دوسرے آدمی کی ذکر کردہ تاریخ سے پہلے ہو۔	تاریخ کے) بعد ہو۔)(انقروی)
مسئلہ نمبر35: کسی غلام کے گواہ اس بات پر مجھے میرے آقا بکر نے اُس وقت آزاد کیا تھا، کہ جب وہ میرا مالک تھا۔	زید کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔(انقروی)

مسئلہ نمبر 32: لوادعت امۃ، ولدت من مولاھاواقامت علی ذالک بینۃ واقام الرجل بینۃ انہ اشتراھا من مولاھا،فبینۃ الامۃ اولیٰ۔ وکذالک الجواب فی العتق والتدبیر اذا ارخاوتاریخ احدھما اسبق،یقضی لاسبقھما تاریخا۔
مسئلہ نمبر 33: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر34: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر35: وان شھد شھودالعبد ان فلانا اعتقہ وھو یملکہ ، وشھد شھودالآخر انہ عبدہ،قضی ببینۃ العتق۔

32:۔فتاویٰ انقروی ص426 کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر فی ترجیح البینۃ

33:۔ایضا محولہ بالا

34:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔35:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر36: زید کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ بکر (ا) نے مجھے آزاد کیا ہے۔ (انقروی)
مسئلہ نمبر37: زید مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے بکر نے اس وقت آزاد کیا تھا جب میں ان کے قبضے میں تھا۔(انقروی)
مسئلہ نمبر38: کسی غلام کے گواہ اس بات پر کہ زید جو مجھ پر غلامی کا دعویٰ کر رہا ہے۔اس کے والد نے مجھے آزاد کیا تھا۔	زید مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام مجھے میرے والد نے بچپن میں ہبہ کیا تھا۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 36: اذااقام عبد البینۃ ان مولاہ اعتقہ وھو ینکراواقر واقام آخر بینۃ انہ عبدہ،قضی للذی اقام البینۃ انہ عبدہ،وکذالک لوشھدوا ان فلانا اعتقہ وھو فی یدہ،یقضی للذی اقام البینۃ انہ عبدہ۔

مسئلہ نمبر 37: ذااقام عبد البینۃ ان مولاہ اعتقہ وھو ینکراواقر واقام آخر بینۃ انہ عبدہ،قضی للذی اقام البینۃ انہ عبدہ،وکذالک لوشھدوا ان فلانا اعتقہ وھو فی یدہ،یقضی للذی اقام البینۃ انہ عبدہ۔

مسئلہ نمبر 38: بینۃ العبد علیٰ ان اب المدعی کان اعتقہ اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان اباہ کان فی صغرہ وھبہ العبد۔

36:۔فتاوی انقروی ص426 کتاب الشہادات،نوع فی المتفرقات

37:۔ایضا محولہ بالا

38:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص21 مسائل العتق

حاشیہ: ۔اِس مسئلے اور گزشتہ مسئلے میں فرق یہ ہے کہ وہاں اس نے کہا تھا کہ مجھے اس حال میں آزاد کیا ہے وہ میرا غلام تھا۔اور یہاں ایسا نہیں کہا ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر39: قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید میرا غلام تھا اور نے اس کو اس وقت آزاد کیا تھا جب میں اس کا مالک تھا۔جب کہ زید بھی اس کی تصدیق کرتا ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید کو میں نے آزاد کیا ہے،جب کہ زید اس کو اس معاملے میں جھوٹا سمجھتا ہو۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر40: کسی مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غانم میرا غلام ہے اور میں نے اس کو اس وقت آزاد کیا تھا کہ جب میں اس کا مالک تھا۔اور غانم بھی اس بات کی تصدیق کرے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غانم کو میں نے آزاد کیا ہے جبکہ غانم اس کو اس معاملے میں جھوٹا سمجھتا ہو۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر41: کسی مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید حرُّالاصل (یعنی اصلاآزاد) ہے۔میں نے اس کے ساتھ وہ خاص دوستی قائم کی ہے،جس کو شریعت میں عقد موالاۃ کہا جاتا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید میرا غلام تھا اور میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر42: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر یہ غلام میرا	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔میں نے اس کو

ہے۔	مکاتب بنایا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 39: عبدفی یدی رجل،اقام رجل البینۃ انہ لہ اعتقہ،واقام آخر البینۃ انہ اعتقہ وھو یملکہ فان صدق العبد احدھما،فبینتہ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 40: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 41: عبدفی یدی رجل اقام رجل البینۃ انہ لہ اعتقہ،واقام آخر البینۃ انہ حر وانہ والاہ وعاقدہ،فصاحب الموالاۃاولیٰ۔

مسئلہ نمبر42: بینۃ الخارج علیٰ ان العبد عبدہ اولیٰ من بینۃ ذی الید علیٰ ان العبد ملکہ کاتبہ۔

39:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص93مسائل متفرقہ

40:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔41:۔ایضا محولہ بالا

42:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص24مسائل العتق

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر43: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام کو میں نے اس وقت آزاد کیا تھا جب کہ میں اس کا مالک تھا۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر44: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔اور میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔	ایک دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے اور میرے قبضے میں پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر45: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔	ایک دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔(اور یہ میرا غلام ہے۔) (ہندیہ)
مسئلہ نمبر46: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔اور میں نے اس کو مدبر بنایا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔(اور میرا غلام ہے۔)(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 43: الخارج وذوالید اذا اقاما البینۃ علی نتاج العبد والخارج یدعی الاعتاق ایضا فھو اولیٰ، وکذالک لوادعیاہ وھو فی ید ثالث واحدھما یدعی الاعتاق ایضا (یعنی فھو اولیٰ) لان النتاج مع العتق اکثر اثباتا.

مسئلہ نمبر 44: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 45: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 46: لوادعی الخارج التدبیر اوالاستیلاد مع النتاج ایضا،وذوالید مع النتاج عتقا باتافھو اولیٰ۔

43:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص88 کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

44:۔ایضا محولہ بالا

45:۔ایضا محولہ بالا

46:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 47: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کو مکمل آزاد کیا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات کہ یہ غلام میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔اور میں نے اس کو مدبر بنایا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 48: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ملکیت میں پیدا ہوئی ہے اور میں نے اس کو مکمل آزد کیا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میرے ہاں پیدا ہوئی ہے اور اس کا بچہ مجھ سے پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 49: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میں نے اتنی رقم پر خریدی ہے۔پھر اس کو آزد کیا ہے۔	ایک اور مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس باندی کو قابض سے اتنی رقم پر خریدی ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 50: غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اپنے مالک نے آزاد کیا ہے یا مجھے کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام کے مالک نے یہ غلام مجھے فروخت کیا ہے۔اور میں نے اس پر قبضہ نہیں کیا ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر47: لوادعی الخارج التدبیر اوالاستیلاد مع النتاج ایضا،وذوالید مع النتاج عتقا باتافھو اولیٰ۔
مسئلہ نمبر48: بینۃ ذی الید علیٰ ان الأمۃ نتجت فی ملکہ واعتقھا باتا اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انھا نتجت عندہ واستولدھا۔
مسئلہ نمبر 49: رجل ادعیٰ امۃ فی یدی رجل انہ اشتراھا من صاحب الیدبالف درھم،وانہ اعتقھاواقام علیٰ ذلک بینۃ، واقام آخر بینۃ انہ اشتراھا من صاحب الید بالف درھم، ولم یذکر الاعتاق،فصاحب العتق اولیٰ۔
مسئلہ نمبر 50: رجل لہ عبد،اقام العبد بینۃ ان المولیٰ اعتقہ اودبرہ،واقام رجل آخر بینۃ ان المولیٰ باع العبد منہ بالف درھم،فان لم یکن المشتری قبض العبدمنہ فبینۃ العبد اولیٰ،وان کان المشتری قبض العبد فبینۃ المشتری اولیٰ، واذا ارّخ وتاریخ احدھما اسبق،یقضی لاسبقھما تاریخا۔

47:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص88 کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

48:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص45 مسائل العتق

49:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص93 مسائل متفرقہ۔۔۔50:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر51: قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام کے مالک نے یہ غلام مجھے ہزار روپے میں فروخت کیا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ مجھے اس مالک نے آزاد کیا ہے۔یا مجھے یہ کہا ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر52: غلام کے گواہ اس بات پر کہ فلاں تاریخ کو مجھے میرے مالک نے آزد کیا ہے یا اس نے مجھے کہا ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔جب کہ یہ تاریخ(مدعی غیر قابض کی ذکر کردہ تاریخ سے) پہلے ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام کے مالک نے فلاں تاریخ کو یہ غلام مجھے فروخت کیا ہے۔اور یہ تاریخ(غلام کی ذکر کردہ تاریخ کے) بعد ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر53: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام کے مالک نے مجھے یہ غلام فلاں تاریخ کو ہزار روپے کے عوض فروخت کیا ہے اور ایسی تاریخ بتائے جو(غلام کی بیان کردہ تاریخ	غلام کے گواہ اس بات پر کہ میرے مالک نے فلاں تاریخ کو مجھے آزاد کیا ہے یا مدبر بنایا ہے،(یعنی مجھے یہ کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے)اور ایسی تاریخ بتائے(جو مدعی کی بیان

سے) پہلے ہو۔	کردہ تاریخ کے) بعد ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 51: رجل لہ عبد،اقام العبد بینۃ ان المولیٰ اعتقہ اودبرہ،واقام رجل آخر بینۃ ان المولیٰ باع العبد منہ بالف درھم،فان لم یکن المشتری قبض العبدمنہ فبینۃ العبد اولیٰ،وان کان المشتری قبض العبد فبینۃ المشتری اولیٰ، واذا ارّخ وتاریخ احدھما اسبق،یقضی لاسبقھما تاریخا.

مسئلہ نمبر 52: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر53: ایضا محولہ بالا

51:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص93 مسائل متفرقہ

52:۔ایضا محولہ بالا

53:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 54: مالک کے گواہ اس بات پر کہ میں اس غلام کا مالک ہوں اور میں نے اس کو کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔	ایک اور مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں اس غلام کا مالک ہوں ا ور میں نے اس کو مکاتب بنایا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 55: باندی کے گواہ اس بات پر کہ میرا یہ بچہ اپنے مالک سے پیدا ہوا ہے۔	خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ باندی اس کے مالک سے خریدی ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 56: خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اس باندی کو حاملہ ہونے سے تین سال پہلے (ا) اس کے مالک زید سے خریدی ہے۔	باندی کے گواہ اس بات پر کہ میرا یہ بچہ اپنے مالک زید سے پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 54: لوادعیٰ احدھما انہ دبرہ وھو یملکہ،واقام علی ذالک بینۃ، وادعی الاخر انہ کاتبہ وھو یملکہ کانت التدبیر اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 55: لوادعت امۃ انہا ولدت من مولاھا واقام علی ذالک بینۃ، واقام رجل آخر بینۃ انہ اشتراھا من مولاھا،فبینۃ الامۃ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 56: لوادعت امۃ انہا ولدت من مولاھا واقامت علی ذالک بینۃ واقام رجل آخر بینۃ انہ اشترھا من مولاھا، فبینۃ الامۃ اولیٰ ،سواء کانت فی قبض المشتری اولم تکن فی قبضہ، ولووقتت بینۃ المشتری وقتا قبل الحبل بثلاث سنین کانت بینۃ المشتری اولی۔

54:۔الفتاوی الھندیۃ ج4، ص77 الباب التاسع

55:۔ایضا محولہ بالا ص93 مسائل متفرقۃ

56:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔۱ ے مطلب یہ ہے کہ حمل کی اکثر مدت گزر چکی ہے۔لہٰذا یہ بچہ اس کے مالک کا نہیں ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 57: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں اس باندی کا مالک ہوں[1] ور میں نے اس کو یہ کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔	ایک اور مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں اس باندی کا مالک ہوں[1] ور مجھ سے اس کا بچہ پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 58: زید کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ بکر نے مجھے آزاد کیا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 59: غلام کے گواہ اس بات پر کہ بکر نے مجھے آزاد کیا ہے اور وہ میرا مالک تھا۔	زید کے گواہ اس بات پر کہ تم میرے غلام ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 60: غلام کے گواہ اس بات پر کہ بکر میرا مالک ہے اور اس نے مجھے مدبر بنایا ہے۔	زید کے گواہ اس بات پر کہ تم میرے غلام ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 57: امۃ فی یدرجل اقام البینۃ انہ دبرھا وھویملکھا، واقام آخر البینۃ انہا ولدت منہ وھو یملکھا واقام آخر علی مثل ذالک فھی للذی فی یدہ ۔

مسئلہ نمبر 58: واذااقام عبد البینۃ ان فلانا ینکر اویقر اعتقنی، واقام آخر البینۃ انہ عبدہ،قضیت بہ للذی اقام البینۃ انہ عبدہ۔

مسئلہ نمبر 59: وان شھد شھودالعدل ان فلانا اعتقہ وھو یملکہ ،وشھد شھودالآخر انہ عبدہ،قضی ببینۃ العتق۔

مسئلہ نمبر 60: لواقام العبد بینۃ ان فلانا دبرہ وھو یملکہ،واقام رجل آخر بینۃ انہ عبدہ،قضی ببینۃ التدبیر۔

57:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص94 کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔

58:۔ایضا محولہ بالا

59:۔ایضا محولہ بالا

60:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 61: مالک کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے اور میں نے اس کو آزاد کیا ہے۔	ایک اور آدمی کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 62: مالک کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔ اور میں نے اس کو کہا ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو۔	ایک اور آدمی کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 63: زید کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ بکر میرا مالک ہے اور اس نے مجھے مکاتب بنایا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 61: ولوان المولی اقام بینۃ علی انہ عبدہ اعتقہ واقام رجل آخر بینۃ انہ عبدہ ، قضی ببینۃ العتق۔

مسئلہ نمبر 62: لواقام المولیٰ بنفسہ بینۃ انہ عبدہ دبرہ ، واقام الآخر بینۃ انہ عبدہ، یقضی ببینۃ المولیٰ۔

مسئلہ نمبر 63: ولواقام العبدبینۃ ان فلانا کاتبہ وھو یملکہ، واقام آخر بینۃ انہ عبدہ،یقضی للذی اقام البینۃ انہ عبدہ۔

61:۔الفتاوی الھندیہ ج4، ص94 کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

62:۔الفتاوی الھندیہ ج4، ص94 کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

63:۔ایضا محولہ بالا

باب چہارم:

فصل دوم:۔ نسب کے مسائل

اس فصل میں کل بیس(20) مسائل ہیں۔ یہ بیس(20) مسائل پانچ(5) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل دوم:

نسب کے مسائل۔

کل کتب(5) کل

مسائل(20)

کتب	مسائل
(1) تنقیح	(1) دو(2) مسائل
(2) نتیجہ	(2) ایک (1) مسئلہ
(3) انقروی	(3) تین(3) مسائل
(4) قاضی خان	(4) پانچ(5) مسائل
(5) ہندیہ	(5) نو(9) مسائل

فصل دوم:۔ نسب کے مسائل

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1: نسب کا دعویٰ کرنے والے کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا باپ (ا) کی طرف سے چچا ہوں اور اس میت کا دادا زید تھا۔	ایک اور شخص کے گواہ اس بات پر کہ اس میت کا دادا عمر تھا۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 2: مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا بیٹا ہوں ا ور میرے علاوہ اس کا کوئی اور وارث نہیں ہے۔	ایک اور مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں اس میت کا چچا ہوں اور میرے علاوہ اس کا کوئی اور وارث نہیں ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 3: ایک ایسی عورت کے گواہ جس کے قبضے میں ایک بچہ ہو اور وہ یہ کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔	ایک اور عورت کے گواہ جس کے قبضے میں یہ بچہ نہ ہو اور وہ دعویٰ کرتی ہو کہ یہ بچہ میرا بیٹا ہے۔(نتیجہ وطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر 1: بینۃ المدعی انہ ابن عم المیت لابیہ مع ذکرالنسب اولیٰ من بینۃ المدعیٰ علیہ ان المیت فلان آخر۔

مسئلہ نمبر 2: بینۃ مدعی البنوۃ اولیٰ فی حق الارث فیما لوبرھن واحد انہ عم المیت وآخر انہ اخوہ وآخر انہ ابنہ،وکل قال لاوارث لہ غیرہ،فیقضی بنسب الکل والمیراث للابن فقط۔

مسئلہ نمبر 3: بینۃ المرأۃ علیٰ صغیر فی یدھا،انہ ابنھااولیٰ من بینۃ خارجۃ علی ان ھذاالصغیر ابنھا۔

1:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1292ھ کتاب الشہادۃ جلد1 ص599: الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ۔بدون الطبعہ وبدون التاریخ

2:۔ایضا محولہ بالا

3:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص28، مسائل النسب

حاشیہ:۔۱ یعنی میں اور میت کا باپ ہم دونوں باپ شریک بھائی ہیں۔۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر4: ایسا شخص جس کے قبضے میں ایک بچہ ہو، اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔	ایک اور شخص کے گواہ جس کے قبضے میں وہ بچہ نہ ہو اور دعویٰ کرے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر5: ایک بالغ لڑکے کے گواہ اس بات پر کہ یہ آدمی میرا باپ ہے۔	ایک اور آدمی اور اسکی بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ ہمارا بیٹا ہے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر6: ایک ایسا شخص جس کے قبضے میں ایک بچہ ہو، اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بچہ اس عورت سے میرا بیٹا ہے۔	ایک اور آدمی کے گواہ جس کے قبضے میں وہ بچہ نہ ہو اور دعویٰ کرے کہ یہ اس بیوی سے میرا بیٹا ہے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر7: مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا باپ کی طرف سے چچازاد بھائی ہوں۱ ور جس دادا پر یہ نسب جا کر ملتا ہے۔ یہ گواہ اس کا نام ذکر کرے۔(تو مطلب یہ ہوا کہ میت کا والد اور مدعی کا والد، باپ شریک بھائی تھے اور دادا کا نام حاتم تھا۔(مثلا)	مدعا علیہ کے گواہ اس بات پر کہ جس دادا پر یہ نسب جا کر ملتا ہے وہ حسن تھا۔(مثلا) حاتم نہیں تھا۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 4: اذاکان الصبی فی یدی رجل،یدعی انہ ابنہ ویقیم علی ذالک بینۃ ورجل آخریقیم بینۃ انہ ابنہ،قضی لصاحب الید۔

مسئلہ نمبر 5: غلام احتلم،فادعیٰ رجل وامرأتہ انہ ابنہما وادعی الغلام علیٰ رجل آخر،انہ ابنہ،فبینۃ الغلام اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 6: ولواقام صاحب الید بینۃ انہ ابنہ من امرأتہ ھٰذہ واقام رجل آخر انہ ابنہ من امرأتہ ھذہ، قضی للذی فی یدیہ۔

مسئلہ نمبر7: رجل ادعیٰ ارثا عن میت وزعم انہ ابن عم المیت لابیہ واقام البینۃ علی النسب ، وذکر الشھود اسم ابیہ وجدہ واسم ابی المیت وجدہ کما ھو الرسم، والمدعیٰ علیہ اقام البنیۃ ان جدالمیت کان فلانا غیرما اثبتہ المدعی، لاتقبل بینۃ المدعیٰ علیہ،

4:۔فتاوی انقروی ج1، ص426

5:۔ایضا محولہ بالا۔۔6:۔ایضا محولہ بالا

7:۔فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص 321 جلد 2 کتاب الدعوی والبینات، باب ما یبطل دعوی المدعی قبل القضاء او بعدہ۔الناشر دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعہ الاولیٰ 2010ء

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مدعیٰ علیہ کے گواہ اس بات پر کہ اس میت نے اقرار کیا تھا کہ میں اس آدمی (یعنی مدعی) کا ماں شریک بھائی ہوں۔(قاضی خان)	مسئلہ نمبر 8: مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا باپ شریک بھائی ہوں، جو فلاں بن فلاں تھا۔
مدعیٰ علیہ کے گواہ اس بات پر کہ اس میت نے اقرار کیا تھا کہ میں اس آدمی یعنی مدعی کا ماں کی طرف سے چچازاد بھائی ہوں۔ (لہذا میت کا والد اور مدعی کا والد ماں شریک بھائی تھے۔) (قاضی خان)	مسئلہ نمبر 9: مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا باپ کی طرف سے چچازاد بھائی ہوں اور جس دادا پر یہ نسب جا کر ملتا ہے۔اسی طرح اس کا نام ذکر کرے۔
مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا باپ کی طرف سے چچازاد بھائی ہوں اور ہمارا دادا فلاں تھا۔(قاضی خان)	مسئلہ نمبر 10: مدعیٰ علیہ کے گواہ اس بات پر کہ فلاں قاضی نے اس مدعی کے لئے ایسے نسب کا فیصلہ کیا ہے کہ جس نسب کا مدعی ابھی دعویٰ کرتا ہے۔وہ اس نسب کے برعکس ہے۔

لان البينات للاثبات لاللنفی، وبينۃ المدعیٰ عليہ قامت علی النفی ، وھو ليس بخصم فی اثبات اسم جدالمدعی ھو كما لوادعیٰ ميراثا عن ابيہ واقام المدعیٰ عليہ البينۃ ان اباالمدعی رجل آخر غير الذی يدعيہ المدعی وثمۃ، لاتقبل بينۃ المدعیٰ عليہ۔

مسئلہ نمبر 8: رجل ادعیٰ ارثا عن ميت وزعم انہ ابن عم الميت لابيہ واقام البينۃ علی النسب ، وذكر الشھود اسم ابيہ وجدہ واسم ابی الميت وجدہ كما ھو الرسم، والمدعیٰ عليہ اقام البنيۃ ان جدالميت كان فلانا غيرما اثبتہ المدعی، لاتقبل بينۃ المدعیٰ عليہ، لان البينات للاثبات لاللنفی، وبينۃ المدعیٰ عليہ قامت علی النفی ، وھو ليس بخصم فی اثبات اسم جدالمدعی ھو كما لوادعیٰ ميراثا عن ابيہ واقام المدعیٰ عليہ البينۃ ان اباالمدعی رجل آخر غير الذی يدعيہ المدعی وثمۃ، لاتقبل بينۃ المدعیٰ عليہ۔

مسئلہ نمبر 9: ولوادعیٰ ميراثا عن رجل،وذكر انہ ابن عم الميت لابيہ،وذكرالاسامی الی الجد الاعلیٰ،فاقام المدعیٰ عليہ بينۃ ان اباالمدعی ھذا كان يقول فی حياتہ: انا اخوفلان لامہ لابيہ،لاتقبل بينۃ المدعیٰ عليہ،الااذااقام المدعیٰ عليہ البينۃ ان قاضياقضی باثبات نسب ابيہ من فلان آخر غير الذی ادعاہ المدعی۔

مسئلہ نمبر 10: ايضا محولہ بالا

8:۔تاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص 321 جلد 2 کتاب الدعوی والبینات، باب ما یبطل دعوی المدعی قبل القضاء اوبعدہ۔الناشر دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،الطبعہ الاولی 2010ء

9:۔ایضا محولہ بالا

10:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 11: ایک ایسی عورت جس کے قبضے میں ایک بچہ ہو۔ وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ زید نے مجھ سے فلاں تاریخ کو نکاح کیا تھا۔اور یہ بچہ اس کا بیٹا ہے۔	زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ زید اس تاریخ سے بہت پہلے مارا گیا تھا۔(قاضی خان)
مسئلہ نمبر 12: کسی شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ بچہ اس فلاں عورت سے میرا بیٹا ہے، جو مر چکی ہے۔اور اس کی میراث میری ہے۔	اس لڑکے کے گواہ اس بات پر کہ میں کسی اور آدمی کا بیٹا ہوں۔ جبکہ وہ آدمی اس کو بیٹا ماننے سے منکر ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 13: زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ لڑکا میرا بیٹا ہے اور اس کا مقصد یہ ہو کہ میرا نان نفقہ اس پر مقرر ہو جائے۔	اس لڑکے کے گواہ اس بات پر کہ میں بکر کا بیٹا ہوں۔ جبکہ بکر اس کو بیٹا ماننے سے منکر ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 11: بینۃ المرأۃ ومعھا صبی علیٰ ان زیداتزوجھا یوم کذا،وھذا ابنہ اولیٰ من بینۃ الورثۃ علیٰ ان زیدا قتل قبل ذالک الیوم۔

مسئلہ نمبر 12: رجل اقام البینۃ ان ھذا ابنی من فلانۃ المیتۃ، ولی فی میراثھا حق،واقام الابن البینۃ انہ ابن رجل آخرمن امرأتہ، والآخر ینکر،یحکم ببینۃ مدعی المیراث ،ویثبت نسبہ منہ۔

مسئلہ نمبر 13: لوان رجلا محتاجا ، ادعیٰ علیٰ غلام موسرانہ ابنہ لیثبت نسبہ منہ ویفرض لہ النفقۃ علیہ،واقام علیٰ ذالک بینۃ ،والغلام یجحدذالک،واقام الغلام بینۃ انہ ابن فلان یسمی رجلاآخر،وفلان یجحد،فالبینۃ بینۃ الاب،وقضی لہ علی الغلام بالنفقۃ۔

11:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 21، مسائل النسب

12:۔الفتاوی الھندیہ ج 4، ص 136 کتاب الدعوی الفصل الحادی العشر: فی تحمیل النسب علی الغیر وما یناسب ذالک

13:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 14: زید جو کہ ایک لڑکی کا چچا ہے، اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بکر اس لڑکی کا بھائی ہے۔ لہٰذا اس کا نان نفقہ اس پر لازم ہے۔	اس لڑکی کے گواہ اس بات پر کہ یہ زید میرا چچا ہے۔ لہٰذا میرا نان نفقہ اس پر لازم ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 15: ایک بالغ لڑکا ایک مرد اور ایک عورت پر گواہ پیش کرے کہ میں ان دونوں کا بیٹا ہوں۔	ایک اور آدمی اور ایک عورت کے گواہ اس بات پر کہ یہ لڑکا ہمارا بیٹا ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 16: ایک غیر مسلم بالغ لڑکا ایک غیر مسلم مرد اور غیر مسلم عورت کے خلاف دو مسلمان گواہ پیش کرے کہ میں ان دونوں کا بیٹا ہوں۔	ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے گواہ اس بات پر کہ یہ لڑکا ہمارا بیٹا ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 17: ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے گواہ اس بات پر کہ یہ لڑکا ہمارا بیٹا ہے۔	ایک لڑکے کے غیر مسلم گواہ اس بات پر کہ میں فلاں غیر مسلم مرد اور فلاں غیر مسلم عورت کا بیٹا ہوں۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر14: ولواقامت علیٰ رجل انہ عمھاترید النفقۃ،واقام العم علیٰ آخران ھذا اخوھا، برئی العم من النفقۃ ویفرض علی الاخ ان شاءت۔

مسئلہ نمبر 15: غلام احتلم،اقام البینۃ علیٰ رجل وامرأۃ انہ ابنہ،واقام رجل آخروامرأۃ البینۃ ان الغلام ابنھما،فبینۃ الغلام اولیٰ ویثبت نسبہ من اللذین ادعاھما الغلام۔

مسئلہ نمبر 16: ولوکان الغلام نصرانیا واقام بینۃ مسلمۃ علیٰ نصرانی ونصرانیۃ انہ ابنھما، واقام مسلم ومسلمۃ بینۃ علیٰ ذالک،فبینۃ الغلام اولیٰ،وتترجح علیٰ بینۃ مدعی الاسلام ولوکانت بینۃ الغلام نصرانیۃ ،فبینۃ المسلم اولیٰ،ویجبر الغلام علی الاسلام ۔

مسئلہ نمبر 17: ایضا محولہ بالا۔

14:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص 136 کتاب الدعوی الفصل الحادی العشر: فی تحمیل النسب علی الغیر ومایناسب ذالک

15:۔ایضا محولہ بالا

16:۔ایضا محولہ بالا ص137۔۔۔17:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 18: ایک غلام کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام فلاں باندی سے اس آقا کا بیٹا ہے۔اور وہ عورت اس کی بیوی ہے۔(ا)	آقا کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری اس باندی سے میرا بیٹا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 19: ایک لڑکے کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا بیٹا ہوں۔اسکی باندی سے جو میری ماں ہے، اسکی ملکیت میں پیدا ہوا ہوں ا وراس نے اسکا اقرار بھی کیا ہے۔	ایک شخص کے گواہ اس بات پر کہ یہ لڑکا میرا غلام ہے اور اسکی ماں میری باندی ہے اور اسکا نکاح میں نے اپنے غلام (جو مر چکا ہے) سے کروایا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 20: ایک لڑکے کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں میت کا بیٹا ہوں۔اسکی باندی سے جو میری ماں ہے، اسکی ملکیت میں پیدا ہوا ہوں ا وراس نے اسکا اقرار بھی کیا ہے۔	ایک اور آدمی کے گواہ اس بات پر کہ یہ لڑکا میرا غلام ہے اور اسکی ماں میری باندی ہے۔میں نے اس کا نکاح اپنے غلام سے کرایا ہے۔جبکہ وہ غلام اسکا منکر ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 18: ولواقام العبد البنیۃ انہ ابنہ من ھذہ الامۃ وھی زوجتہ،واقام المولیٰ البینۃ انہ ابنہ منھا،فالبینۃ بینۃ العبد،الا انہ یعتق باقرار المولیٰ،وتصیر الجاریۃ بمنزلۃ ام الولد.
مسئلہ نمبر 19: ولوان رجلا مات وترک مالا،فاقام الغلام بینۃ انہ ابن المیت من امتہ فلانۃ ولدتہ فی ملکہ واقربذالک،واقام رجل البینۃ ان الغلام عبدہ،وامہ امتہ زوجھا من عبدہ فلان،ولدت ھذاالغلام علی فراشہ،والعبد حیی یدعی،قضیت للعبد بالنسب،وقضیت بالام ان کانت حیۃ للمدعی،وان کان العبد میتا،اوکان حیا،الا انہ انکر النکاح،فان نسب الغلام یثبت من المیت الذی اقام الغلام البینۃ انہ ابنہ ویرث منہ، ویقضی بالامۃ للمیت،وتصیر ام ولد لہ، ویحکم بعتقھا بموتہ۔
مسئلہ نمبر 20:ایضا محولہ بالا

18:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص137 کتاب الدعوی الفصل الحادی العشر: فی تحمیل النسب علی الغیر ومایناسب ذالک

19:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔20:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ [1] یہ اصل کتاب کا ترجمہ ہے۔ لیکن یہ مسئلہ حوالے اور واقعہ دونوں سے مختلف ہے۔ کاتب نے اس میں بڑی غلطی کی ہے اور یہ مسئلہ ہندیہ کتاب نے اس طریقے سے ذکر کیا ہے۔ اگر غلام گواہ پیش کرے کہ یہ لڑکا میری اس باندی بیوی سے میرا بیٹا ہے اور مالک نے گواہ پیش کئے کہ یہ لڑکا میری اس باندی سے میرا بیٹا ہے۔ تو غلام کے گواہ اولیٰ ہیں۔ لیکن یہ لڑکا مالک پر اقرار کی وجہ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور یہ باندی بھی مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی۔ ۱۲مترجم

باب چہارم:

فصل سوم:۔ حد کے مسائل

اس فصل میں صرف ایک (1) مسئلہ ہے۔ یہ ایک (1) مسئلہ ایک (1) کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل سوم: حد کے مسائل۔

کل کتب(1) کل مسائل(1)

(1) ہندیہ	(1) مسئلہ ایک(1)

فصل سوم:۔ حد کا مسئلہ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1: ایسا شخص جس پر زید نے زنا کی تہمت لگائی ہو۔ یعنی اس کی طرف زنا کی نسبت کی ہو۔ وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ فلاں آدمی نے اس زید کو آزاد کیا ہے۔ (لہٰذا اس پر حد قذف (اسی ۸۰) کوڑے جاری کئے جائے۔)	زید کے گواہ اس بات پر کہ میں ابھی تک فلاں آدمی کا غلام ہوں۔ لہٰذا مجھے آدھے کوڑے (یعنی ۴۰ چالیس) کوڑے لگائی جائے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر1:اذاقذف محصنا حتیٰ وجب علیہ الحد،فقال القاذف: انا عبدوعلیّ نصف حدالقذف،وقال المقذوف: لا،بل اعتقک مولاک ولی علیک حدالاحرار،واقام بینۃ علیٰ ذالک تقبل،ویقضی بالعتق۔

1:۔الفتاوی الھندیۃ، لجنۃ من علماء الھند ج3، ص474 کتاب ادب القاضی الباب الحادی والثلاثون، فی القضاء علی الغائب۔ الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولی 1430، 1429ھ 2009ء

باب چہارم:

فصل چہارم:۔ شرکت کے مسائل

اس فصل میں کل تئیس (23) مسائل ہیں۔ یہ تئیس (23) مسائل دو (2) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل چہارم: ۔ شرکت کے مسائل۔

کل کتب (2)

کل مسائل (23)

(1) تنقیح	(1) تین (3) مسائل
(2) غانم	(2) بیس (20) مسائل

فصل چہارم:۔ شرکت کے مسائل☆

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر1: ان دونوں آدمیوں میں سے جنہوں نے مال میں شرکت کی تھی، ایک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز شرکت کے لیے خریدی گئی تھی۔ (لہٰذا ہم دونوں اس میں شریک ہیں۔)	دوسرا شریک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز ہماری شرکت ختم ہونے کے بعد خریدی گئی ہے۔ لہٰذا یہ ہم دونوں سے اسی کی ہے جس کے حکم پر خریدی گئی ہے۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر2: اس شریک کے گواہ جس نے وکیل کو حکم نہیں دیا (کہ یہ چیز ہمارے لیے خرید لے) یہ گواہ پیش کرے اس بات پر کہ یہ چیز ہماری شرکت ختم ہونے سے پہلے خریدی گئی ہے۔ (لہٰذا ہم دونوں اس میں شریک ہیں۔)	دوسرا شریک جس نے وکیل کو اس چیز کے خریدنے کا حکم دیا ہے۔ یہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز ہماری شرکت ختم ہونے کے بعد خریدی گئی ہے۔ (لہذا یہ خاص ہے۔ ہم دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ۔) (تنقیح)
مسئلہ نمبر3: ایسا شخص جس کے قبضے میں مال نہ ہو۔ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے زید (جو کہ فوت ہو چکا ہے) کے ساتھ شرکت مفاوضہ کی ہے۔	زید کے ورثاء اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال زید کیطرف سے ہمیں میراث میں ملا ہے۔ اس میں شرکت نہیں ہے۔ (تنقیح)

مسئلہ نمبر1: بینۃ الآمر اولیٰ فیما لوامر احدالشریکین رجلا بشراء عبد وانہ اشتراہ قبل تفرقھما حتیٰ یکون للشرکۃ وبرھن الآخر انہ عبدہ لیکون لآمر وحدہ۔

مسئلہ نمبر2: بینۃ غیر الآمر اولیٰ فیما لوبرھن الآمر ان الشراء بعد التفرق لیکون العبد لہ خاصۃ۔

مسئلہ نمبر 3: بینۃ الخارج علی الشرکۃ المفاوضۃ مع المیت اولیٰ من بینۃ الورثۃ انہ ترک المال میراثابلاشرکۃ۔

1:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص597 ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

2:۔ ایضا محولہ بالا

3:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔☆اس باب کے مسائل کے لئے وہ حاشیہ دیکھنا چاہئیے جو میں نے پہلی کتاب کے شرکت کے عنوان پر لکھا ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 4:ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی کے گواہ۔ جنہوں نے شرکت مفاوضہ کی ہو اور اس آدمی نے دوسرے وکیل کو حکم دیا کہ یہ چیز ہمارے لیے خرید لے،تو اس نے خرید لی۔اب اس نے اس بات پر گواہ پیش کئے کہ یہ چیز ہماری شرکت کے لیے خریدی گئی ہے۔(لہذا ہم دونوں اس میں شریک ہیں۔)	دوسرا شریک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز تیرے حکم پر خریدی گئی ہے اور آپ نے ہماری شرکت ختم ہونے کے بعد یہ حکم دیا تھا۔(لہذا یہ آپ ہی کے لیے خریدی گئی ہے۔میں اس میں ایک پیسہ بھی نہیں دونگا۔(غانم)
مسئلہ نمبر 5: ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی کے گواہ۔ جنہوں نے شرکت مفاوضہ کی ہو اور اس نے وکیل کو حکم نہیں دیا کہ یہ چیز ہمارے لیے خرید لے۔وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز ہماری شرکت کی حالت وقت میں خریدی گئی ہے۔(لہذا ہم دونوں اس میں شریک ہیں۔)	دوسرا شریک جس نے اس چیز کے خریدنے کا حکم دیا ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز ہماری شرکت ختم ہونے کے بعد خریدی گئی ہے۔(لہذا یہ صرف میرا ہی ہے۔)(غانم)

مسئلہ نمبر 4: ولوامر احدالمتفاوضین رجلین لیشتریان عبدالھما، وسمی جنس العبد والثمن،فاشتریاہ وقد افترق المتفاوضان عن الشرکۃ،فقال الآمر: اشتریاہ بعد التفرق فھو لی خاصۃ،وقال الآخر: اشتریاہ قبل التفرق فھو بیننا،کان القول قول الآمر والبینۃ بینۃ الآخر،ان اقاما البینۃ ۔ وان قال الآمر:اشریاہ قبل الفرقۃ، وقال الآخر: اشتریاہ بعد الفرقۃ،کان القول قول الذی لم یامر،والبینۃ بینۃ الآخر،ولوکان ھذا فی شرکۃ العنان فھو کذالک۔

مسئلہ نمبر5: ایضا محولہ بالا

4:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ ص 143

5:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 6:ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی، جو شرکت عنان میں شریک تھے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میرے کہنے پر شرکت کے لیے خریدی گئی تھی۔(لہذا ہم دونوں اس میں شریک ہیں۔)	دوسرا شریک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز ہماری شرکت کی جدائی کے بعد خریدی گئی ہے۔لہذا یہ صرف اسی کی ہے جس کے کہنے پر خریدی ہے۔(غانم)
مسئلہ نمبر 7:ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جو شرکت عنان میں شریک تھے اور اس نے (وکیل کو) یہ حکم نہیں دیا تھا کہ یہ چیز ہمارے لیے خرید لے۔اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز شرکت کے لیے خریدی گئی ہے۔	دوسرا شریک جس کے کہنے پر یہ چیز خریدی گئی ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز ہماری شرکت ختم ہونے کے بعد خریدی گئی ہے۔(لہذا یہ صرف میرا ہی ہے۔)(غانم)

مسئلہ نمبر6: ولوامر احدالمتفاوضین رجلین لیشتریان عبدالھما، وسمی جنس العبد والثمن،فاشتریاہ وقد افترق المتفاوضان عن الشرکۃ،فقال الآمر: اشتریاہ بعد التفرق فھو لی خاصۃ،وقال الآخر: اشتریاہ قبل التفرق فھو بیننا،کان القول قول الآمر والبینۃ بینۃ الآخر،ان اقاما البینۃ ۔ وان قال الآمر:اشریاہ قبل الفرقۃ، وقال الآخر: اشتریاہ بعد الفرقۃ،کان القول قول الذی لم یامر،والبینۃ بینۃ الآخر،ولوکان ھذا فی شرکۃ العنان فھو کذالک.

مسئلہ نمبر7: ایضا محولہ بالا

6:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ ص 143

7:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 8: ایک ایسا شخص (۱) جس کے قبضے میں مال نہ ہو۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے زید کیساتھ شرکت مفاوضہ کی تھی۔لیکن اب وہ مر چکا ہے اور اسکا جو مال اولاد کے قبضے میں آچکا ہے، یہ مال ہماری شرکت کا ہے۔	زید کے ورثاء اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہمارا باپ زید مر چکا ہے اور یہ مال ہمارے لیے بطور میراث چھوڑا ہے۔(غانم)
مسئلہ نمبر 9: زید جس کے قبضے میں مال نہیں ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال بکر کے قبضے میں ہے، یہ میرے اور بکر کے درمیان بطور شرکت مفاوضہ اور آدھا آدھا ہے۔	قابض یعنی بکر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال مجھے خالد کی طرف سے میراث میں ملا ہے۔(غانم)

مسئلہ نمبر 8: ولوکان المال فی یدالورثۃ، وھم یجحدون الشرکۃ،فاقام الحیی البینۃ علی شرکۃ المفاوضۃ،واقام ورثۃ المیت ان اباھم مات وترک ھذا میراثامن غیر شرکۃ بینھما،لاتقبل بینۃ الورثۃ، ویقضی بنصف المال للمدعی فی قول ابی حنیفۃؒ ،وفی محمدؒ : تقبل بینۃ الوارث علی المیراث۔

مسئلہ نمبر9: لوان المدعی اقام البینۃ علیٰ ان المال لہ میراث من مورثہ اوھبۃ اوصدقۃ من غیر مقضی لہ،ان کان شھودالمدعی شھدوا انہ مفاوضۃ وان المال الذی فی یدیہ بینھما نصفان من شرکتھما،اوشھدوانہ مفاوضۃ وان المال الذی بینھما نصفان لاتقبل بینۃ المدعیٰ علیہ علی المیراث والھبۃ والصدقۃ ۔

8:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ ص 145

9:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:یہ امسئلہ شیخین ؒ کے نزدیک ہے۔جبکہ امام محمد ؒ اسکے مخالف ہیں۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر10:زید جس کے قبضے میں مال نہیں ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال بکر کے قبضے میں ہے، یہ میرے اور بکر کے درمیان بطور شرکت مفاوضہ اور آدھا آدھا ہے۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال خالد نے مجھے صدقے ہے۔(غانم)
مسئلہ نمبر11:زید جس کے قبضے میں مال نہیں ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال بکر کے قبضے میں ہے، یہ میرے اور بکر کے درمیان بطور شرکت مفاوضہ اور آدھا آدھا ہے۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال خالد نے مجھے ہبہ کیا ہے۔ (یعنی بخش دیا ہے۔) (غانم)
مسئلہ نمبر12:زید جس کے قبضے میں مال نہیں ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے بکر کے ساتھ شرکت مفاوضہ کی ہے۔لہذا جو مال زید کے قبضے میں ہے۔اس میں ہم دونوں شریک ہیں۔	قابض یعنی بکر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال خالد کی طرف سے میراث میں ملا ہے۔(غانم)

مسئلہ نمبر 10: لوان المدعی اقام البینۃ علیٰ ان المال لہ میراث من مورثہ اوھبۃ اوصدقۃ من غیر مقضی لہ،ان کان شھودالمدعی شھدوا انہ مفاوضۃ وان المال الذی فی یدیہ بینھما نصفان من شرکتھما،اوشھدوانہ مفاوضۃ وان المال الذی بینھما نصفان لاتقبل بینۃ المدعیٰ علیہ علی المیراث والھبۃ والصدقۃ ۔

مسئلہ نمبر 11: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 12: ایضا محولہ بالا

10:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ ص143

11:۔ایضا محولہ بالا

12: ۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 13: زید جس کے قبضے میں مال نہیں ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال بکر کے قبضے میں ہے۔اس میں ہم دونوں شریک ہیں۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال خالد نے مجھے صدقے میں دیا ہے۔(غانم)
مسئلہ نمبر 14: زید جس کے قبضے میں مال نہیں ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے بکر کیساتھ شرکت مفاوضہ کی ہے۔لہٰذا جو مال بکر کے قبضے میں ہے۔ اس میں ہم دونوں شریک ہیں۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال خالد نے مجھے ہبہ کیا ہے۔(بخش دیا ہے۔)(غانم)
مسئلہ نمبر 15: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال میرے قبضے میں ہے۔یہ مال بکر کی طرف سے مجھے میراث میں ملا ہے۔	غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال ہمارے درمیان شرکت مفاوضہ [1] کا ہے۔(غانم)

مسئلہ نمبر 13: لوان المدعی اقام البینۃ علی ان المال لہ میراث من مورثہ اوھبۃ اوصدقۃ من غیر مقضی لہ،ان کان شھودالمدعی شھدوا انہ مفاوضۃ وان المال الذی فی یدیہ بینھما نصفان من شرکتھما،اوشھدوانہ مفاوضۃ وان المال الذی بینھما نصفان لاتقبل بینۃ المدعیٰ علیہ علی المیراث والھبۃ والصدقۃ ۔

مسئلہ نمبر 13: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 14: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 15: وان کان شھودالمدعی شھدواانہ مفاوضۃ ولم یزیدوا علی ذالک،فعلی قول ابی یوسفؒ: لاتقبل بینۃ المقضی علیہ، وعلی قول محمدؒ: فی ھذا الوجہ تقبل بینۃ المقضی علیہ بالھبۃ والصدقۃ وغیر ذالک۔

13: ۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ ص 143

14: ۔ایضا محولہ بالا

15: ۔ایضا محولہ بالا ص 144

حاشیہ:یہ مسئلہ امام محمدؒ کے نزدیک ہے۔۱۲ح

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
زید جو کہ غیر قابض ہے اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال ہمارے درمیان شرکت مفاوضہ [۱] کا ہے۔(غانم)	مسئلہ نمبر16: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال میرے قبضے میں ہے۔یہ بکر نے مجھے ہبہ کیا ہے۔(یعنی بخش دیا ہے۔)
زید جو کہ غیر قابض ہے اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال ہمارے درمیان شرکت مفاوضہ [۲] کا ہے۔(غانم)	مسئلہ نمبر17: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال میرے قبضے میں ہے۔یہ بکر نے مجھے صدقے میں دیا ہے۔
عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال مجھے بکر کی طرف سے میراث میں ملا ہے۔(غانم)	مسئلہ نمبر18: زید جو کہ غیر قابض ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال عمر کے قبضے میں ہے۔یہ ہمارے درمیان شرکت کا ہے یا(اس میں ہم شریک ہیں۔)

مسئلہ نمبر 16: وان کان شھودالمدعی شھدوانہ مفاوضۃ ولم یزیدوا علیٰ ذالک،فعلیٰ قول ابی یوسفؒ: لاتقبل بینۃ المقضی علیہ، وعلیٰ قول محمدؒ: فی ھذا الوجہ تقبل بینۃ المقضی علیہ بالھبۃ والصدقۃ وغیر ذالک۔

مسئلہ نمبر 17: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 18: ایضا محولہ بالا

16:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ۔ص144

17:۔ایضا محولہ بالا

18:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:یہ امام محمدؒ کا قول ہے۔۱۲ح

۲یہ امام محمدؒ کا قول ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 19: زید جو کہ غیر قابض ہے۔ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال عمر کے قبضے میں ہے۔ یہ ہمارے درمیان شرکت کا ہے۔ یا (اس میں ہم دونوں شریک ہیں۔)	عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بکر نے مجھے صدقے میں دیا ہے۔ (غانم)
مسئلہ نمبر 20: زید جو کہ غیر قابض ہے۔ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال عمر کے قبضے میں ہے۔ یہ ہمارے درمیان شرکت کا ہے۔ (اس میں ہم دونوں شریک ہیں۔)	عمر اس بات گواہ پیش کرے کہ یہ مجھے بکر نے ہبہ کیا ہے۔ (یعنی بخش دیا ہے۔) (غانم)
مسئلہ نمبر 21: زید جو کہ غیر قابض ہے۔ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال عمر کے قبضے میں ہے۔ یہ ہم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہے۔	عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مجھے بکر کی طرف سے میراث میں ملا ہے۔ (غانم)

مسئلہ نمبر 19: وان کان شھودالمدعی شھدوانہ مفاوضۃ ولم یزیدوا علیٰ ذالک،فعلیٰ قول ابی یوسفؒ: لاتقبل بینۃ المقضی علیہ، وعلیٰ قول محمدؒ: فی ھذا الوجہ تقبل بینۃ المقضی علیہ بالھبۃ والصدقۃ وغیر ذالک۔

مسئلہ نمبر 20: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر21: ایضا محولہ بالا

20:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ۔ ص144

21:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر22: زید جو کہ غیر قابض ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال عمر کے قبضے میں ہے۔یہ ہم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہے۔	عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بکر نے مجھے صدقے میں دیا ہے۔(غانم)
مسئلہ نمبر23: زید جو کہ غیر قابض ہے۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو مال عمر کے قبضے میں ہے۔یہ ہم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہے۔	عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مال خالد نے مجھے ہبہ کیا ہے۔(یعنی بخش دیا ہے۔)(غانم)

مسئلہ نمبر 22: وان کان شهودالمدعی شهدواانہ مفاوضۃ ولم یزیدوا علیٰ ذالک،فعلیٰ قول ابی یوسفؒ: لاتقبل بینۃ المقضی علیہ، وعلیٰ قول محمدؒ: فی ھذا الوجہ تقبل بینۃ المقضی علیہ بالھبۃ والصدقۃ وغیر ذالک۔

مسئلہ نمبر 23: ایضا محولہ بالا

22:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد بغدادی الحنفی کتاب الشرکۃ۔ص144

23:۔ایضا محولہ بالا

باب چہارم:

فصل پنجم:۔ وقف کے مسائل

اس فصل میں کل بارہ(12)مسائل ہیں۔یہ بارہ(12)مسائل تین(3)کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔وقف کے مسائل۔

کل کتب(3)

کل مسائل(12)

(1) تنقیح (2) جامع الاجارتین (3) غانم	(1) آٹھ (8) مسائل (2) ایک (1) مسئلہ (3) تین(3) مسائل

فصل پنجم:۔وقف کے مسائل

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1: اس بات کے گواہ کہ یہ وقف ایک شرط کیوجہ سے فاسد ہے۔(مثلاً واقف نے کہا تھا کہ یہ زمین اس شرط کیساتھ وقف ہے کہ اسکی اصل میری ہو گی۔)	اس بات کے گواہ کہ یہ وقف صحیح ہے۔(یعنی واقف نے وقف میں شرط کا ذکر نہیں کیا تھا۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 2: وقف مقید کے گواہ (وقف کے مقید ہونے کے گواہ) (یعنی اس بات کے گواہ کہ واقف نے وقف میں خاص کرنے کا ذکر کیا تھا۔)	وقف مطلق کے گواہ(یعنی اس بات کے گواہ کہ واقف نے وقف میں خاص کرنے کا ذکر نہیں کیا تھا) بلکہ عام طریقے سے ذکر کیا تھا۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 3: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ	وقف کا متولی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ آبادی وقف کی

فلاں وقف کی زمین پر جو آبادی تعمیر کی گئی ہے۔ وہ میری ملکیت ہے۔	ہے۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر 1:بینۃ فساد الوقف اولیٰ من بینۃ الصحۃ ان کان الفساد بشرط مفسد۔وبینۃ الصحۃ اولیٰ ان کان الفساد لمعنی فی المحل اوغیرہ۔

مسئلہ نمبر 2: بینۃ تقیید الوقف اولیٰ من بینۃ اطلاق الوقف۔

مسئلہ نمبر 3:بینۃ الخارج علی الملک اولیٰ من بینۃ المتولی ذی الیدعلی انہ وقف وبہ یفتی۔

1:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص594ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

2:۔ایضا محولہ بالا والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص34، مسائل الوقف

3:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص594ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 4: وقف کا متولی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ زید نے جو وقف کی ہوئی زمین اجارہ پر لی تھی۔ اس نے اس پر تعمیر وقف کے لیے کی تھی۔	زید کے ورثاء اس بات پر گواہ پیش کرے کہ زید نے اپنی ملکیت کے لیے تعمیر کی تھی، وقف کے لیے نہیں کی تھی۔(جامع الاجارتین)
مسئلہ نمبر 5: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ فلاں گھر فلاں تاریخ کو مجھے وقف کیا گیا ہے اور وقف کی ایسی تاریخ بتائے جو منتظم کی تاریخ سے پہلے ہو۔	مسجد کا منتظم اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ گھر فلاں تاریخ کو مسجد کے لیے وقف کیا گیا ہے اور یہ ایسی تاریخ بتائے جو (وقف) کی تاریخ کے بعد ہو۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 6: ایسا شخص جو اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہو، وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ وقف بطناً بعد بطنٍ ہے۔(یعنی درجہ [1]	ایک اور شخص جو اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہو، وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ وقف مطلق ہے۔(یعنی درجے کے خاص

بدرجہ ہے۔)	ہونے کا تذکرہ اس میں نہیں ہے۔)(تنقیح)

مسئلہ نمبر 4: متولی الوقف ادّعی علیٰ وارث واقفہ الذی فی یدہ المحدود انہ وقف علیّ کذا وقفا صحیحا،واقام البینۃ، واقام الوارث بینۃ علیٰ فساد الوقف، فان کان الفساد بشرط فی الوقف مفسد فبینۃ الفساد اولیٰ لانہ اکثر اثباتا، وان کان لمعنی فی المحل اوغیرہ فبینۃ الصحۃ اولیٰ. والوجہ فی قبول بینۃ متول عمرو لانہ یدعی خلاف الظاھر اذالظاھر ان الانسان یبنی لنفسہ والبینۃ لمن یدعی خلاف الظاہروالتمسک بالظاھر لایحتاج الی البینۃ ، لان الظاھر یشھد لہ کماتقرر فی الاصول، ولانہ یدعی تبرعا للوقف والورثہ ینفونہ والبینۃ للتبرع والاثبات لاللنفی.

مسئلہ نمبر 5: بینۃ الاسبق تاریخا اولیٰ فیما لوبرھن ذوالید انھا وقف علیہ والقیم انھا وقف علی المسجد.

مسئلہ نمبر 6: بینۃ مدعی الوقف بطنا بعد بطن اولیٰ من بینۃ مدعی الاطلاق.

4:۔فتاویٰ جامع الاجارتین لمحمد عارف ص17 الباب الاول فی دعویٰ والترجیح الفصل الثانی فی الشھادۃ والترجیح والقول لمن۔

5:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص594 ج1 کتاب الشھادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

6:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ا۔مثلاً ایک آدمی اپنے بیٹوں کو اپنی زمین بطناً بعد بطن وقف کرے۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ زمین سب سے پہلے اس کے بیٹوں کی ہوگی، اگر ان میں ایک بھی زندہ نہیں رہا تو پھر بیٹوں کے بیٹوں کی ہوگی، اگر یہ سارے بھی مر گئے، تو پھران کے بیٹوں کی ہوگی، اسی طرح نیچے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔(درجہ بدرجہ سے یہی مراد ہے۔)۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 7: مدعی[1] غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میری ملکیت ہے اور ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ خریدی ہے یا مجھے میراث میں ملی ہے۔	صاحب قبضہ جو وقف کا متولی ہے اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ وقف ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 8: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ فلاں گھر فلاں تاریخ کو مجھے وقف کیا گیا ہے۔	دوسرا مدعی غیر قابض جو مسجد کا منتظم ہو، اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر فلاں تاریخ کو ہماری مسجد کے لیے وقف کیا گیا ہے اور یہ ایسی تاریخ بتائے جو (پہلے مدعی کی تاریخ کے) بعد ہو۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 9: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر مجھے مطلقاً وقف کیا گیا ہے۔(یعنی بغیر کسی قید کے۔)	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر میں نے جس سے خریدا ہے، اس نے واقف سے خریدا تھا۔(غانم)

مسئلہ نمبر 7: بینۃ الخارج علی الملک المطلق اولیٰ من بینۃ ذی الید المتولی علی انہ وقف، بینۃ مدعی الوقف بطنا بعد بطن اولیٰ من بینۃ مدعی الاطلاق۔

مسئلہ نمبر 8: بینۃ الاسبق تاریخا اولیٰ فیما لوبرھن ذوالید انھا وقف علیہ والقیم انھا وقف علی المسجد۔

مسئلہ نمبر 9: ادّعیٰ علیٰ رجل ان ھذہ الدارالتی فی یدہ وقف مطلق ، وذوالید ادعیٰ : ان بائعی اشتراہ من الواقف، واقاما البینۃ، فبینۃ الوقف اولیٰ۔ ثم اذا اثبت ذوالید تاریخا سابقا علی الوقف فبینتہ اولیٰ، والا فبینۃ الوقف اولیٰ۔

7:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص594 ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص35، مسائل الوقف

8:۔ ایضا محولہ بالا

9:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص71،70، کتاب الوقف

حاشیہ:۔ ا۔ اس مسئلے پر فتویٰ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وقف کے گواہ اولیٰ ہیں۔ یہ امام یوسفؒ کا قول ہے۔ ۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 10: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر میں نے زید سے خریدا ہے اور یہ بکر نے زید پر فلاں تاریخ کو بیچا تھا اور ایسی تاریخ بتائے جو (وقف) سے پہلے ہو۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر مجھے بکر نے فلاں تاریخ کو وقف کیا ہے اور یہ ایسی تاریخ بتائے جو (بیع کی تاریخ کے) بعد ہو۔ (غانم)
مسئلہ نمبر 11: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر زید نے مجھے فلاں تاریخ کو وقف کیا ہے۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر کسی نے بکر سے اسی تاریخ خریدا تھا۔ (یعنی زید نے اس سے خریدا تھا اور پھر میں نے زید سے خریدا ہے۔) (غانم)
مسئلہ نمبر 12: وقف کا متولی[1] اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے (درخت) سوک جانے اور خراب ہونے کے بعد بیچے ہیں۔	وقف کرنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ (درخت) پھل دار تھیں۔ (تنقیح)

مسئلہ نمبر 10: ادّعیٰ علیٰ رجل ان ھذہ الدارالتی فی یدہ وقف مطلق ، وذوالید ادعیٰ : ان بائعی اشتراہ من الواقف، واقاما البینۃ، فبینۃ الوقف اولیٰ۔ ثم اذا اثبت ذوالید تاریخا سابقا علی الوقف فبینتہ اولیٰ، والا فبینۃ الوقف اولیٰ۔
مسئلہ نمبر 11: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 12: بینۃ فساد الوقف اولیٰ من بینۃ الصحۃ ان کان الفساد بشرط مفسد۔وبینۃ الصحۃ اولیٰ ان کان الفساد لمعنی فی المحل اوغیرہ۔
بینۃ المتولی : ان الاشجار یابسۃ بعد ما باعھا وھلکت اولیٰ من بینۃ اھل القف انھا کانت مثمرۃ ۔

10:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص 71،70، کتاب الوقف

11:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔12:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص594ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص35، مسائل الوقف

حاشیہ:۔اِ قاضیخان میں یہ لکھاہے کہ وقف کے متولی کے لیے وقف کے پھل دار درخت کاٹنا اور بیچنا جائز نہیں ہے۔اگر درخت پھلدار نہ ہو، تو پھر بیچ سکتا ہے۔لیکن جب زمین پر کھڑے نہ ہو، بلکہ اسے گرایا جائے۔۱۲مترجم

باب پنجم: ۔

بیوع، ضمانت، گواہی اور وکالت کے مسائل

اس باب میں کل پانچ(5) فصلیں ہیں۔ان پانچ(5) فصلوں میں کل(238) مسائل ہیں۔
جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: بیع کے مسائل۔اس فصل میں کل چورانوے(94) مسائل ہیں۔

فصل دوم: سلم کے مسائل۔اس فصل میں کل چھ(6) مسائل ہیں۔

فصل سوم: ضمانت کے مسائل۔اس فصل میں کل گیارہ(11)مسائل ہیں۔

فصل چہارم: گواہی کے مسائل۔اس فصل میں کل ایک سو آٹھ(108)مسائل ہیں۔

فصل پنجم: وکالت کے مسائل۔اس فصل میں کل انیس(19)مسائل ہیں۔

باب پنجم:

فصل اول:۔ بیع کے مسائل

اس فصل میں کل چورانوے(94)مسائل ہیں۔یہ چورانوے(94)مسائل سولہ(16)کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: بیع کے مسائل۔کل کتب(16)کل مسائل(94)

(1)مجلہ	(1) تین (3) مسائل
(2)تنقیح	(2) چودہ (14) مسائل
(3) علی افندی	(3) ایک(1) مسئلہ
(4)طحطاوی	(4) چار(4) مسائل
(5)میزان	(5) تیرہ(13) مسائل
(6)حاوی قدسی	(6) دو
(7)ہندیہ	
(8)غانم	(2) مسائل
(9)درر	(7) اٹھارہ (18) مسائل
(10)نتیجہ	(8) دو (2)
(11)بہجہ	مسائل
(12)محیط	(9) تین (3) مسائل
(13)انقروی	(10) ایک(1) مسئلہ
(14) قاضی خان	(11) ایک (1)
(15) وجیز سرخسی	مسئلہ
(16) خیریہ	(12)گیارہ(11) مسائل
	(13) پندرہ(15) مسائل
	(14) چار(4) مسائل
	(15) ایک
	(1)
	مسئلہ
	(16) ایک(1) مسئلہ

فصل اول:۔ بیع کے مسائل

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 1: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو (زید سے) خریدی ہے۔ اور ایسی تاریخ بتائے جو (دوسرے مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔ مسئلہ نمبر 2: بیچنے والے کے گواہ مقررہ قیمت سے زیادتی پر۔ (مثلاً اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں چیز اس پر دوہزار ۲۰۰۰ روپے کی بیچی ہے۔ مسئلہ نمبر 3: خریدنے والے کے گواہ مبیع کے زیادتی پر۔ (مثلاً اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس نے مجھے سو (۱۰۰) روپے کے بدلے دو جانور بیچے ہیں۔)	دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو (زید سے) خریدی ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو (پہلے مدعی کی تاریخ کے بعد) ہو۔ (مجلہ) خریدنے والے کے گواہ (مقررہ) قیمت سے کمی پر۔ (مثلاً اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ چیز اس نے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کی بیچی ہے۔ (مجلہ) بیچنے والے کے گواہ مبیع کے کمی پر۔ (مثلاً اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اُسے سو (۱۰۰) روپے کے بدلے ایک جانور بیچا ہے۔) (مجلہ)

مسئلہ نمبر 1: اذااختلف البائع والمشتری فی المقدار اوالوصف اوالجنس للمثمن اوالمبیع اوکلیھما یحکم لمن اقام منھم البینۃ ، وان اقام کلاھما ، یحکم لمن اثبت الزیادۃ منھما۔

مسئلہ نمبر 2: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 3 : ایضا محولہ بالا

1:۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المؤلف: لجنۃ المکونہ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ۔ ص476 الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات الفصل الرابع فی حق علاقۃ لف۔ الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ، 1424، 2004ء

2:۔ ایضا محولہ بالا

3 :۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 4: کسی شیٔ کو بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس قیمت میں بہت زیادہ غبن آیا ہے۔ یا اس قیمت میں غبن فاحش آیا ہے۔ (بہت کم قیمت مقرر کی گئی ہے۔)	اس شے کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ قیمت مناسب ہے۔ (تنقیح)

مسئلہ نمبر 5: بیچنے والے (۱) کے گواہ اس بات پر کہ ہمارے درمیان جو بیع ہوئی تھی۔ یہ بطور تلجئہ کی ہے۔	خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ یہ بیع قطعی تھی۔ (علی افندی)
مسئلہ نمبر 6: بیچنے والے (۲) یا خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ ہمارے درمیان جو بیع ہوئی تھی وہ بیع وفا تھی۔	دوسرے کے گواہ اس بات پر کہ یہ بیع قطعی تھی۔ (تنقیح)

مسئلہ نمبر 4: بینۃ من بلغ فادعیٰ ان الوصی کذا بغبن اولیٰ من بینۃ المشتری ۔
مسئلہ نمبر 5: اذا ادعی المشتری بیعا باتا، والبائع بیع التلجئۃ ، فالقول للبائع ، وان اقاما البینۃ ، فالبینۃ بینۃ مدعی التلجئۃ۔
مسئلہ نمبر 6: بینۃ مدعی البیع وفاء اولیٰ من بینۃ مدعیہ باتا۔

4:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص594 ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

5:۔ فتاوی علی افندی، مخطوطہ، لعلی افندی ص318، فصل فی البیع بالتلجیہ والاکراہ و کتاب الشہادات فصل فی ترجیح البینات ص450

6:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص594 ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

حاشیہ:۔ ا۔ تلجئے کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی ضرورت کی وجہ سے دوسرے کو کہے کہ میں بظاہر آپ پر اپنا گھر بیچ دونگا۔ لیکن حقیقت میں یہ بیع نہیں ہوگیا ور اس پر گواہ بھی پیش کرے۔ پھر بظاہر (آپس میں) بیع کرلے۔ تو یہ بیع باطل ہے۔ اور امام محمدؒ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ بیع موقوف ہے۔ یعنی اگر یہ دونوں (بیع پر) راضی ہوجائے تو (بیع) صحیح ہوگی۔ ورنہ (بیع) رد ہوجائیگی۔ اس طرح ہندیہ میں مذکور ہے۔ ۱۲ مترجم

۲۔

بیع وفا کی صورت یہ ہے کہ بیچنے والا خریدنے والے سے کہے کہ میں نے یہ چیز آپ پر اس قرضے کے عوض بیچ دی، جو (آپ کا) میرے ذمہ تھا۔ لیکن اس شرط پر کہ جب میں آپکو آپکا قرضہ واپس کردوں، تو یہ چیز میری ہوگی۔ یا بیچنے والا خریدنے والے سے کہے کہ میں نے یہ چیز آپ پر اتنے روپے کے (عوض) بیچ دی۔ لیکن اس شرط پر کہ جب میں آپکو روپے دے دوں۔ تو آپ یہ چیز مجھے واپس کروگے۔ اسی طرح بحر الرائق میں کہا گیا ہے۔ ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 7: کسی شے کو خریدنے والے کے گواہ اقالہ پر (یعنی	اس شے کو بیچنے والے کے گواہ اس بات پر کہ میں نے وہ چیز اس

اس بات پر کہ ہم نے جو بیع کی تھی۔ بیع کرنے کے بعد ہم نے ختم کی تھی۔)	پر بیچی ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 8: خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ اس بیچنے والے نے فلاں چیز مجھے جوانی کی حالت میں بیچی ہے۔	بیچنے والے کے گواہ اس بات پر کہ میں نے اسے فلاں چیز اس حالت میں بیچی ہے، جب میں چھوٹا تھا۔(یعنی جوان نہیں تھا۔) (تنقیح)
مسئلہ نمبر 9: کسی شے کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز مجھ پر اس لڑکے کے والد نے اس حال میں بیچی ہے جب یہ چھوٹا تھا(اس کا اختیار والد کو تھا۔)	وہ لڑکا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس نے وہ چیز ایسی حالت میں بیچی تھی جب میں جوان تھا(مجھے اختیار حاصل تھا۔)(تنقیح)
مسئلہ نمبر 10: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو اس قابض سے خریدی ہے۔اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو(قابض کی تاریخ کے) بعد ہو۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو اس مدعی سے خریدی ہے۔اور(بیع) کی ایسی تاریخ بتائے جو(مدعی غیر قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔(طحطاوی)

مسئلہ نمبر 7: بینۃ المشتری علی الاقالۃ اولیٰ من بینۃ البائع علی البیع لبطلان الثانیہ باقرار مدعی الاقالۃ۔
مسئلہ نمبر 8: بینۃ المشتری انک بعت منی بعد بلوغک اولیٰ من بینۃ البائع انہ قبلہ۔
مسئلہ نمبر 9: بینۃ المشتری ان اباک باعها منی فی صغرک اولیٰ من بینۃ ابن انہ کان بالغا۔
مسئلہ نمبر 10: وان برهن کل من الخارجین اوذوی الایدی اوالخارج وذی الید علی الشراء من الآخر ، لوارخا ، یقضی بہ لصاحب الوقت الاخیر۔

7:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی(المتوفی 1252ھ) ص594ج1کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
8:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی(المتوفی 1252ھ) ص594ج1کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
9:۔ایضا محولہ بالا
10:۔حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار لسید احمد الطحطاوی الحنفی، ص314ج3، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین۔الناشر: مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 11: کسی چیز کو فضولی(یعنی جس نے مالک کی اجازت	اس چیز کا مالک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ بیع رد کی

کے بغیر کوئی چیز بیچی تھی) سے خریدنے والا(۱) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس کے مالک نے اس بیع کی اجازت دی تھی۔	تھی۔(میں نے کہا تھا کہ میں اس پر راضی نہیں ہوں۔) (تنقیح)
مسئلہ نمبر 12: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے دوبارہ یہ چیز اس مدعی سے خریدی ہے۔اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو(مدعی کی تاریخ کے)بعد ہو۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں تاریخ کو یہ چیز اس قابض سے خریدی ہے۔اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو(قابض کی تاریخ سے)پہلے ہو۔(طحطاوی)
مسئلہ نمبر 13: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو اس مدعی غیر قابض سے خریدی ہے۔اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو(مدعیٰ علیہ کی تاریخ کے)بعد ہو۔	مدعیٰ علیہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میں نے فلاں تاریخ کو اس مدعی غیر قابض سے خریدی ہے۔اور یہ بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو(مدعی کی تاریخ سے)پہلے ہو۔(طحطاوی)

مسئلہ نمبر 11: بینۃ المشتری اجازۃ المالک بیع الفضولی اولیٰ من بینۃ المالک الرد۔
مسئلہ نمبر 12: وان برھن کل من الخارجین اوذوی الایدی اوالخارج وذی الید علی الشراء من الآخر ، لوارخا ، یقضی بہ لصاحب الوقت الاخیر۔
مسئلہ نمبر 13: ایضا محولہ بالا

11:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ)ص594ج1کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

12:۔حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار لسید احمد الطحطاوی الحنفی،ص314ج3،کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین۔الناشر: مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

13:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔۱۔ایسا شخص جو(دوسرے کی اجازت کے بغیر) کوئی چیز بیچے۔ایسے شخص کو فضولی کہا جاتا ہے اور ایسی بیع موقوف ہوتی ہے۔یعنی اگر حقیقی مالک اجازت دے تو بیع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 14: جن دو آدمیوں کے قبضے میں ایک چیز ہو۔ان میں سے ایک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ مین نے یہ چیز اس قابض سے خریدی ہے۔اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو (مدعٰی علیہ کی تاریخ کے بعد) ہو۔	مدعٰی علیہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے خریدی ہے۔اور یہ بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو (مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔(طحطاوی)
مسئلہ نمبر 15: اس بات کے گواہ کہ زید نے بکر پر جو فلاں چیز بیچی ہے وہ بکر کے پاس ہلاک (ضائع) ہو گئی ہے۔	اس بات کے گواہ کہ وہ چیز زید کے پاس ہلاک ہو گئی ہے۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر 16: کسی چیز کا مالک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میری یہ چیز جو اس پر فضولی (یعنی دوسرے آدمی نے بغیر اجازت کے) بیچی تھی، تو پھر میں نے اس بیع کی اجازت دی تھی۔	وہ شخص جس نے فضولی سے یہ چیز خریدی تھی، اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مالک نے یہ بیع رد کی تھی۔(یعنی یہ کہا تھا کہ میں اس پر راضی نہیں ہوں۔) (تنقیح)

مسئلہ نمبر14: وان برهن کل من الخارجین اوذوی الایدی اوالخارج وذی الید علی الشراء من الآخر ، لوارخا ، یقضی بہ لصاحب الوقت الاخیر۔

مسئلہ نمبر 15: بینۃ البائع ان المبیع هلک فی ید المشتری اولیٰ من بینۃ المشتری انہ هلک فی ید البائع۔

مسئلہ نمبر 16: بینۃ المالک الاجازۃ بیع الفضولی اولیٰ من بینۃ المشتری الرد۔

14:۔حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار لسید احمد الطحطاوی الحنفی، ص314 ج3، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین۔الناشر: مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔الطبعۃ بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

15:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص594 ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

16:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص594 ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 17: ایک گھر کو قیمت کے ساتھ دوسرے آدمی سے بیع صحیح پر خریدنے والے کے گواہ۔ (مثلاً زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر بکر سے بیع صحیح کیساتھ خریدا ہے۔)	اس گھر کو قیمت کے ساتھ دوسرے آدمی سے بیع فاسد پر خریدنے والے کے گواہ۔(مثلاً خالد اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر بکر سے بیع فاسد کے ساتھ خریدا ہے۔) (تنقیح)
مسئلہ نمبر 18: بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے جو چیز اس پر بیچی ہے۔ یہ اس کے ہاتھ (ہاں) ہلاک ہوئی ہے۔	خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ چیز بیچنے والے کے ہاتھ (ہاں) ہلاک ہوئی ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 19: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر زید سے خریدا ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو (دوسرے مدعی) کی تاریخ سے پہلے ہو۔	دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ گھر میں نے زید سے خریدا ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو (پہلے مدعی کی تاریخ کے) بعد ہو۔(میزان)

مسئلہ نمبر 17: بینۃ الصحۃ اولیٰ فیما لوادعیا الشراء من ثالث،احدھما شراء صحیحا والآخر فاسدا۔

مسئلہ نمبر 18: بینۃ البائع ان المبیع ھلک فی یدالمشتری اولی من بینۃ المشتری انہ ھلک فی ید البائع۔

مسئلہ نمبر 19: لوادعیا الشراء والدار فی ید ثالث ، ان ادعا کل واحد منھما الشراء من ذی الید اوادعیا من غیر صاحب الید فھو بینھما، ھذا اذا لم یؤرخا اوارخا تاریخا واحدا،وان ارخا وتاریخ احدھما اسبق فاسبقھما تاریخا اولیٰ، وان ارخ احدھما ولم یؤرخ الآخر فیقضی لصاحب التاریخ۔ ولوکان المبیع فی یدبائعہ فبرھن احدھما علی الشراء وانہ قبض منہ منذ شھر وبرھن الآخر علی الشراء وانہ قبضہ منذ عشرۃ ایام فذوالوقت الاول اولیٰ۔

17:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص594 ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

18:۔ ایضا محولہ بالا

19:۔ میزان المدعیین فی اقامۃ البینتین لملا مۃ عبدالباقی المعروف باسیر زادہ۔ ص17 (کتب خانہ مجلس بلدی اسکندریہ) الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر20: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر زید سے فلاں تاریخ کو خریدا ہے۔	دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ گھر میں نے زید سے خریدا ہے۔ لیکن یہ (بیع) کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (میزان)
مسئلہ نمبر21: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر زید سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔ لیکن (بیع) کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر زید سے فلاں تاریخ کو خریدا ہے۔ (میزان)
مسئلہ نمبر22: مدعی غیر قابض اس ابات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے زید کا فلاں گھر اس سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے اور (بیع) کی تاریخ بتائے۔	دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر زید سے فلاں تاریخ کو خریدا ہے۔ (میزان)

مسئلہ نمبر20: لوادعیا الشراء والدار فی ید ثالث ، ان ادعا کل واحد منھما الشراء من ذی الید اوادعیا من غیر صاحب الید فھو بینھما، ھذا اذا لم یؤرخا اوارخا تاریخا واحدا،وان ارخا وتاریخ احدھما اسبق فاسبقھما تاریخا اولیٰ، وان ارخ احدھما ولم یؤرخ الآخر فیقضی لصاحب التاریخ۔ ولوکان المبیع فی یدبائعہ فبرھن احدھما علی الشراء وانہ قبض منہ منذ شھر وبرھن الآخر علی الشراء وانہ قبضہ منذ عشرۃ ایام فذوالوقت الاول اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 21: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر22: ایضا محولہ بالا

20:۔میزان المدعیین فی اقامۃ البینتین لعلامۃ عبدالباقی المعروف باسیر زادہ۔ ص17(کتب خانہ مجلس بلدی اسکندریہ) الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

21:۔ایضا محولہ بالا

22:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر23: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ

نے فلاں گھر زید سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔اور (بیع) کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 24: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر زید سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔اور (بیع) کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 25: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر زید سے فلاں تاریخ کو خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔ مسئلہ نمبر 26: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر زید سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔لیکن تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	(گھر) زید سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔اور یہ بھی (بیع) کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(میزان) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں وہ گھر زید سے خریدا ہے۔لیکن بیع کی تاریخ اور قبضہ کرنے کا ذکر نہ کرے۔(میزان) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ (گھر) زید سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔اور یہ تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(میزان) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر فلاں تاریخ کو زید سے خریدا ہے۔(میزان)

مسئلہ نمبر 23: ان ادعیٰ الشراء من واحدوالعین فی ید احدهمافهو لذی الیدسواء ارخ اولم یؤرخ الا اذا ارخ وتاریخ الخارج اسبق فیقضی بہ للخارج۔ ولو برهن ذوالید علی قبضہ بلاتوقیت فالبیع لہ۔
مسئلہ نمبر 24: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 25: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 26: ایضا محولہ بالا

23:۔میزان الدعیین فی اقامۃ البینتین للہ مۃ عبدالباقی المعروف باسیر زادہ ص13(کتب خانہ مجلس بلدی اسکندریہ) الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

24:۔ایضا محولہ بالا

25:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔26:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 27: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ	قابض اس بات پر گوہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر زید

میں نے فلاں گھر زید سے خریدا ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔ مسئلہ نمبر 28: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے (فلاں گھر یا چیز) زید سے خریدی ہے اور بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 29: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر فلاں تاریخ کو زید سے خریدا ہے۔	سے خریدا ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (مدعی کی تاریخ) کے بعد ہو۔ (میزان) قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میں نے عمر سے خریدی ہے۔ اور یہ بھی بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (میزان) قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر اُسی تاریخ کو عمر سے خریدا ہے۔ (میزان)

مسئلہ نمبر 27: ان ادعیٰ الشراء من واحدوالعین فی ید احدھمافھو لذی الیدسواء ارخ اولم یؤرخ الا اذا ارخ وتاریخ الخارج اسبق فیقضی بہ للخارج۔ ولو برھن ذوالید علی قبضہ بلاتوقیت فالبیع لہ۔

مسئلہ نمبر 28: اذا ادعیاتلقی الملک من رجلین،والدار فی ید احدھمافانہ یقضی للخارج سواء ارخا اولم یؤرخا اوارخ احدھما ولم یؤرخ الآخر الا اذا کان تاریخ ذی الید اسبق۔

مسئلہ نمبر 29: ایضا محولہ بالا

27:۔ میزان المدعیین فی اقامۃ البینتین للہ مۃ عبدالباقی المعروف باسیر زادہ ص 13 (کتب خانہ مجلس بلدی اسکندریہ) الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

28:۔ ایضا محولہ بالا

29:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 30: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ میں نے عمر سے خریدی

میں نے (یہ گھر یا چیز) زید سے خریدی ہے۔اور بیع کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (قابض کی ذکر کردہ تاریخ سے) پہلے ہو۔	ہے۔اور بیع کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (مدعی کی تاریخ) کے بعد ہو۔(میزان)
مسئلہ نمبر 31: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے (یہ گھر یا چیز) زید سے خریدی ہے اور (بیع کی) ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (مدعی غیر قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ عمر سے خریدی ہے اور یہ ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔(میزان)
مسئلہ نمبر 32: مدعی غیر قابض [1] اس بات پر گواہ پیش کرے کہ فلاں گھر میں نے اس آدمی سے جس کے قبضے میں ہے، خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر اس مدعی غیر قابض سے خریدا ہے۔(حاوی قدسی)

مسئلہ نمبر 30: اذا ادعیاتلقی الملک من رجلین،والدار فی ید احدهمافانہ یقضی للخارج سواء ارخا اولم یؤرخا اوارخ احدهما ولم یؤرخ الآخر الا اذا کان تاریخ ذی الید اسبق۔
مسئلہ نمبر 31: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 32: وان ادعیٰ دارا فی ید رجل انہ اشتراها منہ وادعیٰ قبضا اولم یدع ، واقام علیٰ ذالک بینۃ ،وادعی صاحب الید علیہ بمثل ذالک،واقام البینۃ ،ولاتاریخ معہ،ابطل القاضی البینتین ، وجعل الدار للذی فی یده۔وقال محمدؒ : ان لم تشهد بینۃ الخارج علی القبض ،قضی بهاللخارج،وان شهدت بالقبض ،قضی بالبینتین جمیعا، وقضی بها للذی فی یده وهو قول زفرؒ ،وبہ ناخذ۔

30:۔میزان المدعیین فی اقامۃ البینتین للعلامۃ عبدالباقی المعروف باسیر زادہ ص13(کتب خانہ مجلس بلدی اسکندریہ) الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

31:۔ایضا محولہ بالا

32:۔حاوی قدسی لجمال الدین احمد بن محمود بن سعید القابیسی الغزنوی الحلبی الحنفی (المتوفی فی حلب سنہ 593ھ) ص252، جلد2، باب تعارض الدعویٰ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

حاشیہ[1] حکم امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے قول پر ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 33: مدعی غیر قابض (۱) اس بات پہ گواہ پیش کرے	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر اس مدعی

کہ میں نے فلاں گھر جس کے قبضہ میں ہے، اس سے خریدا ہے۔	غیر قابض سے خریدا ہے۔(حاوی قدسی)
مسئلہ نمبر34: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے (یہ گھر یا چیز) زید سے خریدی ہے۔ لیکن بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ زید سے خریدی ہے اور یہ بھی (بیع کی) تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر35: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے (یہ گھر یا چیز) فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ اسی تاریخ کو زید سے خریدی ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر33: وان ادعیٰ دارا فی ید رجل انہ اشتراها منہ وادعی قبضا اولم یدع ، واقام علی ذالک بینۃ ،وادعی صاحب الید علیہ بمثل ذالک،واقام البینۃ ،ولاتاریخ معہ،ابطل القاضی البینتین ، وجعل الدار للذی فی یدہ.وقال محمدؒ : ان لم تشهد بینۃ الخارج علی القبض ،قضی بهاللخارج،وان شهدت بالقبض ،قضی بالبینتین جمیعا، وقضی بها للذی فی یدہ وهو قول زفرؒ ،وبہ ناخذ.

مسئلہ نمبر 34: اذاادعیٰ الخارج وذوالید تلقی الملک بسبب من جهۃ واحدۃ وارخا ، وتاریخهما علی السواء ، اولم یؤرخا، اوارخ احدهما، فذوالید اولیٰ ، وان ارخا وتاریخ احدهما اسبق،کان اسبقهما تاریخا.

مسئلہ نمبر 35: ایضا محولہ بالا

33:۔حاوی قدسی لجمال الدین احمد بن محمود بن سعید القابیسی الغزنوی الحلبی الحنفی (المتوفی فی حلب سنہ 593ھ) ص252، جلد2، باب تعارض الدعویٰ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

34:۔الفتاوی الہندیۃ، ج4، ص80 کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

35:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ: یہا حکم امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے قول پر ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر36: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ اسی

(یہ گھر یا چیز) فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے۔	تاریخ کو زید سے خریدی ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر37: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے (یہ گھر یا چیز) زید سے خریدی ہے اور بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر38: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے (یہ گھر یا چیز) فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے اور یہ تاریخ (مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے اور یہ تاریخ (قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر39: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے اور یہ تاریخ (قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ (چیز) فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے اور یہ تاریخ (مدعی کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 36: اذاادعیٰ الخارج وذوالید تلقی الملک بسبب من جهة واحدة وارخا وتاریخهما علی السواء ، اولم یؤرخا، اوارخ احدهما، فذوالید اولیٰ ، وان ارخا وتاریخ احدهما اسبق،کان اسبقهما تاریخا۔

مسئلہ نمبر 37: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 38: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 39: ایضا محولہ بالا

36:۔الفتاوی الہندیۃ،ج4،ص80کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

37:۔ایضا محولہ بالا

38:۔ایضا محولہ بالا

39:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر40: ایک گھر دو آدمیوں کے قبضے میں ہو،ان میں سے	دوسرا قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر زید

ایک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر میں نے زید سے خریدا ہے اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (دوسرے قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	سے خریدا ہے اور بیع کی ایسی تاریخ ذکر کرے جو (پہلے قابض کی تاریخ کے) بعد ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 41: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر فلاں تاریخ کو زید سے خریدا ہے۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر اسی تاریخ کو زید سے خریدا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 42: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر زید سے خریدا ہے۔ لیکن بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر زید سے خریدا ہے اور یہ بھی (بیع کی) تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر: 40: اذا ادعیٰ الخارج وصاحب الیدتلقی الملک من جھۃ واحدۃ، ولم یؤرخا اوارخا وتاریخھما علی السواء ، اوارخ احدھما دون الآخر،یقضی بالداربینھما۔ وان ارخاوتاریخ احدھما اسبق، یقضی لاسبقھما تاریخا۔

مسئلہ نمبر 41: اذا کانت الدار فی یدرجل،وادعیٰ انہ اشتری ھذہ الدار من زید،واقام علیٰ ذالک بینۃ ، وذوالید اقام البینۃ انہ اشتراھا من زید،والمدعی ھو الاول، ای تاریخ الخارج اول، فانہ یقضی بھذاالخارج(والاصل فی ذالک)اذاادعیٰ الخارج وذوالید تلقی الملک بسبب من جھۃ واحدۃ وارخا وتاریخھھما علی السواء ، اولم یؤرخا ، اوارخ احدھما فذوالید اولیٰ ۔ وان ارخا وتاریخ احدھما اسبق، کان اسبقھما تاریخااولیٰ۔

مسئلہ نمبر 42 : ایضا محولہ بالا

40:۔الفتاوی الھندیۃ،ج4،ص81 کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

41:۔ایضا محولہ بالا ص80

42 :۔ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر	مسئلہ نمبر 43: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ

گھر فلاں تاریخ کو زید سے خریدا ہے اور یہ تاریخ (مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔ مسئلہ نمبر 44: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر فلاں تاریخ کو زید سے خریدا ہے۔ مسئلہ نمبر 45: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر زید خریدا ہے اور (بیع کی) تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ مسئلہ نمبر 46: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر زید سے خریدا ہے اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو (قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	فلاں تاریخ کو زید سے خریدا ہے اور یہ تاریخ (قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہی گھر میں نے زید سے خریدا ہے اور یہ (بیع کی) تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(ہندیہ) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہی گھر میں نے فلاں تاریخ کو زید سے خریدا ہے۔(ہندیہ) قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر زید سے خریدا ہے اور (بیع کی) ایسی تاریخ بتائے جو (مدعی کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 43: اذا کانت الدار فی یدرجل،وادعیٰ انہ اشتری ھذہ الدار من زید،واقام علیٰ ذالک بینۃ ، وذوالید اقام البینۃ انہ اشتراھا من زید،والمدعی ھو الاول، ای تاریخ الخارج اول، فانہ یقضی بھذاالخارج(والاصل فی ذالک)اذاادعیٰ الخارج وذوالید تلقی الملک بسبب من جھۃ واحدۃ وارخا ، وتاریخھھما علی السواء ، اولم یؤرخا ، اوارخ احدھما فذوالید اولیٰ . وان ارخا وتاریخ احدھما اسبق، کان اسبقھما تاریخااولیٰ.

مسئلہ نمبر 44: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 45: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 46 : ایضا محولہ بالا

43:۔الفتاوی الہندیۃ،ج4،ص80کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین

44:۔ایضا محولہ بالا

45:۔ایضا محولہ بالا

46 :۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 47: قرضہ دینے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرا زید (جو کہ مر چکا ہے) پر قرض تھا۔ لیکن اس کے ورثاء نے اس کے مال سے ایک غلام بیچا ہے، اس حال میں کہ وہ مال میرے قرض سے فارغ (خالی) نہیں تھا۔	زید کے ورثاء اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہمارے مورث یعنی زید نے اپنی زندگی میں اس غلام کو بیچا تھا اور قیمت پر قبضہ بھی کیا تھا۔ (غانم)
مسئلہ نمبر 48: مدعی [1] غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ایک سال پہلے میں نے زید کے باپ (جو کہ مر چکا ہے) سے یہ چیز خریدی ہے۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے والد مرحوم کے مرنے کے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ (غانم)
مسئلہ نمبر 49: کسی چیز کو بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس پر یہ چیز دس (۱۰) رواجی روپوں کے بدلے بیچی ہے۔	اس چیز کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ آپ نے مجھے دس (۱۰) کھوٹہ روپوں کے بدلے بیچی ہے۔ (درر)

مسئلہ نمبر 47: رب الدین اذااقام البینۃ علیٰ ان الورثۃ باعوا عبدا من الشرکۃ ،والترکۃ مستغرقۃ بالدین ، وقالت الورثۃ: ان ابانا باع ھذاالعبد حال حیاتہ واخذ الثمن واقاموا البینۃ ،فبینۃ رب الدین اولیٰ،لانہ یثبت الضمانۃ علیھم وھم ینفون ، والبینات للاثبات ۔
مسئلہ نمبر 48: ادعیٰ انہ اشتراھا من ابیہ منذ عشر سنین ، والاب میت للحال،فاقام ذوالید بینۃ انہ مات منذ عشرین سنۃ،تسمع(ای تقبل بینتہ۔)
مسئلہ نمبر 49: اختلفا ای المتبایعان فی قدر الثمن اووصفہ، بان ادعیٰ البائع انہ بدراھم رائجۃ، وادعیٰ المشتری انہ بدراھم کاسدۃ،اوجنسہ بان ادعیٰ البائع انہ بالدنانیر وادعیٰ المشتری انہ بدراھم اواختلفا فی قدرالمبیع بان اعترفالبائع بقدر من المبیع

47:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص75،74، کتاب البیع۔ 48:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی ص89، کتاب البیع

49:۔الدرالحکام شرح غررالاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر بملا خسرو (المتوفی 885)ص339ج2، باب اختلاف کتاب الدعوی۔ الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔ الطبعۃ: بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

حاشیہ:۔[1] یہ حکم صحیح قول کے مطابق (بناءپر) ہے۔ کیونکہ مرنے کی تاریخ قاضی کے حکم کے تحت نہیں آتا۔ ۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 50: کسی چیز کو بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ	اس چیز کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ آپ نے

میں نے یہ چیز اس پر دس(۱۰) اشرفیوں کے بدلے بیچی ہے۔ مسئلہ نمبر51: خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس نے مجھے دو کپڑے پانچ روپے کے بدلے (عوض) بیچے ہیں۔ مسئلہ نمبر52: خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ بیچنے والے نے جوانی کی حالت میں مجھے یہ چیز بیچی ہے۔ مسئلہ نمبر53: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ غلام میں نے خریدنے کے بعد آزاد کیا ہے۔	وہ مجھے دس روپوں کے بدلے بیچی ہے۔(درر) بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے آپ پر صرف ایک کپڑا پانچ روپے کے بدلے بیچا ہے۔(درر) بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں اس(یعنی بیچنے کے)وقت نابالغ تھا۔(نتیجہ وطریقہ واضحہ) دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ غلام میں نے خریدا ہے۔(محیط)

وادعیٰ ا لمشتری اکثر منہ ، حکم لمن برھن۔وان برھنا،حکم لمثبت الزیادۃ ، لان البینات للاثبات،ومثبت الاقل لایعارض المثبت الاکثر۔

مسئلہ نمبر 50: اختلفا ای المتبایعان فی قدر الثمن اووصفہ، بان ادعیٰ البائع انہ بدراھم رائجۃ، وادعیٰ المشتری انہ بدراھم کاسدۃ،اوجنسہ بان ادعیٰ البائع انہ بالدنانیر وادعیٰ المشتری انہ بدراھم اواختلفا فی قدرالمبیع بان اعترف البائع بقدر من المبیع وادعیٰ ا لمشتری اکثر منہ ، حکم لمن برھن۔وان برھنا،حکم لمثبت الزیادۃ ، لان البینات للاثبات،ومثبت الاقل لایعارض المثبت الاکثر۔

مسئلہ نمبر51: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 52: بینۃ المشتری علیٰ ان البائع بالغ حین باع اولیٰ من بینۃ البائع علیٰ انہ کان قاصراحین باع۔

مسئلہ نمبر 53:بینۃ الخارج علیٰ شراء العبد واعتاقہ اولیٰ من بینۃ خارج آخر علیٰ شراء العبد۔

50:۔لدرکلہ م شرح غررالاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیرلملا خسرو(المتوفی885)ص339ج2، باب لمالة لف کتاب الدعوی۔الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔الطبعۃ: بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

51:۔ایضا محولہ بالا

52:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام، ص42 مسائل البیع

53:۔المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، فقہ الامام ابی حنیفۃؒ لابی المعالی برہان الدین محمود بن احمد بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ البخاری الحنفی(المتوفی616ھ)ص61، جلد 7، کتاب الدعویٰ، الفصل الحادی والعشرون: فی الدعاوی۔الناشر: دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی1424ھ،2004ء

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر54: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ	قابض یعنی زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ غلام میں نے

یہ غلام جو زید کے قبضے میں ہے، یہ میں نے فلاں عورت پر بیچا ہے۔ جبکہ وہ عورت منکر ہو۔	اس عورت پر بیچا ہے۔(محیط)
مسئلہ نمبر 55: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو تلوار زید کے قبضے میں ہے، یہ میں نے زید سے دو(۲) سال پہلے خریدی ہے۔	دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ایک سال پہلے میں نے یہ تلوار زید سے خریدی ہے۔ جبکہ قابض یعنی (زید) دونوں کے دعویٰ سے منکر ہو۔(بہجہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر 56: خریدنے اور (ا) بیچنے والے میں سے ایک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ شرط فاسد کیوجہ سے ہماری یہ بیع فاسد ہو گئی ہے۔(مثلاً غلام کو بیچنے والا یہ شرط لگائے کہ یہ غلام ایک مہینے تک میری خدمت کریگا۔)	دوسرا شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہماری یہ بیع صحیح ہے۔ فاسد نہیں ہے۔(یعنی یہ شرط نہیں لگائی گئی تھی۔)(انقروی)

مسئلہ نمبر 54: رجل فی یدہ عبد ادعیٰ ان ھذاالعبد عبدہ،باعہ من ھٰذہ المرأۃ بالف درھم، والمرأ ۃ تجحدوتدعیھا لنفسھا،واقام المدعیان البینۃ علی ما ادعیاہ،فانہ یقضی ببیع المدعی الذی لیس العبد فی یدہ۔
مسئلہ نمبر 55: بینۃ الخارج علیٰ انہ اشتری السیف من ذی الیدمنذ سنین اولیٰ من بینۃ خارج علی انہ اشتراہ منذالسنۃ وذوالید ینکر دعواھما۔
مسئلہ نمبر 56: بینۃ الفساد اولیٰ اذاادعیٰ القبض ثم اجاب مرۃ اخری اذا ذکر شرطا فاسدا ادخل فی العقد فبینۃ الفساد اولیٰ۔

54:۔المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی،فقہ الامام ابی حنیفہؒ لابی المعالی برہان الدین محمود بن احمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری الحنفی (المتوفی 616ھ)ص 61، جلد 7، کتاب الدعویٰ، الفصل الحادی والعشرون: فی الدعاوی۔الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی 1424ھ، 2004ء

55:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام، ص 42 مسائل البیع

56:۔فتاوی انقروی للشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص 421، 422۔الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

حاشیہ:۔ا۔یہ حکم اتفاقی ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 57: خریدنے اور بیچنے والے (ا) میں سے ایک اس	دوسرا شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بیع صحیح ہے۔ فاسد

بات پر گواہ پیش کرے کہ ہماری اس بیع میں مدت فاسد تھی۔ لہٰذا یہ بیع بھی فاسد ہوگئی۔(مثلاً قیمت ادا کرنے کی مدت مجہول مقرر کی گئی تھی۔)	نہیں ہے۔(یعنی مجہول مدت مقرر نہیں ہوئی تھی۔)(انقروی)
مسئلہ نمبر58: وہ دو مدعی جنہوں نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی ہو،ان میں سے ایک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بیع صحیح ہے۔	دوسرا خریدنے والا مدعی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بیع فاسد ہے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر59: خریدنے اور بیچنے والے(۲) میں سے ایک اس بات گواہ پیش کرے کہ جو چیز ہم نے خریدی تھی،اسکی قیمت سو(۱۰۰) روپے اور آدھا کلو شراب تھی۔	دوسرا شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس چیز کی قیمت صرف سو(۱۰۰) روپے تھی۔(انقروی)

(یعنی) اذااختلف المتبایعان احدهما یدعی الصحۃ والآخر الفساد،ان کان مدعی الفساد، یدعی الفساد بشرط فاسد او اجل فاسد ، کان القول قول مدعی الصحۃ، والبینۃ بینۃ مدعی الفساد۔
مسئلہ نمبر 57: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 58: ادعیا شیئا فی ید ثالث واقام احدهما بینۃ علی الشراء الصحیح منہ والآخر بینۃ علی الشراء الفاسد،فبینۃ الصحۃ اولیٰ ۔
مسئلہ نمبر 59: ان کان مدعی الفساد یدعی الفساد لمعنی فی صلب العقد بان یدعی انہ اشتراہ بالف درهم ورطل من الخمر والآخر یدعی البیع بالف درهم،فالقول قول من یدعی الصحۃ،والبینۃ بینۃ الآخر۔

57:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشهادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص 421،422۔الناشر: دار الطبعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔۔۔58:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔59:۔ایضا محولہ بالا ص 422

حاشیہ:۔ا۔یہ حکم اتفاقی ہے۔۱۲ح۔۔۔۲۔یہ ظاہر الروایت ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر60: خریدنے اور بیچنے والے(ا) میں سے ایک اس	دوسرا شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہمارے درمیان یہ

بات پر گواہ پیش کرے کہ ہمارے درمیان یہ بیع زبردستی اور ناراضگی کے ساتھ ہوئی ہے۔	بیع رضامندی اور خوشی کیساتھ ہوئی تھی۔ (انقروی)
مسئلہ نمبر 61: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر میں نے اس مدعی کے باپ سے قیمتاً خرید اتھا اس حال میں کہ یہ چھوٹا (نابالغ) تھا۔	مدعی کا بیٹا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر اس نے میری رضامندی کے بغیر خریدا ہے اس حال میں کہ میں بالغ تھا۔ (انقروی)
مسئلہ نمبر 62: ایک غلام کو[۲] خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس آدمی نے مجھے یہ غلام بیچا ہے اس حال میں کہ اس نے پکڑا تھا۔	بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس پر یہ غلام بیچا ہے اس حال میں کہ وہ بھاگا تھا۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 60: اذاادعیٰ احدھما البیع اوالصلح عن طوع وادعی الآخر عن کرہ فبینۃ مدعی الکرہ اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 61: باع ضیعۃ ولدہ، فاقام المشتری البینۃ انہ باعھا فی صغرہ بمثل الثمن والابن اقام البینۃ انہ باعھا فی حال البلوغ ،فبینۃ المشتری اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 62: بینۃ ا لمشتری علیٰ ان البائع باعہ العبد بعد ما اخذہ اولیٰ من بینۃ البائع علیٰ انہ باعۃ العبد حال اباقہ۔

60:۔فتاویٰ انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص442۔الناشر: دار الطبعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربیۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

61:۔ایضا محولہ بالا ص424

62:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام، ص42 مسائل البیع

حاشیہ:۔ [۱] اس حکم کی بناء صحیح قول پر ہے۔جیسا کہ قاضی خان میں ہے۔۱۲ح

حاشیہ:۔ [۲] بھگوڑے غلام کی بیع کرنا جائز نہیں ہے۔اگر کسی نے اس طرح کی بیع کی اور پھر غلام واپس آگیا تو یہ بیع نہیں ہو گی۔بلکہ بیع جدید کرنا ہو گی۔ہدایہ میں اس طرح بیان ہوا ہے۔اور یہ ظاہر الروایت ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 63: خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جس	بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں اس بیع کے وقت

وقت میں نے بیچنے والے سے یہ چیز خریدی تھی، یہ بڑا اور بالغ تھا۔	نابالغ تھا۔(انقروی)
مسئلہ نمبر 64: خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس بیچنے والے نے مجھے (یہ) شراب سرکہ بننے کے بعد بیچی ہے۔	بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس پر شراب کی حالت میں شراب بیچی ہے۔(یعنی سرکہ بننے سے پہلے۔) (قاضی خان)
مسئلہ نمبر 65: بالغ لڑکا اس [1] بات پر گواہ پیش کرے کہ اس خریدنے والے نے یہ چیز میرے وصی سے غبن یعنی بہت کم قیمت پر خریدی ہے۔	بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ چیز مناسب قیمت پر خریدی ہے۔(انقروی)

مسئلہ نمبر 63: لوقال البائع بعتہ منک فی صغر وقال المشتری : بل بعد بلوغک ،فالقول لمن یدعی الصبیالانہ ینکر اصل العقد ، فالبینۃ بینۃ من یدعی البلوغ .
مسئلہ نمبر 64: بینۃ المشتری علیٰ ان البائع باعہ الخمربعد تخللہ اولیٰ من بینۃ البائع علیٰ انہ باعہ ایاہ حال کونہ خمرا۔واذاختلفا المتباعیان احدھما یدعی الصحۃ والآخر الفساد،کان القول قول مدعی الصحۃ۔
مسئلہ نمبر 65: لوبرھن علیٰ انہ اشتراہ من وصیہ بالعدل(ای بثمن المثل) والصبی بعد بلوغہ علیٰ انہ کان بالغبن ، فبینۃ الغبن اولیٰ۔

63:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشھادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص424: الناشر: دار الطبعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

64:۔ قاضی خان ج2، ص102 کتاب البیع فصل فی شروط المفسدۃ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام، ص42 مسائل البیع

65:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشھادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص424: الناشر: دار الطبعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

حاشیہ:۔۱؎ اس مسئلے میں اختلاف ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 66: بیع کے صحیح ہونے کے گواہ اس حال میں کہ	بیع کے فاسد ہونے کے گواہ، بیچنے والے کا قیمت پر قبضہ کرنے

بیچنے والے نے قیمت پر قبضہ کیا ہو اور مبیع خریدنے والے کے سپرد کی ہو۔	کے بعد۔ جبکہ مبیع خریدنے والے کے سپرد کی ہو۔(انقروی)
مسئلہ نمبر 67: خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مالک کی چیز کو دوسرے شخص نے اس کی اجازت کے بغیر مجھے بیچی تھی۔ اس کے بعد مالک نے اس بیع کی اجازت دی تھی۔(یعنی راضی ہوا تھا۔)	مالک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ بیع رد کی تھی۔(یعنی میں اس پر راضی نہیں ہوں۔)(انقروی)
مسئلہ نمبر 68: بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو جانور میں نے اس خریدنے والے پر بیچا تھا، وہ اس کے قبضے میں مر گیا ہے۔	خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ جانور اس بیچنے والے کے قبضے میں مر گیا ہے۔(انقروی)

مسئلہ نمبر 66: اقام المشتری بینۃ ،انہ باعہ ھذا الشئی بیعاصحیحا واقام البائع بینۃ انہ باعہ مکرھا ، فبینۃ الصحۃ اولیٰ۔ ان ادعیٰ احدھما بیعا باتا،والآخر بیعا فاسدا،فبینۃ الصحۃ ا ولیٰ وان زعم البائع انہ کان قبل قبضہ وزعم المشتری الوجوب لکونہ بعد القبض ، فالقول للمشتری ادعاہ الصحۃ۔

مسئلہ نمبر 67: باع ملک الغیر وسلم ثم ادعی المالک الرد حین سمع ، وادعی المشتری الاجازۃ ، واقاما البینۃ فبینۃ المشتری اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 68: برھن المشتری علیٰ ان المبیع مات فی ید البائع والبائع علیٰ انہ مات فی یدالمشتری ، فبینۃ البائع اولیٰ لانہ یلزم الثمن ۔ ولوارخا فالاسبق اولیٰ۔ وان لم یکن لھما بینۃ ، فالقول للمشتری لانہ منکر۔

66:۔فتاویٰ انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص 422۔ وص 429۔: الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

67:۔ایضا محولہ بالا ص 427

68:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 69: بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے	خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ جانور بیچنے والے

جو جانور اس پر بیچا تھا وہ اس کے قبضے میں مر گیا ہے اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (خریدنے والے کی تاریخ سے) پہلے ہو۔ مسئلہ نمبر 70: خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو جانور اس (بیچنے والے) نے مجھے بیچا تھا، وہ اس کے قبضے میں مر گیا ہے اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (بیچنے والے کی تاریخ) سے پہلے ہو۔ مسئلہ نمبر 71: بکر مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ غلام زید سے ہزار روپے کے بدلے (عوض) خریدا ہے۔	کے قبضے میں مر گیا ہے اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (بیچنے والے کی تاریخ) کے بعد ہو۔ (انقروی) بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ جانور اس خریدنے والے کے قبضے میں مر گیا ہے اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (خریدنے والے کی تاریخ) کے بعد ہو۔ (انقروی) قابض یعنی زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ غلام عمر کو ایک چیز کے بدلے (عوض) بیچا ہے۔ (انقروی)

مسئلہ نمبر69: برهن المشتری علیٰ ان المبیع مات فی ید البائع والبائع علیٰ انہ مات فی یدالمشتری ، فبینۃ البائع اولیٰ لانہ یلزم الثمن ۔ ولوارخا فالاسبق اولیٰ۔ وان لم یکن لهما بینۃ ، فالقول للمشتری لانہ منکر۔

مسئلہ نمبر70: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 71: بینۃ الخارج علیٰ انہ اشتری هذا العبد من ذی الید بالف اولیٰ من بینۃ ذی الید علیٰ انہ باع العبد لعمرو بالفین۔

69:۔ فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشهادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص427، الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔

70:۔ ایضا محولہ بالا

71:۔ ایضا محولہ بالا ص422۔ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص44 مسائل البیع

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر72: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مدعی جو	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس سے

دعویٰ کر رہا ہے کہ میں نے یہ غلام ہزار ۱۰۰۰ روپے پر خریدا ہے۔اس نے عمر کی طرف سے (ان روپوں کی) ضمانت کی تھی۔ (اور غلام کو خریدا نہیں ہے۔)	یہ غلام ہزار (۱۰۰۰) روپے کے عوض خریدا ہے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر 73: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ غلام دو آدمیوں (مثلاً زید اور بکر) پر ہزار (۱۰۰۰) روپے کے بدلے بیچا ہے۔	زید اور بکر میں سے ایک جس کے قبضے میں یہ غلام ہے، اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس سے پانچ سو (۵۰۰) روپے کے بدلے خریدا ہے۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 72: بینۃ ذی الید علیٰ ان مدعی الشری بالف کفل عمروا اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انہ اشتری العبد بالف۔

مسئلہ نمبر 73: عبد فی یدرجل اقام ھو البینۃ علیٰ رجلین انہ باعہ منھما بالفی درھم ، واقام احدالرجلین البینۃ انہ اشتراہ من الذی فی یدہ بالف درھم،فالبینۃ بینۃ الذی العبد فی یدیہ۔

72:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ ص426،الناشر: دار الطبعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص44 مسائل البیع

73:۔ قاضی خان ص246،ج2، کتاب الدعوی والبینات، فصل: فی دعوی المنقول وفیہ مسائل النتاج ودعوی الرجلین

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 74: ایک مدعی غیر (1) قابض اس بات پر گواہ پیش	دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے یہ گھر خالد

کرے کہ میں نے فلاں گھر خالد سے اتنے روپوں کے عوض خریدا ہے اور روپے (ان کو) دیے ہیں۔ مسئلہ نمبر 75: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مدعی غیر قابض نے مجھے یہ گھر عید کے مہینے میں پانچ سو(۵۰۰) روپے کے عوض بیچا ہے۔	نے مجھے ہبہ کیا ہے۔(یعنی بخش دیا ہے۔) تیسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر مجھے خالد کی طرف سے میراث میں ملا ہے۔(قاضی خان) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس پر یہ گھر رمضان کے مہینے میں ہزار روپے کے عوض بیچا ہے۔(محیط)

مسئلہ نمبر 74: دارفی یدرجل فاقام رجل البینۃ انہ اشتراھا من فلان غیر ذی الید بالف درھم وھویملکھا ونقدالثمن ، واقام آخر البینۃ ان فلانا آخر وھبھا منہ وقبضھا،واقام الآخر البینۃ علی الصدقۃ من رجل آخر، واقام آخر البینۃ انہ ورثھا من ابیہ،فان القاضی یقضی بینھم ارباعا۔واذاادعوا ذالک من رجل واحد،یقضی للمشتری وترجح بینۃ البیع۔

مسئلہ نمبر75: اذاکانت الدار فی یدرجل فاقام بینۃ انہ باعھا من فلان بالف درھم فی رمضان،واقام فلان البینۃ انہ اشتراھا فی شوال بخمسمائۃ،فانہ یقضی بشراء بخمسمائۃ۔

74:۔ قاضی خان، ص276،ج2، کتاب الدعویٰ والبینات، فصل: فی دعوی الملک بسبب

75:۔المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، فقہ الامام ابی حنیفۃؒ لابی المعالی برہان الدین محمود بن احمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری الحنفی (المتوفی 616ھ) ص61، جلد 7، کتاب الدعویٰ، الفصل الحادی والعشرون: فی الدعاوی۔ الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی 1424ھ، 2004ء

حاشیہ:۔ا بیع کے گواہ ہبہ اور میراث کے گواہوں سے اس صورت میں معتبر ہے، جب مدعی ایک شخص کی طرف نسبت کرے۔ جیسا کہ اس مسئلے میں خالد کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ ۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر76: قابض[1] اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے فلاں گھر اس مدعی غیر قابض سے خریدا ہے۔ اور بیع کی ایسی	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر اس قابض سے خریدا ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ

تاریخ بتائے جو (مدعی کی تاریخ) کے بعد ہو۔ مسئلہ نمبر 77: قابض [۲] اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر اس مدعی غیر قابض سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے جو (مدعی کی تاریخ کے) بعد ہو۔	بتائے جو (قابض کی تاریخ) سے پہلے ہو۔ (محیط) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر اس قابض سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔ اور (بیع کی) ایسی تاریخ بتائے جو (قابض کی تاریخ) سے پہلے ہو۔ (محیط)
مسئلہ نمبر 78: مدعی [۳] غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر جس آدمی کے قبضے میں ہے۔ میں نے اس سے خرید کر فلاں تاریخ کو اسپر قبضہ کیا ہے۔ اور (بیع کی) ایسی تاریخ بتائے جو (قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر میں نے فلاں تاریخ کو اس مدعی غیر قابض سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے (جو مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔ (محیط)

مسئلہ نمبر 76: دارفی یدرجل ادعاها رجل انہ اشتراها من ذی الید بالف درهم،واقام البینۃ علیٰ ذالک ،وادعیٰ ذوالید انهادارہ ، اشتراها من المدعی بالف درهم،واقام علیٰ ذالک بینۃ انہ یقضی بالدار لذی الید،وکذالک اذا شهدوا بالشراء والقبض ان ارخا وتاریخ احدهما اسبق،یقضی بالدار لآخرهما تاریخا۔
مسئلہ نمبر 77: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 78: ایضا محولہ بالا

76:۔ایضا محولہ بالا ص 29،30۔ جلد 16، کتاب الدعویٰ، الفصل الرابع دعوی الملک فی الاعیان بسبب۔ الناشر: مکتبہ ادارۃ القرآن لعلوم الاسلامیہ الطبعۃ الاولی 2004ء

77:۔ایضا محولہ بالا

78:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ: ۲۔یہ حکم امام ابو حنیفہ ؒ اور امام محمد ؒ کے نزدیک ہے ۱۲ح۔ ۲۔یہ حکم اتفاقی ہے۔ ۱۲ح۔ ۳۔یہ حکم امام صاحبؒ و امام محمد ؒ کے نزدیک ہے ۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 79: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ گھر جس آدمی کے قبضے میں ہے۔ میں نے اس سے یہ گھر فلاں	قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ گھر میں نے فلاں تاریخ کو اس مدعی غیر قابض سے خریدا ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ

تاریخ کو خریدا ہے اور (بیع کی) ایسی تاریخ بتائے جو (قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔ مسئلہ نمبر 80: قابض (۱) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر اس مدعی غیر قابض سے ہزار ۱۰۰۰ روپے (کے عوض) خریدا ہے۔	بتائے جو (مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔ (محیط) مدعی غیر قابض اس بات گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر اس قابض سے پانچ سو ۵۰۰ روپے (کے عوض) خریدا ہے۔ (محیط)

مسئلہ نمبر 79: دارفی یدرجل ادعاھا رجل انہ اشتراھا من ذی الید بالف درھم،واقام البینۃ علیٰ ذالک ، وادعیٰ ذوالید انہادارہ ، اشتراھا من المدعی بالف درھم،واقام علیٰ ذالک بینۃ انہ یقضی بالدار لذی الید،وکذالک اذا شھدوا بالشراء والقبض ان ارخا وتاریخ احدھما اسبق،یقضی بالدار لآخرھما تاریخا۔

مسئلہ نمبر 80: وان کانت الدار فی یدرجل فاقام علیھا البینۃ انہ اشتراھا من ذی الید بالف درھم واقام الذی فی یدیہ البینۃ انہ باعھا منہ بالفی درھم ولا یدری التاریخ بین البیعین، فانہ یقضی بالفی درھم ببینۃ البائع۔

79:۔المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، فقہ الامام ابی حنیفہؒ لابی المعالی برہان الدین محمود بن احمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری الحنفی (المتوفی 616ھ) ص 29،30۔ جلد 16، کتاب الدعویٰ، الفصل الرابع دعوی الملک فی الاعیان بسبب۔۔الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی 1424ھ، 2004ء

80:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ: ۔ا یہ حکم اتفاقی ہے۔ ۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 81: خریدنے اور بیچنے والے میں سے جس کے لیے خیار نہ ہو۔ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو بیع ہمارے درمیان	دوسرا آدمی جس کے لیے خیار ہو اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس بیع کی اجازت دی ہے۔ (تنقیح)

ہوئی تھی۔اس صاحب خیار نے رد کی تھی۔حالانکہ خیار کی مدت ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی۔	
مسئلہ نمبر82: خریدنے اور بیچنے والے میں سے جس کے لیے خیار نہ ہو۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جو بیع ہمارے درمیان ہوئی تھی۔اس صاحب خیار نے اس کی اجازت دی ہے۔حالانکہ خیار کی مدت پوری نہیں ہوئی تھی۔	دوسرا آدمی جس کے لیے خیار ہو اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس بیع کی تردید کی ہے یا میں نے اس بیع کو رد (مسترد) کیا ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر83: خیار کے ساتھ ایک چیز کو خریدنے والا۔خیار کی مدت گزرنے کے بعد اس بات پر گواہ پیش کرے کہ صاحب خیار نے خیار کی مدت میں یہ بیع رد کی تھی۔	اس چیز کو بیچنے والا اس بیع کی اجازت پر گواہ پیش کرے اس حال میں کہ خیار کی مدت گزری ہو۔ (ختم ہوئی ہو۔)(تنقیح)

مسئلہ نمبر 81: بینۃ من لیس لہ الخیار اولیٰ فیما لوکان الخیار لاحدھما واختلفا فی الاجازۃ والنقض فی المدۃ۔ وبینۃ مدعی النقض اولیٰ لواختلفا بعد المدۃ۔

مسئلہ نمبر 82: بینۃ من لیس لہ الخیار اولیٰ فیما لوکان الخیار لاحدھما واختلفا فی الاجازۃ والنقض فی المدۃ۔ وبینۃ مدعی النقض اولیٰ لواختلفا بعد المدۃ۔

مسئلہ نمبر 83: ایضا محولہ بالا

81:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی المتوفی 1252ھ ص595ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

82:۔ایضا محولہ بالا

83:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر84: خیار کے ساتھ ایک چیز کو بیچنے والا۔خیار کی مدت میں اس بیع کے رد ہونے پر گواہ پیش کرے۔جبکہ مدت	اس چیز کو خریدنے والا۔خیار کی مدت میں اس بیع کے اجازت پر گواہ پیش کرے۔جبکہ مدت گزر چکی ہو۔(تنقیح)

گزر چکی ہو۔	
مسئلہ نمبر 85: ایک لونڈی کو بیچنے والا۔ جبکہ (بیچنے کے بعد) وہ مر چکی ہو۔ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ لونڈی اس خریدنے والے کے ہاں اس لونڈی پر قبضہ کرنے کے بعد مر چکی ہے۔	اس لونڈی کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ (لونڈی) اس بیچنے والے کے ہاں مر چکی ہے۔ جبکہ میں نے اسپر قبضہ نہیں کیا تھا۔ (محیط)
مسئلہ نمبر 86: ایک لونڈی کو بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس خریدنے والے نے قبضہ کرنے کے بعد اس لونڈی کو قتل کیا ہے۔	اس لونڈی کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرا قبضہ کرنے سے پہلے اس بیچنے والے نے اسے قتل کیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ نمبر 84: بینۃ من لیس لہ الخیار اولیٰ فیما لوکان الخیار لاحدھما واختلفا فی الاجازۃ والنقض فی المدۃ۔ وبینۃ مدعی النقض اولیٰ لواختلفا بعد المدۃ۔

مسئلہ نمبر 85: بینۃ البائع علیٰ ان الجاریۃ ماتت فی یدالمشتری بعد قبضھااولیٰ من بینۃ المشتری علیٰ انھا ماتت فی ید البائع قبل قبضہ۔

مسئلہ نمبر 86: بینۃ البائع علیٰ ان الجاریۃ قتلھا المشتری بعد قبضھا اولیٰ من بینۃ المشتری علیٰ ان البائع قتلھا قبل قبضہ۔

84:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص595 ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

85:۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص46، مسائل البیع

86:۔ ایضا محولہ بالا ص 67

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 87: ایک لونڈی کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش	اس لونڈی کو بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس

کرے کہ مجھ پر بیچنے والے نے مجھے بیچنے کے ایک دن بعد اسکو مارا ہے۔(قتل کیا ہے۔)	خریدنے والے نے اس لونڈی کو بیع کے دو دن بعد مارا ہے۔(قتل کیا ہے۔) (محیط)
مسئلہ نمبر 88: بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس پر اتنے کپڑے بیچے ہیں۔(لہٰذا میں اس سے قیمت کا مطالبہ کرتا ہوں۔)	ان کپڑوں کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو بری کر دیا ہے۔(یعنی ہم نے ایک دوسرے کو(حق کے مطالبے) سے آزاد کر دیا ہے۔) (طریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر 89: خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس بیچنے والے نے مجھے پانچ درخت بیچے ہیں۔	بیچنے والا اس بات گواہ پیش کرے کہ میں نے اس پر صرف ایک درخت بیچا ہے۔(خیریہ)

مسئلہ نمبر 87: بینۃ المشتری علیٰ ان الجاریۃ قتلھا البائع بعد البیع بیوم اولیٰ من بینۃ البائع علیٰ ان المشتری قتلھا بعد البیع بیومین۔

مسئلہ نمبر 88: بینۃ البائع علیٰ کذا ثوبا باعہ ایاھااولیٰ من بینۃ المشتری علیٰ الابراء بینھما۔

مسئلہ نمبر 89: لوباع شجرۃ فی محل کذا فظھر ان فیہ اکثر منھا فادعیٰ المشتری الکل ، فالقول للبائع والبینۃ للمشتری۔

87:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 47، مسائل البیع

88:۔ایضا محولہ بالا

89:۔الفتاوی الخیریہ لنفع البریۃ علی مذہب الامام الاعظم ابی حنیفہؒ لمحمد بن ابراہیم بن سلیمان بن محمد بن عبد العزیز ص 93، ج 2، کتاب الدعویٰ۔الطبعۃ الثانیۃ بالمطبعۃ الکبریٰ المیریۃ ببولاق مصر المحمیہ، 1300ھ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر90: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر بکر سے دس(۱۰)دن پہلے خریدا ہے۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے وہ گھر بکر سے پانچ دن پہلے خریدا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر91: مدعی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس آدمی نے مجھے یہ چیز بیچی ہے۔اوراس نے بیع کااقرار بھی کیا ہے۔	مدعیٰ علیہ بیچنے والااس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے زبردستی اور جبر کیوجہ سے اقرار کیا تھا۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر92: جس آدمی پر بیع اوراقرار کادعوٰی کیا گیاہو،وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے زبردستی اور جبر کی وجہ سے بیع اوراقرار کیا تھا۔(یعنی بیع اوراقرار دونوں زبرستی (جبر) کیوجہ سے ہوئی تھی۔	مدعی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس نے میرے ساتھ بیع کی ہے اور پھراس بیع کااقرار بھی کیا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 90: اذا ادعیٰ عینا فی یدی رجل انی اشتریتها من فلان مند سبعة ایام ، وقال ذوالید: لا، بل هو ملکی، اشتریته من ذالک الذی تدعی الشراء منه منذ عشرة ایام واقام البینة ، یکون لاسبقهماتاریخا ۔

مسئلہ نمبر 91: رجل ادعیٰ علیٰ آخر ضیعة بسبب الشراء منه وقال فی آخره: وهٰکذا اذا، اقر المدعی المدعی علیه بالبیع ، واقام المدعیٰ علیه البینة انه کان مکرها فی الاقرار بالبیع لایصح الدفع(ای لاتقبل بینته) حتیٰ لو اقام البینة علی کونه مکرهافی البیع والاقرار جمیعا، کان الدفع صحیحا(ای تقبل بینته۔)

مسئلہ نمبر 92: ایضا محولہ بالا

90:۔الفتاوی الہندیہ ص55ج4کتاب الدعویٰ الباب السادس فی ماتدفع بہ دعوی المدعی، ومالاتدفع بہ

91:۔ایضامحولہ بالاص58

92:۔ایضامحولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 93: کوئی آدمی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اگرچہ ہمارے درمیان یہ بیع زبردستی (جبر کیوجہ) سے ہوئی تھی۔ لیکن بعد میں رضامندی کیوجہ سے ہوئی تھی۔	دعویٰ کرنے والا (مدعی) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہمارے درمیان یہ (بیع) زبردستی اور نارضگی کیوجہ سے ہوئی ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 94: کسی چیز کو خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس بیچنے والے نے اس چیز کی قیمت مجھ سے رضا مندی اور خوشی سے لی ہے۔ (وصول کی ہے۔)	بیچنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ بیع اور خریدنے والے کو یہ چیز سپرد کرنا مجھ پر زبردستی اور جبر کی وجہ سے تھا۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 93: رجل ادعیٰ ضیعۃ فی ید رجل ، انک اشتریتھا منی وکنت مکرھا علی البیع والتسلیم،واقام علیٰ ذالک بینۃ واراد استرداد الضیعۃ ، فقال المدعیٰ علیہ: کان الامر کما قلت، الا ان بعد ما زال الاکراہ بعت ھذاالمبیع منی بکذا عن طوع ورضا ، واقام علیٰ ذالک بینۃ ، فالقاضی یقضی ببینۃ المدعیٰ علیہ،وتندفع دعوی المدعی حتی لایکون للبائع حق الاسترداد۔

مسئلہ نمبر 94: اذاادعیٰ الاکراہ علی البیع والتسلیم ، فقال المشتری فی دفع دعواہ : انک اخذت الثمن منی طائعا، فھذا دفع صحیح(ای تقبل بینۃ المشتری۔)

93:۔الفتاویٰ الہندیۃ ص58 ج4 کتاب الدعویٰ الباب السادس فی ماتدفع بہ دعوی المدعی، ومالاتدفع بہ

94:۔ایضا محولہ بالا ص55

باب پنجم:

فصل دوم:۔ سلم کے مسائل

اس فصل میں کل چھ (6) مسائل ہیں۔ یہ چھ (6) مسائل ایک (1) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل دوم:

سلم کے مسائل۔

کل کتب (1) کل مسائل (6)

(1) تنقیح	(1) چھ (6) مسائل

فصل دوم:۔ مسائل سلم/سلم کے مسائل

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مسلم الیہ (یعنی جس کے ساتھ سلم کا معاملہ کیا گیا ہو) اندازے کے بابت پر گواہ پیش کرے (کہ ہم نے تیس ۳۰ من گندم کا ذکر کیا تھا مثلاً۔) (تنقیح)	مسئلہ نمبر1: رب السلم[1] کے گواہ اندازے کے بابت میں (یعنی اس شخص کے گواہ جس نے بطور سلم دوسرے کو روپے دئے ہو۔ اور پھر دونوں مسلم فیہ (یعنی جس چیز پر سلم کا معاملہ ہوا ہے) کے اندازے میں اختلاف کرے۔ (اور رب السلم کہے کہ میں نے پچاس ۵۰ من گندم بتائی تھی۔)
مسلم الیہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہم نے جس چیز پر سلم کا معاملہ کیا ہے، وہ فلاں جنس ہے۔ (مثلاً جو ہے۔) (تنقیح)	مسئلہ نمبر2: رب السلم اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہم نے جس چیز پر سلم کا معاملہ کیا ہے، وہ فلاں جنس ہے۔ (مثلاً گندم ہے۔)

مسئلہ نمبر1: بینۃ رب السلم اولیٰ فیما لو اختلف فی قدر المسلم فیہ اوجنسہ اوصفتہ اوزرعہ۔

مسئلہ نمبر2: ایضا محولہ بالا

1:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص595 ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

2:۔ ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ ۱اگر زید نے بکر کو بطور سلم روپے دیے ہو مثلاً۔ تو زید رب السلم ہے اور بکر (مسلم الیہ) کے ساتھ سلم کا معاملہ کیا گیا ہے۔ ۱۲ مترجم۔ محمد ابراہیم عفی عنہ

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مسلم الیہ (یعنی جس کے ساتھ سلم کا معاملہ کیا گیا ہے) اس چیز کی صفت پر گواہ پیش کرے (مثلاً یہ کہے کہ آپ نے مجھے سرخ گندم کے (عوض) روپے دئے ہیں۔ (تنقیح)	مسئلہ نمبر 3: رب السلم (مسلم فیہ) جس چیز پر سلم کا معاملہ ہوا ہے۔ اسکی صفت پر گواہ پیش کرے۔ (مثلاً یہ (رب السلم) کہے کہ میں نے تمھیں سفید گندم کے بدلے (عوض) روپے دیئے ہیں۔
رب السلم (یعنی جس نے روپے دئے ہو) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہمارے درمیان یہ معاملہ اتنے روپوں پر ہوا ہے۔ (تنقیح)	مسئلہ نمبر 4: مسلم الیہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ ہمارے درمیان یہ معاملہ اتنے روپوں پر ہوا ہے۔
رب السلم سلم کی مقررہ مدت پر گواہ پیش کرے۔ (مثلا یہ کہے کہ ہم نے دو مہینوں کی مدت مقرر کی تھی۔) (تنقیح)	مسئلہ نمبر 5: مسلم الیہ مقررہ مدت پر گواہ پیش کرے (مثلاً یہ کہے کہ ہم نے پانچ مہینوں کی مدت مقرر کی تھی۔)
مسلم الیہ کپڑے کے گزوں کے اندازہ پر گواہ پیش کرے۔ (مثلا یہ کہے کہ ہم نے پندرہ ۱۵ گز کپڑے کا ذکر کیا تھا۔) (تنقیح)	مسئلہ نمبر 6: رب السلم کپڑے کے گزوں کے اندارہ پر گواہ پیش کرے۔ (مثلاً یہ کہے کہ ہم نے بیس ۲۰ گز کپڑے کا ذکر کیا تھا۔)

مسئلہ نمبر3: بینۃ رب السلم اولیٰ فیما لواختلف فی قدرالمسلم فیہ اوجنسہ اوصفتہ اوزرعہ۔
مسئلہ نمبر 4: بینۃ المسلم الیہ اولیٰ فیما لواختلفا فی راس المال اوفی مضی الاجل لاثباتھا الزیادۃ ۔
مسئلہ نمبر 5: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 6: بینۃ رب السلم اولیٰ فیما لواختلف فی قدرالمسلم فیہ اوجنسہ اوصفتہ اوزرعہ۔

3:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص595 ج1 کتاب الشھادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

4:۔ ایضا محولہ بالا

5:۔ ایضا محولہ بالا

6:۔ ایضا محولہ بالا

باب پنجم:

فصل سوم:۔ ضمانت (یعنی ذمہ داری) کے مسائل

اس فصل میں کل گیارہ (11) مسائل ہیں۔ یہ گیارہ (11) مسائل ایک (1) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل سوم:

ضمانت کے مسائل۔

کل کتب (1)	کل مسائل (11)
(1) ہندیہ	(1) گیارہ (11) مسائل

فصل سوم:۔ ضمانت (یعنی ذمہ داری کے مسائل)

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1: جو شخص اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہوں۔ وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ عمر زید کیطرف سے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہے۔	زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرا ہزار ۱۰۰۰ روپے کا اقرار کرنا زبردستی اور جبر کی وجہ سے تھا۔ ورنہ میرے ذمے ان کے روپے نہیں ہیں۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 2: جو شخص اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہوں۔ وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ عمر زید کے کہنے پر زید کیطرف سے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہے۔	زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرا ان ہزار روپے کا اقرار کرنا مجھ پر زبردستی اور جبر کی وجہ سے تھا۔(ورنہ میرے ذمے ان کے روپے نہیں ہیں۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 3: جو شخص اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہوں۔ وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ عمر زید کے کہنے کے بغیر زید زید کیطرف سے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہے۔	زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرا ان ہزار روپے کا اقرار کرنا زبردستی اور جبر کی وجہ سے تھا۔(ورنہ میرے ذمے ان کے روپے نہیں ہیں۔)(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 1: رجل ادعیٰ علیٰ آخر الف درھم بسبب الکفالۃ عن فلان بامرہ اوبغیر امرہ ، فجاء الاصیل وقال فی الدفع: ھذاالمال غیر واجب علی وکنت مکرھا فی اقرار،لایسمع ھذاالدفع (ای لایقبل) اما لوادعیٰ الکفیل ان الاصیل ادی ھذاالمال اوابرءہ المدعی،صح(ای یسمع ھذاالدفع۔)

مسئلہ نمبر 2: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر3: ایضا محولہ بالا

1:۔ الفتاوی الھندیہ صفحہ 58،ج4، کتاب الدعویٰ: الباب السادس فیماتدفع بہ دعوی المدعی، ومالاتدفع۔ الناشر: دار الفکر، للطباعۃوالنشر والتوزیع،

الطبعۃالاولیٰ30-1429،2009.

2:۔ ایضا محولہ بالا

3:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 4: ضامن اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جن روپوں کا میں خالد کیطرف سے زید کا ضامن بن گیا تھا۔ زید نے خالد کو ان سے بری کر دیا تھا۔ (وہ روپے معاف کئے تھے۔ چھوڑے تھے۔)	زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ مجھے خالد کیطرف سے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن ہے۔ (لہٰذا میں اس سے مطالبہ کرتا ہوں۔) (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 5: روپوں کا مطالبہ کرنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ عمر زید کیطرف سے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہے۔ (لہٰذا میں اس سے مطالبہ کرتا ہوں۔)	ضامن یعنی عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ (حقیقت میں، میں نے ضمانت کی ہے۔) لیکن زید کے ذمے اس کے روپے شراب کے ہیں۔ (لہٰذا واجب الادا نہیں ہے۔) (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 6: اپنے روپوں کا مطالبہ کرنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ عمر زید کیطرف سے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہے۔ (لھذا میں اس سے مطالبہ کرتا ہوں۔)	ضامن یعنی زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ روپے جُوے کے ہیں۔ (لہٰذا واجب الادا نہیں ہے۔) (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 4: رجل ادعیٰ علیٰ آخر الف درھم بسبب الکفالۃ عن فلان بامرہ اوبغیر امرہ ، فجاء الاصیل وقال فی الدفع: ھذاالمال غیر واجب علی وکنت مکرھا فی اقرار،لایسمع ھذاالدفع (ای لایقبل) اما لوادعیٰ الکفیل ان الاصیل ادی ھذاالمال اوابرءہ المدعی،صح(ای یسمع ھذاالدفع)۔

مسئلہ نمبر 5: کفل عن آخر بالف یدعیھا ،ثم اقام الکفیل البینۃ ، ان الالف التی ادعاھا علی المکفول عنہ ثمن خمراوقمار لم یقبل ذالک من الکفیل۔ وان اقام البینۃ علیٰ اقرار المکفول لہ بذالک والمکفول لہ یجحد ذالک ، لاتقبل بینتہ۔

مسئلہ نمبر 6: ایضا محولہ بالا

4:۔الفتاوی الھندیہ صفحہ 58،ج4،کتاب الدعویٰ: الباب السادس فیماتدفع بہ دعوی المدعی،ومالاتدفع۔الناشر: دار الفکر،لطبٰعۃ والنشر والتوزیع،الطبعۃ الاولیٰ30-1429،2009

5:۔ایضا محولہ بالاص 59،58

6:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 7: اپنے روپوں کا مطالبہ کرنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ عمر زید کیطرف سے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہے۔ (لٰہذا میں اس سے مطالبہ کرتا ہوں۔)	ضامن یعنی عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مطالبہ کرنے والے نے اقرار کیا تھا کہ وہ روپے جُوے کے ہیں ۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 8: اپنے روپوں کا مطالبہ کرنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ عمر زید کیطرف سے مجھے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہے۔ (لہذا میں اس سے مطالبہ کرتا ہوں۔)	ضامن یعنی عمر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مطالبہ کرنے والے نے اقرار کیا تھا کہ زید کے ذمے روپے شراب کے ہیں۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 9: ضامن (یعنی جو شخص زید کیطرف سے بکر کیلئے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہو۔) وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ وہ روپے میں نے زید کے کہنے پر بکر کو دیئے ہیں ۔ لٰہذا اب میں زید سے اس کا مطالبہ کرتا ہوں۔	زید اس بات گواہ پیش کرے کہ میرے ذمے بکر کے ہزار ۱۰۰۰ روپے جُوے کے تھے۔ (لٰہذا مجھ پر لازم نہیں ہے۔) (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 7: كفل عن آخر بالف يدعيها ،ثم اقام الكفيل البينۃ ، ان الالف التى ادعاها على المكفول عنہ ثمن خمراوقمار لم يقبل ذالک من الكفيل۔ وان اقام البينۃ على اقرار المكفول لہ بذالک والمكفول لہ يجحد ذالک ، لاتقبل بينتہ۔
مسئلہ نمبر 8: كفل عن آخر بالف يدعيها ،ثم اقام الكفيل البينۃ ، ان الالف التى ادعاها على المكفول عنہ ثمن خمراوقمار لم يقبل ذالک من الكفيل۔ وان اقام البينۃ على اقرار المكفول لہ بذالک والمكفول لہ يجحد ذالک ، لاتقبل بينتہ۔
مسئلہ نمبر 9: ولو كان الفكيل ادى المال واراد ان يرجع على المكفول عنہ والطالب غائب ، فقال المكفول عنہ : كان المال قمارا اوثمن خمر او ميتۃ اوماشبہ ذالک ، واراد ان يقيم البينۃ على الكفيل، لاتقبل بينتہ۔

7:۔الفتاوی الھندیہ ص59،58۔،ج4،کتاب الدعویٰ: الباب السادس فیماتدفع بہ دعوی المدعی، ومالاتدفع۔الناشر: دار الفکر، لطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ 30-1429، 2009

8:۔ایضا محولہ بالا

9:۔ایضا محولہ بالا ص59

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 10: ضامن (یعنی جو شخص زید کیطرف سے بکر کیلئے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہوں۔) وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے زید کے کہنے پر وہ روپے بکر کو کو دیئے ہیں۔	زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے ذمے بکر کے ہزار ۱۰۰۰ روپے شراب کی قیمت تھی۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 11: ضامن (یعنی جو شخص زید کیطرف سے بکر کیلئے ہزار ۱۰۰۰ روپے کا ضامن بن گیا ہوں۔) وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے زید کے کہنے پر وہ روپے بکر کو دیئے ہیں۔ لہٰذا اب میں زید سے اس کا مطالبہ کرتا ہوں۔	زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے ذمے بکر کے ہزار ۱۰۰۰ روپے مردار کی قیمت تھی۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 10: ولو کان الفکیل ادی المال واراد ان یرجع علی المکفول عنہ والطالب غائب ، فقال المکفول عنہ : کان المال قمارا اوثمن خمر او میتۃ اوماشبہ ذالک ، واراد ان یقیم البینۃ علی الکفیل، لاتقبل بینتہ۔

مسئلہ نمبر 11: ایضا محولہ بالا

10:۔الفتاوی الھندیہ ص،59ج4، کتاب الدعویٰ: الباب السادس فیماتدفع بہ دعوی المدعی، ومالاتدفع۔الناشر: دارالفکر، لطبعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ30-1429، 2009

11:۔ایضا محولہ بالا

باب پنجم:

فصل چہارم:۔ گواہی کے مسائل

اس فصل میں کل ایک سو آٹھ (108) مسائل ہیں۔ یہ ایک سو آٹھ (108) مسائل تیئس (23) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل چہارم: گواہی کے مسائل۔

کل کتب (23)	کل مسائل (108)
(1) بزازیہ	(1) دو (2) مسائل
(2) علی افندی	(2) ایک (1) مسئلہ
(3) ذخیرہ	(3) دو (2)
(4) تنقیح	مسائل
(5) علیﷺ دی	(4) بیس (20) مسائل
(6) مجلہ	(5) نو (9) مسائل
(7) محبیہ	(6) بارہ (12) مسائل
(8) ہندیہ	(7) ایک (1) مسئلہ
(9) خیریہ	(8) چودہ (14) مسائل
(10) انقروی	(9) پانچ (5) مسائل
(11) قاضی خان	(10) چھ (6) مسائل
(12) قاری الہدایہ	(11) گیارہ (11) مسائل
(13) نتیجہ	(12) ایک (1) مسئلہ
(14) بھجہ	(13) ایک (1) مسئلہ

(15)فیضیہ	(14) ایک (1) مسئلہ
(16)کنز	(15) دو (2) مسائل
(17)تمرتاشی	(16) ایک (1) مسئلہ
(18)قنیہ	(17) چار (4) مسائل
(19)محیط	(18) چار (4) مسائل
(20)ابوالسعود	(19) ایک (1) مسئلہ
(21)داماد	(20) دو (2) مسائل
(22)خصاف	(21) ایک (1) مسئلہ
(23)درر	(22) چار (4) مسائل
	(23) دو (2) مسائل

فصل چہارم:۔ گواہی کے مسائل

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر1: مدعیٰ علیہ کی طرف سے ایک کام کی نفی (نہ ہونے) پر خبر متواتر (ا)۔(یعنی مدعی نے جس چیز کا دعویٰ کیا ہے۔) مدعیٰ علیہ خبر متواتر سے اس کی نفی کرے۔ تو خبر متواتر اولیٰ ہے۔	مدعی کے گواہ تمام دعاوی میں (جو بھی دعویٰ ہو۔) خبر متواتر کے مقابلے میں غیر اولیٰ ہیں۔(بزازیہ)
مسئلہ نمبر2: خبر متواتر جو کسی چیز کی اثبات میں ہو یا نفی میں (یعنی نہ ہونے میں) ہو۔	مدعی کے گواہ تمام دعووں میں۔(علی افندی)

مسئلہ نمبر 1:شھداانہ استقرض من فلان فی یوم کذا فی بلدکذا،فبرھن علیٰ انہ لم یکن فی ذالک الیوم فی ذالک المکان،بل فی مکان آخرلاتقبل ،کذاشھدا علیہ بقول اوفعل یلزم علیہ بذالک اجارۃ اوبیع اوکتابۃ اوطلاق اوعتاق اوقتل اوقصاص فی مکان وزمان وصفاہ، فبرھن المشھود علیہ انہ لم یکن یومئذثمہ لایقبل ،لکنہ ان تواتر عندالناس وعلم الکل عدم کونہ فی ذالک المکان والزمان لایسمع الدعوی علیہ، ویقضی بفراغ الذمۃ۔

مسئلہ نمبر 2: لاتسمع الدعویٰ ولاالبینۃ علی المتواتر لانہ تکذیب الثابت بالضرورۃ والضرورات مالم یدخلہ الشک عندنا۔ خبرالمتواتر فی الاثبات والنفی اولیٰ من بینۃ المدعی فی سائر الدعاوی۔

1:۔الفتاوی البزازیۃ لمحمد بن محمد بن شہاب بن یوسف الکردری البریقینی الخوارزمی، الشہیر بالبزار (المتوفی: 827، 1427) الناشر: مکتبہ دار الفکر للطبعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان۔الطبعۃ الاولیٰ 2010ء

2:۔فتاوی علی آفندی لمفتی علی آفندی ص437، کتاب الشھادات، فصل فی الشھرۃ والتواتر، والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص50، مسائل الشھادات۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

حاشیہ:۔ا۔تہاتر اور تواتر کے آنے والے مسائل اس کتاب کے آخر میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہوں گے۔ وہاں دیکھئے۔۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 3: خبر متواتر ایک ایسے کام کی نفی پر، جس کے کرنے سے شریعت میں حد اور سزا لازم ہوتی ہو۔ جیسا کہ شراب پینا ،زنا کرنا، چوری کرنا وغیرہ۔	اس شخص کے گواہ جو اس کے اثبات کا دعویٰ کرتا ہو۔ (بزازیہ)
مسئلہ نمبر 4: خبر متواتر نکاح اور طلاق کی نفی پر۔	اس شخص کے گواہ جو اس کے اثبات کا دعویٰ کرتا ہو۔ (ذخیرہ وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر 5: خبر متواتر قصاص کی نفی پر۔ (مثلاً تواتر کے ساتھ لوگ یہ کہتے ہو کہ زید اس دن کہیں اور تھا۔) تو مدعی اس پر جس قتل کا دعویٰ کرتا ہے، وہ اس نے نہیں کیا ہے۔	اس شخص کے گواہ جو اس کے اثبات کا دعویٰ کرتا ہو۔ (مثلاً مدعی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ زید نے فلاں دن فلاں جگہ میں بکر کو قتل کیا ہے۔ (ذخیرہ وطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر 3: شہدا انہ استقرض من فلان فی یوم کذا فی بلدکذا،فبرھن علیٰ انہ لم یکن فی ذالک الیوم فی ذالک المکان،بل فی مکان آخرلاتقبل ،کذاشھدا علیہ بقول اوفعل یلزم علیہ بذالک اجارۃ اوبیع اوکتابۃ اوطلاق اوعتاق اوقتل اوقصاص فی مکان وزمان وصفاہ، فبرھن المشھود علیہ انہ لم یکن یومئذثمہ لایقبل ،لکنہ ان تواتر عندالناس وعلم الکل عدم کونہ فی ذالک المکان والزمان لایسمع الدعوی علیہ، ویقضی بفراغ الذمۃ۔

مسئلہ نمبر 4: خبرالتواتر فی النکاح والطلاق نفیا اولیٰ من بینۃ المدعی فی ذالک ثبوتا۔

مسئلہ نمبر 5: خبرالتواتر فی القصاص نفیا اولیٰ من بینۃ المدعی فی ذالک ثبوتا۔

3:۔الفتاوی البزازیۃ لحمد بن محمد بن شھاب بن یوسف الکردری البریقینی الخوارزمی،الشیر بالبزار(المتوفی: 827،1427) الناشر: مکتبہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان۔الطبعۃ الاولی 2010ء

4:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 51،مسائل الشھادات۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

5: ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر6: اس شخص کے گواہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو ظاہر کے خلاف ہو۔(مثلاً میاں بیوی کا مہر میں اختلاف ہوا۔ تو عورت نے گواہ پیش کئے کہ میرا مہر دو ہزار ۲۰۰۰ روپے ہیں۔ جبکہ مہر مثل ہزار روپے ہو۔	اس شخص کے گواہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو ظاہر کے موافق ہو۔(مثلاً اس عورت کا شوہر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ تیرا مہر ہزار ۱۰۰۰ روپے ہیں۔)(تنقیح)
مسئلہ نمبر7: اس شخص کے گواہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جس کا موجود ہونا یقینی ہو۔(مثلاً کوئی شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ آبادی (تعمیر) موجود ہے اور خارج (واقع) میں بھی وہ موجود ہو، دکھائی دیتی ہو کہ وہ موجود ہے۔)	اس شخص کے گواہ جس کو (خارج اور نفس الامر) جھوٹا ثابت کرے۔ (مثلاً اس صورت میں دوسرا آدمی گواہ پیش کرے کہ وہ آبادی گر گئی ہے۔(علی ﷺ دی وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر8: اس مدعی کے گواہ جو جدید ہونے کا دعویٰ کرے (یعنی یہ کہے کہ یہ کام یا چیز (جدید) ابھی کا ہے۔)	اس مدعی کے گواہ جو قدیم ہونے کا دعویٰ کرے۔ (یعنی یہ کہے کہ یہ کام یا چیز قدیم (پرانی) ہے۔)(مجلہ)

مسئلہ نمبر6: بینۃ المرأۃ فی قدرالمھر اولیٰ من بینۃ الزوج، ان شھدمھرالمثل للزوج۔
مسئلہ نمبر 7: اذااشتریٰ رجل بستان وقف بمسوغات کاذبۃ یشھد الحس بکذبھا ومات البائع لہ وتولیٰ مکانہ غیر وادعیٰ للبیع للوقف وظھر للحاکم فساد البیع وحکم بالمبیع للوقف بعد ثبوتہ لدیہ فھل یلزم المشتری اجرۃ مثل المبیع مدۃ تصرفہ فیہ اولا؟ اجاب: یلزم المشتری اجرۃ مثل المبیع مدۃ تصرفہ فیہ۔
بینۃ مدعی مایشھدلہ الحس اولیٰ من بینۃ مدعی ما یکذبہ الحس۔
مسئلہ نمبر 8: اذااجتمعت بینۃ الحدوث وبینۃ القدم ،فترجح بینۃ الحدوث۔ مثلا : اذاکان فی ملک احد مسیل الآخر،ووقع بینھما اختلاف فی الحدوث والقدم،

6:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص559ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

7:۔ فتاوی علی ﷺ دی لعبدالرحمن بن محمد عمادالدین، محب الدین ﷺ دی الحنفی مفتی دمشق۔ ص41 کتاب الدعویٰ الناشر: مکتبۃ المصطفیٰ الاکترونیہ۔ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص51، مسائل الشہادات۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

8:۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المولف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ ص473، الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات، الفصل الثانی فی ترجیح البینات، الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولی 1424ھ 2004ء

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
اس شخص کے گواہ جو مجنون اور غیر عاقل ہونے کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً گواہ یہ گواہی دے کہ زید اس وقت مجنون اور غیر عاقل تھا۔)(مجلہ)	مسئلہ نمبر9:اس شخص کے گواہ جو عاقل ہونے کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً گواہ یہ گواہی دے کہ زید بیع کے وقت عقل مند تھا۔)
اس شخص کے گواہ جو غیر عاقل ہونے کا دعویٰ کرے۔(مجلہ)	مسئلہ نمبر10:اس شخص کے گواہ جو عاقل ہونے کا دعویٰ کرے(مثلاً یہ کہے کہ زید فلاں چیز فروخت کرنے کے وقت عاقل تھا۔)
اس شخص کے گواہ جو رضامندی کا دعویٰ کرے۔(مثلاً یہ کہے کہ یہ بیع خوشی اور رضامندی سے ہوئی تھی۔) مجبیہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر11:اس شخص کے گواہ(ا) جو جبر (زبردستی) کا دعویٰ کرے۔(مثلاً یہ کہے کہ یہ بیع زبردستی ہوئی تھی۔)

وادعیٰ صاحب الدار حدوثہ وطلب رفعہ ، وادعیٰ صاحب المسیل قدمہ ، فترجح بینۃ صاحب الدار یعنی بینۃ الحدوث۔

مسئلہ نمبر9: ترجح بینۃ العقل علیٰ بینۃ الجنون اوالعتہ ۔

مسئلہ نمبر 10: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 11: بینۃ مدعی الاکراہ اولیٰ من بینۃ مدعی الطوع۔

9:۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المولف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ ص437، الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات، الفصل الثانی فی ترجیح البینات، الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ 2004ء

10:۔ایضا محولہ بالا

11:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص،51، مسائل الشہادات

حاشیہ:۔ا یہ حکم عام نہیں ہے۔ دیکھیں اقرار اور اجارے کے مسائل۔ ۱۲ح

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
اس شخص کے گواہ جو زبردستی کا دعویٰ کرے۔(مثلاً یہ کہے کہ یہ بیع زبردستی ہوئی تھی۔)(ہندیہ)	مسئلہ نمبر 12:اس شخص کے گواہ جو زبردستی کے بعد رضا مندی کا دعویٰ کرے۔(مثلاً یہ کہے کہ پہلے یہ بیع زبردستی ہوئی تھی، لیکن بعد میں رضامندی کے ساتھ ہوئی۔)
اس شخص کے گواہ جو بیماری کا دعویٰ کرے۔(مثلاً زید کا ایک وارث یہ کہے کہ زید نے آپ کو یہ چیز اس وقت ہبہ کی تھی جب وہ مرض الموت کی حالت میں تھا۔)(تنقیح)	مسئلہ نمبر 13: اس شخص کے گواہ جو تندرستی(صحت) کا دعویٰ کرے۔(مثلاً زید کا ایک وارث یہ کہے کہ جس وقت زید نے مجھے یہ چیز ہبہ کی تھی(یعنی مجھے بخش دی تھی۔)اس وقت زید صحت مند تھا۔)
اس شخص کے گواہ جو عام ہونے کا دعویٰ کرے۔(مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں زمین عام راستے کی ہے۔)(خیریہ)	مسئلہ نمبر 14: اس شخص کے گواہ جو خاص ہونے کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں زمین مسجد کی ہے۔)

مسئلہ نمبر 12: رجل ادعیٰ ضیعۃ فی ید رجل انک اشتریتھا منی وکنت مکرھا علی البیع والتسلیم ،واقام علیٰ ذالک بینۃ واراد استرداد الضیعۃ ، فقال المدعیٰ علیہ: کان الامر کما قلت الا ان بعد ما زال الاکراہ بعت ھذاالمبیع منی بکذا عن طوع ورضا،واقام علیٰ ذالک بینۃ ، فالقاضی یقضی ببینۃ المدعیٰ علیہ، وتندفع دعوی المدعی۔

مسئلہ نمبر 13: بینۃ الوارث ان المورث وھبہ کذا فی الصحۃ اولیٰ من بینۃ الآخرین علی المرض ۔

مسئلہ نمبر 14: فی ساحۃ متصلۃ بالطریق اقام اھلھا بینۃ انھامنہ وشھد آخرون انھا وقف فالشھادۃ القائمۃ علی الوقف اولیٰ لانہ اخص ۔

12:۔الفتاویٰ الھندیۃ ص58،ج4،کتاب الدعویٰ،الباب السادس فی ماتدفع بہ دعوی المدعی ومالاتدفع

13:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی(المتوفی 1252ھ)ص596ج1 کتاب الشھادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

14:۔الفتاوی الخیریۃ لنفع البریہ علی مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ، لمحمد بن ابراہیم بن سلیمان بن محمد بن عبدالعزیز۔ص49ج2 کتاب الدعویٰ الطبعۃ الثانیۃ بالمطبع الکبریٰ المیریہ ببولاق مصر المحمیہ 1300ھ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 15: اس شخص کے گواہ جو آزادی کا دعویٰ کرے (مثلاً زید یہ کہے کہ میں آزاد آدمی ہوں، غلام نہیں ہوں۔)	اس شخص کے گواہ جو غلامی کا دعویٰ کرے۔(مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ یہ زید میرا غلام ہے۔)(تنقیح)
مسئلہ نمبر 16: اس شخص کے گواہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو عارض یعنی پیش آنے والی ہو۔(مثلاً زید یہ کہے کہ جو چکی میں نے بکر سے بطور اجارہ لی ہے۔اس کا پانی اتنے دنوں سے بند ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو استصحاب حال کا دعویٰ کرے (یعنی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو پہلے سے موجود ہو۔ مثلاً بکر یہ کہے کہ اس چکی کا پانی خوب بہتا ہے۔) (تنقیح)
مسئلہ نمبر 17: اس عورت (ا) کے گواہ جو مالداری کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً کوئی عورت یہ کہے کہ میرا یہ شوہر مالدار ہے۔ لہذا میں اس سے مالدار لوگوں کے نفقہ کا مطالبہ کرتی ہوں۔)	اس شخص کے گواہ جو غریب ہونے کا دعویٰ کرے۔(مثلاً اس کا شوہر یہ کہے کہ میں غریب ہوں۔ لہذا میں اسے غریب لوگوں کا نفقہ دوں گا۔) (تنقیح)

مسئلہ نمبر 15: بینۃ الحریۃ الاصل اولیٰ من بینۃ الرق۔

مسئلہ نمبر 16: اذاتعارضت بینۃ الحدوث والقدم، فبینۃ الحدوث اولیٰ . بینۃ من یدعی ان الکنیف فی طریق العامۃ محدث اولیٰ من بینۃ صاحبہ انہ قدیم .

مسئلہ نمبر 17: بینۃ المرأ ۃ انہ موسر فعلیہ نفقۃ الموسرین اولیٰ من بینۃ الزوج انہ معسر۔

15:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص599۔ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

16:۔ایضا محولہ بالا

17:۔ایضا محولہ بالا ص593

حاشیہ:۔ا۔ گواہوں پر یہ لازم ہے کہ وہ مالداری کی جہت کو بیان کرے۔ جیسا کہ تنقیح میں ذکر ہے۔ ۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 18: اس شخص کے گواہ جو ضمانت سے معزول کرنے کا دعویٰ کرے۔ (مثلا اس شخص کے گواہ اس بات پر گواہی دے کہ زید نے بکر کو اپنی ضمانت سے معزول کیا ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو ضمانت کا دعویٰ کرے۔ (مثلا زید کے گواہ اس بات پر گواہی دے کہ بکر زید کا ضامن ہے۔) (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 19: اس شخص کے گواہ جو کسی شرط کی وجہ سے ایک معاملہ کے فساد کا دعویٰ کرے۔ (مثلا یہ کہے کہ یہ بیع فاسد ہے۔ کیوں کہ اس میں شرط فاسد لگائی گئی تھی۔)	اس شخص کے گواہ جو اس معاملہ کی صحت (صحیح ہونے) کا دعویٰ کرے۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر 20: اس شخص کے گواہ جو معاملے کے وقت بلوغت کا دعویٰ کرے۔ (مثلا زید یہ کہے کہ بکر جب میرے ساتھ بیع کر رہا تھا، تو اس وقت یہ بالغ تھا۔)	اس شخص کے گواہ جو نابالغ ہونے کا دعویٰ کرے۔ (مثلا بکر یہ کہے کہ اس وقت میں چھوٹا یعنی نابالغ تھا۔) (تنقیح)

مسئلہ نمبر 18: رجل فی یدیہ ودیعۃ لرجل،جاء وادعیٰ انہ وکیل المودع بقبضہ، واقام علیٰ ذالک بینۃ واقام الذی فی یدیہ ودیعۃ بینۃ ان المودع قد اخرج ھذا من الوکالۃ ، قبلت بینتہ۔

بینۃ مدعی الاخراج من الکفالۃ اولیٰ من بینۃ مدعی الکفالۃ۔

مسئلہ نمبر19: بینۃ مدعی الفساد البیع اولیٰ من بینۃ الصحۃ اتفاقا ان کان الفساد بشرط اواجل فاسدین۔

مسئلہ نمبر 20: بینۃ المشتری انک بعت منی بعد بلوغک اولیٰ من بینۃ البائع انہ قبلہ۔

18:۔الفتاویٰ الھندیہ ص58 ج4، کتاب الدعویٰ، الباب السادس فی ماتدفع بہ دعوی المدعی ومالاتدفع۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص52 مسائل الشھادات

19:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشھیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص594۔ ج1 کتاب الشھادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

20:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر21: اس شخص کے گواہ جو موت(ا) کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً زید کا ایک وارث یہ دعویٰ کرے کہ زید مر گیا ہے۔لٰہذا میں میراث کا مطالبہ کرتا ہوں۔)	اس شخص کے گواہ جو حیات(زندہ ہونے) کا دعویٰ کرے۔(مثلاً زید کا ایک اور وارث یہ دعویٰ کرے کہ زید زندہ ہے۔) (تنقیح)
مسئلہ نمبر22:اس شخص کے گواہ جو قتل کا دعویٰ کرے۔(مثلا زید کا ایک وارث یہ دعویٰ کرے کہ زید مارا گیا ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو حیات(زندہ ہونے) کا دعویٰ کرے۔(مثلاً زید کا ایک اور وارث یہ دعویٰ کرے کہ زید زندہ ہے۔)(تنقیح)
مسئلہ نمبر23:اس شخص کے گواہ جو فاسد مدت کی وجہ سے بیع کے فساد کا دعوی کرے۔(مثلا یہ شخص کہے کہ یہ بیع فاسد ہے۔اس لئے کہ قیمت ادا کرنے کی مدت مجہول اور نا معلوم مقرر کی گئی ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو اس بیع کی صحت(صحیح ہونے) کا دعویٰ کرے۔)(انقروی)

مسئلہ نمبر21: بینۃ ان زوج فلانۃ قتل اومات اولیٰ من بینۃ انہ حیی۔
مسئلہ نمبر 22: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 23: بینۃ الفساد اولیٰ اذاادعی القبض ثم اجاب مرۃ اخری اذاذکر شرطا فاسدا،ادخل فی العقد، فبینۃ الفساد اولیٰ۔(یعنی) اذااختلف المتبایعان، احدھما یدعی الصحۃ والآخر الفساد ان کان مدعی الفساد ،یدعی الفساد بشرط فاسد اواجل فاسد،کان القول قول مدعی الصحۃ والبینۃ بینۃ مدعی الفساد۔

21:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی(المتوفی1252ھ)ص594۔ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

22:۔ایضا محولہ بالا

23:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی،کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ج1،ص421،422الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

حاشیہ:۔اِ لیکن اگر حیات(زندگی) کو ثابت کرنے والے گواہ ایسی تاریخ بتائے جو موت(کی تاریخ) سے پہلے ہو۔تو پھر یہ اولیٰ ہے۔دیکھیئے مسائل دعویٰ۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 24: اس شخص کے گواہ (۱) جو ایک ایسے معنیٰ کی وجہ سے بیع کے فساد کا دعویٰ کرے، جو بیع کے اندر پایا جائے۔ (مثلاً یہ کہے کہ یہ بیع ہزار ۱۰۰۰ روپے اور ایک کلو شراب پر ہوئی ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو اس بیع کی صحت (صحیح ہونے) کا دعویٰ کرے۔) (انقروی)
مسئلہ نمبر 25: بیع وفا (۲) کے گواہ۔	بیع قطعی کے گواہ۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر 26: اس بات کے گواہ کہ اس بیع کی قیمت میں بہت بڑا غبن ہوا ہے۔	اس بات کے گواہ کہ قیمت پوری اور مناسب ہے۔ (خیریہ)
مسئلہ نمبر 27: اس شخص کے گواہ جو کسی بات یا کسی کام کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً گواہ اس بات پر گواہی دے کہ زید نے یہ بات کہی ہے یا یہ کام کیا ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو اس بات یا اس کام کا دعویٰ نہ کرے۔ (مثلاً گواہ اس بات پر گواہی دے کہ زید نے یہ بات نہیں کہی ہے یا یہ کام نہیں کیا ہے۔) (تنقیح)

مسئلہ نمبر 24: ان کان مدعی الفساد یدعی الفساد لمعنی فی صلب العقد بان یدعی انہ اشتراہ بالف درھم ورطل من الخمر، والآخر یدعی البیع بالف درھم، فالقول قول من یدعی الصحۃ والبینۃ، بینۃ الآخر (ای من یدعی الفساد۔)
مسئلہ نمبر25: وان ادعیٰ احدھما بیع الوفاء والآخر بیعا باتا، کان القول قول من یدعی بیع البات، والبینۃ بینۃ الوفاء
مسئلہ نمبر 26: بینۃ البیع بالغبن الفاحش اولیٰ من بینۃ البیع بمثل القیمۃ ۔
مسئلہ نمبر 27: بینۃ ان فلانا قال اوفعل کذا اولیٰ من بینۃ انہ لم یقل اولم یفعل۔

24:۔ فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ ج 1، ص 422

25:۔ فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ ص 103 ج 2، کتاب البیع، فصل فی احکام البیع الفاسد، الناشر: مکتبہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ء۔

26:۔ الفتاوی الخیریۃ لنفع البریہ علی مذہب الامام الاعظم ابی حنیفۃ، لمحمد بن ابراہیم بن سلیمان بن محمد بن عبد العزیز۔ ص 67 ج 2 کتاب الدعویٰ الطبعۃ الثانیۃ بالمطبع الکبریٰ المیریہ ببولاق مصر الحمیہ 1300ھ

27:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص 599، ج 1 کتاب الشہادات

حاشیہ: ۔ ۱ یہ حکم ظاہر الروایت کی بنیاد پر ہے۔ ۱۲ ح۔ ۲ دیکھئے اس کتاب میں بیع کے مسائل۔ ۱۲ مترجم

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر28:اس شخص کے گواہ جو دعویٰ کرے کہ یہ صحن (میدان)وقف ہے۔	اس شخص کے گواہ جو دعویٰ کرے کہ یہ راستے کا حصہ ہے۔ (خیریہ)
مسئلہ نمبر29: مدعی کے گواہ اس بات پر کہ یہ صحن مسجد کا ہے۔	اس شخص کے گواہ جو دعویٰ کرے کہ یہ راستے کا حصہ ہے۔ (خیریہ)
مسئلہ نمبر30:اس شخص کے گواہ جو میراث کا دعویٰ کرے، یا میراث کی زیادتی کا دعویٰ کرے۔	اس شخص کے گواہ جو میراث کے کچھ حصے کا دعویٰ کرے۔(خیریہ)

مسئلہ نمبر 28: ولوشهدوا علیٰ بقعۃ متصلۃ بالمسجد انها منہ وشهدآخرون انها من الطریق فالمسجد اولیٰ لانہ اخص۔

مسئلہ نمبر 29: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 30: رجل ادعیٰ شقصاارثافی محدودجماعۃ فاجابوہ بانا اشرینا من زید وزید اشتری من ابیک اذاثبت شراء المدعی علیهم من زید بعد شرائہ من ابیہ اندفع المدعی المذکور۔

بینۃ مدعی الارث اوزیادتہ اولیٰ من بینۃ من یدعی بعض الارث ۔

28:۔الفتاوی الخیریۃ لنفع البریہ علی مذہب الامام الاعظم ابی حنیفۃ، لمحمد بن ابراہیم بن سلیمان بن محمد بن عبدالعزیز۔ص49ج2 کتاب الدعویٰ الطبعۃ الثانیۃ بالمطبع الکبریٰ المیریہ بولاق مصر المحمیہ 1300ھ

29:۔ایضا محولہ بالا

30:۔ایضا محولہ بالا ص61 والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص53، مسائل الشہادات

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 31: اس شخص کے گواہ جو مالداری کے بعد غریب ہونے کا دعویٰ کرے اور غربت کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو مدعی کی تاریخ کے بعد ہو (مثلاً زید یہ کہے کہ پہلے میں مالدار تھا لیکن اب صفر کے مہینے میں غریب ہو گیا ہوں۔)	اس شخص کے گواہ جو اس کی مالداری کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً یہ کہے کہ زید محرم کے مہینے میں مال دار ہو گیا تھا۔) (انقروی)
مسئلہ نمبر 32: ایک مسلمان لڑکے کے غیر مسلم گواہ اس بات پر کہ میرا والد مسلمان ہونے کی حالت میں مر چکا ہے۔ (لہٰذا میں اس کی میراث کا مطالبہ کرتا ہوں۔)	اس لڑکے کے کافر بھائی کے گواہ اس بات پر کہ ہمارا والد غیر مسلم ہونے کی حالت میں مر چکا ہے۔ (مسلمان نہیں تھا) لہٰذا اس کی میراث میری ہے۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر 33: کسی مسلمان کے غیر مسلم گواہ ایک غیر مسلم کی میراث پر۔	کسی غیر مسلم کے گواہ ایک غیر مسلم کی میراث پر۔ (تنقیح)

مسئلہ نمبر 31: اذاتعارضت بينة اليسار والاعسار،قدمت بينة اليسار،لان فيها زيادة العلم للهم الا ان يدعى المدعى انه موسر وهو يقول اعسرت بعده ،واقام البينة ، فانها تقدم لان فيها امرا حادثا وهو حدوث ذهاب المال،والبينة بينة من يدعى انه محدث.

مسئلہ نمبر 32: بينة المسلم اولىٰ ايضا فيما لومات نصرانى له ابنان مسلم وكافر واقام السلم بينة مسلمة اوكافرة علىٰ موته مسلما وبرهن الكافر على موته كافرا،فيقضى بالارث للمسلم ويصلى على الميت.

مسئلہ نمبر 33: ايضا محوله بالا

31:۔ فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ ج1، ص426،427، الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

32:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص599۔ ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

33:۔ ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
زید کے گواہ اس بات پر کہ میرا خرچ ضرورت کے مطابق اور مناسب ہے۔(زیادہ نہیں ہے۔) (قاری الہدایہ)	مسئلہ نمبر 34: اس شخص کے گواہ(۱) جس نے زید کو اجازت دی ہو کہ اس کام میں جتنا مال چاہے، میری طرف سے خرچ کرو۔ اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس نے ضرورت اور مناسب سے زیادہ خرچ کیا ہے۔
بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میں مرنے تک اس کے لئے حلال تھی۔(تنقیح)	مسئلہ نمبر 35: زید کے ورثاء(۲) کے گواہ اس بات پر کہ زید نے مرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دی تھی۔ لہٰذا اس عورت کا میراث میں کچھ بھی حصہ نہیں ہے۔
مدعی کے گواہ اس بات پر کہ وہ غلام تھا۔ میں نے اس کو آزاد کیا تھا۔ لہٰذا میں اس کی میراث کا حق دار ہوں (ہندیہ)	مسئلہ نمبر 36: کسی میت کی بیٹی کے گواہ اس بات پر کہ میرا والد حر الاصل یعنی اصل میں آزاد تھا۔(غلام نہیں تھا۔)

مسئلہ نمبر 34: اذاادعیٰ رب المال التقیید، والمضارب الاطلاق، فالقول للمضارب مع یمینہ ما لم یقم رب المال بینۃ۔

مسئلہ نمبر 35: بینۃ الابن انہ اباہ ابانہا وانقضت عدتہااولیٰ من بینۃ المرأ ۃ انہ مات وھی علیٰ نکاحہ ۔

مسئلہ نمبر 36: بینۃ بنت المیت علیٰ انہ حر الاصل اولیٰ من بینۃ المدعی علیٰ انہ اعتقہ وولاءہ لہ۔

34:۔ فتاوی قاری الھدایۃ لسراج الدین عمر بن علی الحنفی ص48، الناشر: دار الفرقان للنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولی 1420ھ 1999ء

35:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص 593۔ ج1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

36:۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 53، مسائل الشہادات

حاشیہ: (۱) اس مسئلے میں امام ابویوسف ؒ کا اختلاف ہے۔ ۱۲ح ۔۔۔ (۲) یہ امام سعدی ؒ کا قول ہے۔ ۱۲ح

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
میت کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ یہ ابھی تک غلام ہے۔ (تنقیح)	مسئلہ نمبر 37: غلام کے گواہ اس بات پر کہ میرے آقا نے مجھے مرنے سے پہلے آزاد کیا تھا۔
اس غلام کو مکاتب بنانے کے گواہ۔ (مثلا بکر گواہ پیش کرے کہ یہ میرا غلام ہے۔ میں نے اس کو کہا ہے کہ آپ مجھے اتنے روپے دے دیں تو آپ آزاد ہیں۔(ہندیہ)	مسئلہ نمبر 38: کسی غلام کو مدبر بنانے کے گواہ۔(مثلا زید گواہ پیش کرے کہ میں نے اس غلام کو مدبر بنایا تھا، جبکہ میں اس کا مالک تھا۔(یعنی میں نے اس کو یہ کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔)
اس کے عیسائی بھائی کے گواہ اس بات پر کہ ہمارا والد عیسائی ہونے کی حالت میں مرا ہے۔ لہٰذا اس کی میراث میری ہے۔ (نتیجہ وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر 39: ایک مسلمان کے گواہ اس بات پر کہ ہمارا والد مسلمان ہونے کی حالت میں مرا ہے۔ لہٰذا اس کی میراث میری ہے۔

مسئلہ نمبر37: بینۃ الحریۃ اولیٰ من بینۃ الرق۔

مسئلہ مسئلہ نمبر 38: لوادعیٰ احدھما انہ دبرہ وھو یملکہ، واقام علیٰ ذالک بینۃ وادعی الآخر انہ کاتبہ وھو یملکہ،کانت التدبیر اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 39: بینۃ المسلم علیٰ موت ابیہ مسلما فیرثہ اولیٰ من بینۃ اخیہ النصرانی علیٰ موت ابیھما نصرانیا۔

37:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص593۔ج1 کتاب الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

38:۔الفتاوی الھندیۃ ص77 ج4،الباب التاسع فی دعوی الرجلین، کتاب الدعویٰ،الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

39:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص53، مسائل الشہادات

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 40: اصلی آزادی اور موالاۃ (ا) کے گواہ۔ (مثلاً زید اس بات گواہ پیش کرے کہ بکر ایک آزاد آدمی تھا۔ میں نے اس کے ساتھ عقد موالاۃ قائم کیا تھا۔ (لہٰذا اس کی میراث میری ہے۔)	دوسرے مدعی کے گواہ اس بات پر کہ بکر غلام تھا۔ میرے والد نے اس کو آزاد کیا تھا۔ لہٰذا اس کی میراث میری ہے۔ (فیضیہ)
مسئلہ نمبر 41: آقا کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام نے یہ مال آزادی سے پہلے کمایا تھا۔ (لہٰذا اس کا یہ مال میرا ہے۔)	غلام کے گواہ اس بات پر کہ یہ مال میں نے آزادی کے بعد کمایا ہے۔ (لہٰذا یہ میرا ہے۔) (فیضیہ)
مسئلہ نمبر 42: اس شخص کے گواہ جو اوپر والی چکی کا مالک ہو اور گواہ پیش کرے کہ نچلے چکی کے مالک نے اپنی چکی کے پانی کا بند اونچا بنایا ہے۔ (تو پانی ایک جگہ جمع ہوا ہے۔) جس کی وجہ سے میری چکی رک گئی ہے۔	نچلی چکی کا مالک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے پانی کے اس بند کو پہلے حالت سے تبدیل نہیں کیا ہے۔ (بہجہ و طریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر 40: ولو اقام احدهما بينة انه حر الاصل وقد والاه واقام الآخر بينة ان اباه اعتقه ، يقضى للذى ادعاانه حرالاصل ولايقضى للآخر لان مدعى حرية الاصل اثبت حرية سابقة۔

مسئلہ نمبر41: بينة المولىٰ علىٰ ان يحصل المال حال رق العبد اولىٰ من بينة العبد علىٰ ان يحصل حال عتقه .

مسئلہ نمبر 42: البينة بينة من يدعى انه محدث وان اقاما البينة فبينة من يدعى انه محدث اولىٰ .

40:۔ فتاویٰ فیضیہ، مخطوطہ لفیض اللہ آفندی ص313، کتاب الدعویٰ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

41:۔ ایضا محولہ بالا ص314

42:۔ بہجۃ الفتاویٰ، مخطوطہ لمحمد فقہی العینی، ص234، کتاب الدعویٰ، باب ترجیح احدا لبینتین المتفہ دین۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔ الناشر: مکتبۃ المصطفیٰ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص54، مسائل الشہادات

حاشیہ:۔ اـ دیکھئے غلام کی آزادی کے مسائل میں کتاب نمبر 1 کا پہلا حاشیہ۔ ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 43: بیع کے صحت کے گواہ۔ جبکہ بیچنے والے نے روپے قبض کئے ہو اور مبیع خریدنے والے کے حوالے کی ہو۔	بیع کے فساد کے گواہ۔ جبکہ بیچنے والے نے روپے قبض کئے ہو اور مبیع (خریدنے والے) کے حوالہ کی ہو۔(انقروی)
مسئلہ نمبر 44: بیع کے فاسد ہونے کے گواہ۔ جبکہ بیچنے والے نے قیمت پر قبضہ کیا ہو۔	بیع کی صحت کے گواہ۔ جبکہ بیچنے والے نے قیمت پر قبضہ نہ کیا ہو۔(انقروی)
مسئلہ نمبر 45: بیع کے فاسد ہونے کے گواہ۔ جبکہ بیچنے والے نے مبیع خریدنے والے کے حوالہ نہ کی ہو۔	بیع کی صحت کے گواہ۔ جبکہ بیچنے والے نے مبیع خریدنے والے کے حوالہ نہ کی ہو۔(انقروی)
مسئلہ نمبر 46: زید کے ایک وارث کے گواہ اس بات پر کہ زید مارا گیا ہے یا اس بات پر کہ زید مر گیا ہے۔(لہٰذا میں میراث سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتا ہوں۔)	زید کے ایک اور وارث کے گواہ اس بات پر کہ زید زندہ ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 43: ان ادعااحدهما بيعاباتا والآخر بيعا فاسدا فبينة الصحة اولیٰ .

مسئلہ نمبر 44: اذااختلف المتبايعان فی صحة العقد وفساده فانما يجعل القول لمن يدعی الصحة والبينة من يدعی الفساد .

مسئلہ نمبر 45: ايضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 46: اذا شهد رجلان ان زوج فلانة قتل اومات ، وشهدآخران انہ حيی ، كانت شهادة الموت والقتل اولیٰ.

43:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ج 1، ص 422، الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

44:۔ایضا محولہ بالا

45:۔ایضا محولہ بالا

46:۔فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص 361، ج 2، کتاب الشہادات، فصل: فی الشاھد یشھد بعد ما اخبر بزوال الحق، وما یحل لہ ان یشھد، والشہادۃ علی الکتاب

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 47: کسی عورت (ا) کے گواہ اس بات پر کہ زید مر چکا ہے۔ اور اس نے فلاں تاریخ کو مجھ سے نکاح کیا تھا۔ مسئلہ نمبر 48: زید کے بیٹے کے گواہ اس بات پر کہ فلاں تاریخ کو زید مارا گیا تھا۔ مسئلہ نمبر 49: ایک ایسی عورت (۲) (جس کے ساتھ ایک بچہ ہو) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ زید جو کہ مر چکا ہے۔ اس نے فلاں تاریخ کو مجھ سے نکاح کیا تھا اور میرا یہ بچہ اس سے ہے۔	زید کے بیٹے کے گواہ اس بات پر کہ میرا والد اس تاریخ سے پہلے مر چکا ہے۔ (تنقیح) کسی عورت کے گواہ اس بات پر کہ زید نے مجھ سے اس تاریخ کے بعد نکاح کیا تھا۔ (تنقیح) زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ زید اس تاریخ سے پہلے مارا گیا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 47: بینۃ المرأۃ انہ تزوجھا فی رجب اولیٰ من بینۃ ورثتہ انہ مات فی صفر۔
مسئلہ نمبر 48: بینۃ الابن ان فلانا قتل اباہ یوم السبت اولیٰ من بینۃ المرأۃ ان اباہ تزوجھا یوم الاحد۔
مسئلہ نمبر 49: ولوادعیٰ رجل علیٰ رجل انہ قتل اباہ عمدا بالسیف منذ عشرین سنۃ وانہ وارثہ لاوارث لہ غیرہ، وجاءت امرأۃ معھا ولد واقامت البینۃ ان والد ھذا تزوجھا منذ خمس عشرۃ سنۃ وان ھذا ولدہ منھا، ووارثہ مع ابنہ ھذا، قال ابوحنیفۃؒ : استحسن فی ھذا ان اجیز بینۃ المرأۃ واثبت نسب الولد ولاابطل بینۃ الابن علی القتل۔

47:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص 593۔ ج 1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

48:۔ ایضا محولہ بالا ص 599

49:۔ فتاوی قاضی خان ص 83 ج 2، کتاب الدعوی والبینات، فصل فی دعوی الملک بسبب

حاشیہ: ۔ا۔ یہ تینوں مسائل اور اسی طرح اس باب کے کچھ اور مسائل کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ۱۲ مترجم

حاشیہ:۔ ۲؎ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ عورت کے گواہ قبول کر دوں اور اس بچے کا نسب ثابت کروں اور قتل کے گواہ فضول (غیر مقبول) تصور نہ کروں۔ اسی طرح قاضی خان میں مذکور ہے۔ ۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 50: زید کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی کی عمر اٹھارہ سال ہے۔	مدعی کے گواہ اس بات پر کہ میں زید مرحوم کا بیٹا ہوں۔ اور میری عمر بیس سال ہے۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر 51: قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز تنہا میری ہے۔	دوسرا قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس میں ہم دونوں شریک ہیں۔ (مجلہ)
مسئلہ نمبر 52: اس شخص کے گواہ، جس نے کسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ کیا ہو اور اپنی ملکیت کی ایسی تاریخ بتائی ہو جو دوسرے مدعی کی تاریخ سے پہلے ہو۔	دوسرے مدعی کے گواہ، جس نے اس چیز کی ملکیت کا دعویٰ کیا ہو اور اپنی ملکیت کی ایسی تاریخ بتائے جو پہلے مدعی کی تاریخ کے بعد ہو۔ (مجلہ)
مسئلہ نمبر 53: اس شخص کے گواہ جو مقررہ قیمت سے زیادہ یا مبیع کے زیادہ ہونے کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے زید کو یہ چیز سو روپے میں بیچی ہے۔ یا زید یہ کہے کہ آپ نے مجھے دو جانور بیچے ہیں۔)	اس شخص کے گواہ جو مقررہ قیمت سے کم یا مبیع کے کم ہونے کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً زید یہ کہے کہ میں نے یہ چیز پچاس روپے میں بیچی ہے۔ یا بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے آپ کو ایک جانور بیچا ہے۔) (مجلہ)

مسئلہ نمبر 50: بينة الورثة على ان سن المدعى ثمانية عشر اولىٰ من بينة المدعى على انه ابن الميت وسنه عشرون۔

مسئلہ نمبر 51: اذاكان متصرفين فی مال علیٰ وجه الاشتراک وادعیٰ احدهما انه ملكه بالاستقلال وادعى الآخر انه ملكه بالاشتراک ، فبينة الاستقلال اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 52: بينة من تاريخه مقدم اولى فى دعوى الملك المؤرخ ۔

مسئلہ نمبر 53: بينة الزيادة اولیٰ ۔ مثلا : اذااختلف البائع والمشترى فى مقدار الثمن اوالمبيع ، فترجح بينة من ادعى بالزيادة۔

50:۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 55، مسائل الشہادات۔ 51:۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی ۔ المؤلف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ۔ ص 471، الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات، الفصل الثانی فی حق ترجیح البینات۔ الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ 2004ء

52:۔ایضا محولہ بالا ص 472۔۔۔53:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 54: اس بات کے گواہ کہ زید کے قبضے میں جو چیز ہے ،فلاں آدمی نے اس کو اس کا مالک بنایا ہے۔	اس بات کے گواہ کہ فلاں شخص نے زید کے پاس یہ چیز بطور امانت رکھی ہے۔(مجلہ)
مسئلہ نمبر 55: ایسا شخص جس کا بچہ مر گیا ہو۔وہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے بچے کا ختنہ کرنے والے نے (ختنہ کرتے وقت) ختنہ میں تجاوز کیا تھا۔جس کی وجہ سے وہ مر گیا ہے۔	ختنہ کرنے والے کے گواہ اس بات پر کہ (ختنہ کرنے کے بعد) وہ ٹھیک ہو گیا تھا۔اس کے بعد مر گیا ہے۔(تمر تاشی)
مسئلہ نمبر 56: اس شخص کے گواہ جو بیع(۱) کا دعویٰ کرے۔ (مثلا خالد یہ کہے کہ میں نے یہ چیز زید سے خریدی ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو ہبہ (۱) کا دعویٰ کرے۔(مثلا بکر یہ کہے کہ زید نے مجھے یہ چیز ہبہ کی ہے)(مجلہ)

مسئلہ نمبر 54: ترجح بينة التمليک علیٰ بينة العارية ۔ مثلا : اذاادعیٰ احد المال الذی هو فی يد الآخر قائلا: انی کنت اعطيته اياه عارية، واراد استرداده، وقال المدعی عليہ: کنت بعتنی اياه اووهبنيه ، فترجح بينة البيع اوالهبة۔

مسئلہ نمبر 55: بينة الموت من الجرح اولیٰ من بينة الموت بعد البرء۔ يعنی رجل جرح انسانا،ومات المجروح ، فاقام اولياءه بينة انہ مات بسبب الجرح،واقام الضارب بينة انہ برئ ومات بعد عشرة ايام، فبينة اولياء المقتول اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 56: ترجح بينة البيع علیٰ بينة الهبة والرهن والاجارة وبينة الاجارة علیٰ بينة الرهن۔ مثلا : اذاادعیٰ احد علیٰ آخربقولہ : کنت بعتک المال الفلانی اعطنی ثمنہ، وقال المدعیٰ عليہ: انت کنت وهبتنی ذالک وسلمتنی اياه ، فترجح بينة البيع۔

54:۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی،المؤلف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیہ ص 472،الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات الفصل الثانی فی ترجیح البینات

55:۔فتاوی التمرتاشی لامام محمد بن عبداللہ الخطیب الغزی الحنفی (المتوفی 1007ھ) ص 474،ج 2 کتاب الشہادات الناشر: دار الفتح للدراسات والنشر،الطبعۃ الاولیٰ 1435ھ 2014ء

56:۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی،المؤلف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیہ ص 473،الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات،الفصل الثانی فی ترجیح البینات

حاشیہ:۔ا۔یہ حکم اس وقت ہے کہ دونوں مدعی غیر قابض ہوں اور دونوں نے ایک آدمی کی طرف نسبت کی ہو۔جیسا کہ اس مسئلے میں زید کی طرف نسبت کی ہے۔اور دونوں نے اپنی بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کیا ہو یا ایک تاریخ بتائی ہو۔مزید تفصیل کے لئے ،،ترجیح،، دیکھیں۔۱۲مترجم

۱؎ یہ حکم اس وقت ہے جب دونوں مدعیوں کو مالک بنانے والا ایک ہو اور ہبہ بشرط عوض نہ ہو یعنی زید نے بکر کو یہ ہبہ کسی چیز کے عوض نہ دی ہو۔(۱۲ابو سعود)

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 57: اس شخص کے گواہ(۱) جو بیع کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً خالد یہ کہے کہ میں نے یہ چیز زید سے خریدی ہے۔)	ایسے شخص کے گواہ جو رہن کا دعویٰ کرے۔(مثلاً بکر یہ کہے کہ یہ چیز زید نے میرے پاس بطور رہن (گروی) رکھی ہے۔)(مجلہ)
مسئلہ نمبر 58: اس شخص کے گواہ جو بیع کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً خالد یہ کہے کہ میں نے یہ چیز زید سے خریدی ہے۔)	ایسے شخص کے گواہ جو اجارہ کا دعویٰ کرے۔(مثلاً بکر یہ کہے کہ میں نے یہ چیز زید سے بطور اجارہ لی ہے۔)(مجلہ)

مسئلہ نمبر 57: ترجح بینۃ البیع علیٰ بینۃ الھبۃ والرھن والاجارۃ وبینۃ الاجارۃ علیٰ بینۃ الرھن۔ مثلا : اذاادعیٰ احد علیٰ آخربقولہ : کنت بعتک المال الفلانی اعطنی ثمنہ، وقال المدعی علیہ: انت کنت وھبتنی ذالک وسلمتنی ایاہ ، فترجح بینۃ البیع۔

مسئلہ نمبر 58: ایضا محولہ بالا

57:۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی،المولف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ ص 473،الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات الفصل الثانی فی ترجیح البینات،الناشر: دارابن حزم، للطبعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ 2004ء

58:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔۱؎ علماء فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ قیمتہً خریدنا اولیٰ ہے رہن سے۔ جیسا کہ ہندیہ میں اس کا ذکر ہے۔ لیکن یہ حکم عام نہیں ہے۔ دیکھیے رہن کے مسائل۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 59: اس شخص کے گواہ (ا) جو رہن اور قبضے کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً زید یہ کہے کہ یہ چیز زید نے میرے پاس بطور رہن رکھی ہے اور میں نے اس پر قبضہ کیا ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو ہبہ اور قبضے کا دعویٰ کرے۔ (مثلا بکر یہ کہے کہ یہ چیز زید نے مجھے ہبہ کی ہے اور میں نے اس پر قبضہ کیا ہے۔) (کنز)
مسئلہ نمبر 60: اس شخص کے گواہ جو اجارے کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً خالد یہ کہے کہ میں نے یہ چیز زید سے بطور اجارہ لی ہے۔)	اس شخص کے گواہ جو رہن کا دعویٰ کرے۔ (مثلا بکر یہ کہے کہ زید نے یہ چیز میرے پاس بطور رہن رکھی ہے۔) (مجلہ)

مسئلہ نمبر 59: الشراء احق من الهبۃ والشراء والمهر سواء والرهن احق من الهبۃ يعنی لوادعیٰ احدهما رهنا وقبضاوالآخر هبۃ وقبضا من صاحب اليد واقاما البينۃ ولاتاريخ لهما کا ن الرهن اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 60: ترجح بينۃ البيع علیٰ بينۃ الهبۃ والرهن والاجارۃ وبينۃ الاجارۃ علیٰ بينۃ الرهن۔ مثلا : اذاادعیٰ احد علیٰ آخربقولہ : کنت بعتک المال الفلانی اعطنی ثمنہ، وقال المدعی عليہ: انت کنت وهبتنی ذالک وسلمتنی اياه ، فترجح بينۃ البيع۔

59:۔ کنزالد قائق لابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی، ص319، الناشر: مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال ملتان۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

60:۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المؤلف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ ص473، الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات الفصل الثانی فی ترجیح البینات، الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ 2004ء

حاشیہ: ۔ایہ حکم اس وقت ہے کہ جب ہبہ بشرط عوض نہ ہو۔ اگر (ہبہ) بشرط عوض ہو، تو پھر ہبہ کے گواہ اولیٰ ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دونوں مدعی غیر قابض ہو۔ اس لئے کہ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک قابض ہو تو پھر وہ اولیٰ ہے۔ لیکن اگر اس صورت میں دونوں نے تاریخ کا ذکر کیا ہو اور مدعی غیر قابض کی تاریخ پہلے ہو، تو پھر مدعی غیر قابض کے گواہ اولیٰ ہیں۔ (بحر میں اسی طرح ذکر ہے۔) ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 61 : اس بات کے گواہ کہ عاریت میں قید (ذکر) نہیں تھی۔ (مثلاً خالد اس بات پر گواہ پیش کرے کہ زید نے جس وقت مجھے یہ گھوڑا بطور عاریت دیا تھا۔ تو مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ صرف اس سے اتنا کام لینگے یا اس طرح کا کام لینگے۔) اس نے کوئی پابندی نہیں لگائی تھی۔	اس بات کے گواہ کہ عاریت میں قید لگائی گئی تھی۔ (مثلاً زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے کہا تھا کہ فلاں خاص جگہ تک سواری کرے۔ یا خاص اتنا کام (اس سے) لینگے۔ یا کسی اور پابندی کا ذکر کرے۔ (مجلہ)
مسئلہ نمبر 62: قابض کے گواہ (ا) اس بات پر کہ اس وقف پر (کافی) زمانہ گزرا ہے۔ (یعنی وقف کا متولی قابض یہ کہے کہ اس وقف کے چھتیس ۳۶ سال ہو گئے ہیں کہ اس نے اس پر دعویٰ نہیں کیا ہے۔) لہٰذا اب جو دعوہ کرتا ہے، تو اس کا یہ دعوہ نہ سنا جائے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ گزرا ہوا وقت اس سے کم ہے۔ (یعنی مدعی یہ کہے کہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں گزرا ہے۔ (لہٰذا بہتر یہ ہے کہ میرا یہ دعویٰ سنا جائے۔) (علی حمیدی وطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر 61: ترجح بینۃ الاطلاق فی العاریۃ ۔ مثلا: اذاھلک الحصان المستعار فی ید المستعیر وادعیٰ المعیر قائلا: انی کنت اعرتک ایاہ علٰی ان تستعملہ اربعۃ ایام وانت لم تسلمہ الیّ فی المدۃ المذکورۃ ، وھلک عندک فی الیوم الثالث ، فاضمن قیمتہ، وادعی المستعیر بقولہ: کنت اعرتنی ایاہ بان استعملہ علی الاطلاق ولم تقید باربعۃ ایام، فترجح بینۃ المستعیر وتسمع۔

مسئلہ نمبر 62: اذااشتری رجل مکانا وتصرف فیہ نحوا من ثلٰثین سنۃ بغیر منازع ولامعارض ثم مات عن ولد،فادعیٰ جماعۃ علیٰ ولدہ بان المکان لھم، ولم یمنعھم من الدعوی مانع شرعی فی المدۃ فھل یمنعھم ا لحاکم ولایسمع دعواھم بعد ترکھااولا؟ اجاب: للحاکم، ان یمنعھم ولایسمع دعواھم بعد ترکھافی المدۃ من غیر مانع شرعی۔
بینۃ ذی الید علیٰ مرور الزمن فی الملک اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان الماضی اقل من مدۃ مرورالزمان ۔

61:۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی ص 473۔ الکتاب الرابع عشر فی الدعوی، الباب الرابع فی ترجیح البینات وفیہ فصلان، الفصل الثانی فی ترجیح البینات

62:۔ فتاوی علی حمیدی لعبدالرحمن بن محمد عمادالدین، محب الدین حمیدی الحنفی مفتی دمشق۔ ص 41 کتاب الدعویٰ، الناشر: مکتبۃ المصطفیٰ الالکترونیۃ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 56، مسائل الشہادات

حاشیہ:۔ ا۔ شامی نے بھی دفع دعاوی سے اس بیان کا ذکر کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ گزرا ہوا وقت (گزری ہوئی مدت) اس سے کم ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ میرا یہ دعویٰ سنا جائے۔ (علی حامدی و طریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر 63 : قابض کے گواہ اس بات پر کہ (کافی) زمانہ گزرا ہے کہ یہ زمین میرے قبضے میں ہے۔ (یعنی قابض یہ کہے کہ دس ۱۰ سال گزرنے کو ہے کہ یہ شاہی زمین میرے پاس ہے۔ تو اب جو یہ مدعی اس پر دعوہ کرتا ہے۔ اس کا یہ دعویٰ نہ سنا جائے۔
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ گزرا ہوا وقت (گزری ہوئی مدت) اس سے کم ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ میرا یہ دعویٰ سنا جائے۔ (علی حامدی و طریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر 64: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میری اس ملکیت پر (کافی) زمانہ گزرا ہے۔ (یعنی قابض یہ کہے کہ یہ زمین مثلاً، جو میری ملکیت اور قبضے میں ہے۔ اس کے پندرہ ۱۵ سال ہو گئے ہے۔ (اور اس مدعی نے اس پر دعویٰ نہیں کیا ہے۔)

مسئلہ نمبر 63: رجل استاجر ارضا من متولی الوقف للغراس وغرسها واحترم الغراس من مدة تزيد علی عشرين سنة ومات الرجل وانتقل لاخ المتوفی بطريق الميراث وهو متصرف بها نحو خمسة سنين،فجاء رجل يدعی ان خاله آجر فی هذه الارض نصف غراس لفلاح---- فهل يعمل بهذه الحجة ام لا؟ وهل تسمع هذه الدعوی بعد هذه المدة ام لا؟ اجاب : لاتسمع دعواه بعد هذه المدة .

بينة ذی اليد علیٰ مرور الزمن فی الملک اولیٰ من بينة الخارج علیٰ ان الماضی اقل من مدة مرورالزمان .

مسئلہ نمبر 64: فيما اذا تصرف رجل واخوه بعده فی مسكة قطعة ارض معلوم مدة تزيد علی خمس عشرة سنة والآن مات اخوالرجل المذكور ويدعی شخص بحصة معينة من المسكة المزبورة ويطالب ورثة اخوالرجل المزبور برفع ايديهم عنها،فهل تكون دعواه بصحة من المسكة المذكورة بعد هذه المدة غير مسموعة اولا؟اجاب: لاتسمع دعواه فی حصة المسكة بعد هذه المدة .

بينة ذی اليد علیٰ مضی خمس عشرة سنة علیٰ تصرفه فلاتسمع الدعویٰ اولیٰ من بينة الخارج علیٰ انه مضی عشر سنوات،فتسمع الدعویٰ.

63:۔ فتاوی علی حامدی لعبد الرحمن بن محمد عماد الدین، محب الدین حامدی الحنفی مفتی دمشق۔ ص 41 کتاب الدعویٰ، الناشر: مکتبۃ المصطفیٰ الالکترونیۃ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔۔ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 56، مسائل الشہادات

64:۔ ایضا محولہ بالا ص 57

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)

مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ تصرف کے دس ۱۰ سال ہوگئے ہیں، نہ کہ پندرہ ۱۵۔ (لہٰذا بہتر یہ ہے کہ میرا یہ دعویٰ سنا جائے۔) (علیﷲ دی وطریقہ واضحہ)	مسئلہ نمبر 65: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میرے تصرف کے پندرہ ۱۵ سال (۱) ہوگئے ہیں۔ اور اس مدعی نے اس پر دعویٰ نہیں کیا ہے۔ (تو اب جو اس پر دعویٰ کرتا ہے۔ لہٰذا اس کا یہ دعویٰ نہ سنا جائے۔)
اس شخص کے گواہ جو اس معاملے کی بقاء کا دعویٰ کرے۔ (مثلاً بکر یہ کہے کہ وہ (بیع) بحال ہے۔ یا یہ کہے کہ میرا قرض (اس کے ذمہ) باقی ہے۔ (قنیہ)	مسئلہ نمبر 66: اس شخص کے گواہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے، جس سے معاملہ ختم ہو جاتا ہو۔ (مثلاً زید یہ کہے کہ میں اور بکر نے جو بیع کی تھی، وہ بعد میں ہم نے ختم کی ہے۔ بلکہ زید یہ کہے کہ میرے ذمہ جو بکر کا قرض تھا، وہ (اس نے) مجھے معاف کیا ہے۔)

مسئلہ نمبر 65: فیما اذا تصرف رجل واخوہ بعدہ فی مسکۃ قطعۃ ارض معلوم مدۃ تزید علیٰ خمس عشرۃ سنۃ والآن مات اخوالرجل المذکور ویدعی شخص بحصۃ معینۃ من المسکۃ المزبورۃ ویطالب ورثۃ اخوالرجل المزبور برفع ایدیھم عنھا،فھل تکون دعواہ بصحۃ من المسکۃ المذکورۃ بعد ھذہ المدۃ غیر مسموعۃ اولا؟اجاب: لاتسمع دعواہ فی حصۃ المسکۃ بعد ھذہ المدۃ ۔

بینۃ ذی الید علیٰ مضی خمس عشرۃ سنۃ علیٰ تصرفہ فلاتسمع الدعویٰ اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انہ مضی عشر سنوات،فتسمع الدعویٰ۔

مسئلہ نمبر 66: ادعیا شیئا فی ید ثالث فاقام احدھما بینۃ علی الشراء الصحیح منہ والآخر بینۃ علی الشراء الفاسد فبینۃ الصحۃ اولیٰ۔ وبینۃ الفساد اولیٰ اذاادعیٰ القبض ثم اجاب مرۃ اخری اذا ذکر شرطا فاسدا ادخل فی العقد فبینۃ الفساد اولیٰ۔

65:۔فتاوی علیﷲ دی لعبدالرحمن بن محمد عمادالدین، محب الدینﷲ دی الحنفی مفتی دمشق۔ص57 کتاب الدعویٰ،الناشر: مکتبۃ المصطفیٰ الالکترونیۃ۔والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص56، مسائل الشہادات

66:۔قنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیۃ لشیخ مختار بن محمد ص317، کتاب الشہادات، باب المتضادین وترجیح احدہم علی الاخریٰ۔الطبعہ، بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

حاشیہ:۔۱مدعی جب کافی عرصہ گزرنے کے بعد دعویٰ کرے۔ اور بغیر کسی شرعی عذر کے یہ دعویٰ چھوڑا ہو۔ تو اب قاضی اس کا یہ دعویٰ نہیں سنے گا۔ اور اس مدت کا اندازہ بعض علماء نے تیس ۳۰ سال اور تینتیس ۳۳ سال بھی بتایا ہے۔ اور پندرہ سال بادشاہ کی نہی کے بنا پر ہے۔ ۱۲مترجم

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
اس شخص کے گواہ جو دوسرے کا حق ثابت کرتا ہو۔ (مثلاً اس	مسئلہ نمبر 67: اس شخص کے گواہ جو اپنا حق ثابت کرتا ہو۔

(مثلا بیوی یہ کہے کہ شوہر نے یہ غلام میرے لئے مہر میں مقرر کیا ہے۔ تو یہ عورت اپنا حق ثابت کرتی ہے۔)	عورت کا شوہر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے آپ کے لئے مہر میں تیری ماں مقرر کی ہے۔ جبکہ اس کی ماں (اس کے) شوہر کی لونڈی ہو۔ (محیط)
مسئلہ نمبر 68: مدعی کے گواہ اس بات پر کہ وکیل نے یہ کام میرا ان کو (وکالت سے) معزول کرنے کے بعد کیا ہے۔	ایک دوسرے مدعی کے گواہ اس بات پر کہ اس وکیل نے یہ کام وکالت کے دوران کیا ہے۔ (قنیہ)
مسئلہ نمبر 69: اس شخص کے گواہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جس کے معنیٰ میں وجود ہو۔ (یعنی ثبوت ہو۔) جیسا کی رد کرنا۔ (مثلا لڑکی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جس وقت مجھے اپنے نکاح کی خبر ملی، تو میں نے رد کیا۔ (میں نے کہا تھا کہ میں اس پر راضی نہیں ہوں۔)	اس شخص کے گواہ جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے جس کے معنیٰ میں نفی ہو۔ جیسا کہ سکوت اختیار کرنا۔ (مثلا اس لڑکی کا شوہر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ آپ نے اس وقت سکوت اختیار کیا تھا۔) (قنیہ)

مسئلہ نمبر 67: بینۃ المثبت حقالنفسہ اولیٰ من بینۃ المثبت حقا لغیرہ۔

مسئلہ نمبر 68: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل ۔

مسئلہ نمبر 69: زوج البکر اقام بینۃ علیٰ سکوتھا حین بلغھا الخبر واقام البینۃ علی الرد،فبینتھا اولیٰ ۔

67:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 58، مسائل الشہادات

68:۔قنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیۃ لشیخ مختار بن محمد ص 316، کتاب الشہادات، باب المتضادین وترجیح احدہم علی الاخریٰ۔الطبعہ، بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

69:۔ایضا محولہ بالا ص 317

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 70: ان دو ۲ چیزوں میں سے ایک لازم کرنے والی چیز	ان دو ۲ چیزوں میں سے ایک باطل اور رد کرنے والی چیز پر گواہ،

پر گواہ، جس کے معنٰی میں ثبوت (وجود) ہو۔(مثلاً شوہر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جس وقت میرا نکاح اس عورت سے ہوااور اس کو خبر ملی۔ تواس نے اس نکاح کی اجازت دے دی۔ تو یہ اجازت دینا (یہ اس نکاح کو لازم کرتا ہے۔) مسئلہ نمبر 71: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین خراجی زمین ہے۔ اس گاؤں کے لوگوں کے دستور کے مطابق میں ہی اس کا مالک بن گیا ہوں۔	جس کے معنٰی میں ثبوت (وجود) ہو۔(مثلاوہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ جس وقت مجھے اس نکاح کی خبر ملی تو میں نے مسترد کردی۔ تو یہ رد کرنا اس نکاح کو باطل اور خراب کرتی ہے۔) (قنیہ) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ بادشاہی(۱) تصرف کے تحت داخل زمین ہے۔(علی الطریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر 70: ولواقام الزوج بینۃ انھا اجازت العقد حین اخبرت ، واقامت بینۃ علیٰ انہ ردت فبینۃ الزوج اولیٰ، بخلاف الاولیٰ لان بینۃ الزوج ثم قامت علی العدم وفی الثانیۃ علی الاثبات۔

مسئلہ نمبر 71: بینۃ ذی الید علیٰ ان الارض خراجیۃ،ملکہ خاصۃ بمقتضی التعامل کافۃ القریۃ اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انھا مشدمسکۃ امیریہ۔

70:۔قنیۃالمنیۃ لتتمیم الغنیۃ لشیخ مختار بن محمد ص 317،کتاب الشھادات، باب المتضاد دین وترجیح احد ہم علی الاخریٰ۔الطبعہ،بدون الطبعۃوبدون التاریخ

71:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 57، مسائل الشھادات

حاشیہ: ۔ا۔بادشاہی تصرف سے مراد مشدّ مسکہ ہے۔اور وہ یہ ہے کہ بادشاہ نے زمین بیت المال کے لئے محفوظ کی ہو۔اور وہ اس کو ایک خاص اجرت (اجارہ) پر ہمیشہ کے لئے کسی کو کھیتی باڑی اور آبپاشی کے لئے دے دیں۔اور اس سے خود اجرت وصول کرتا ہو۔

درمنتقیٰ میں عشر وخراج کے باب میں ذکر ہے کہ اس زمین میں نہ خراج ہے اور نہ عشر۔ بلکہ اس سے مقررہ اجرت وصول کی جاتی ہے اور شامی میں وقف کے (باب) میں ذکر ہے کہ اگر قابض ایسی زمین پر ملکیت کا دعویٰ کرے اور یہ کہے کہ میں اس کا مالک ہوں۔اور (اس سے) خراج ادا کرتا ہوں۔ تو اس کی بات معتبر ہے۔ نیز اس کے اور بھی بہت احکام ہیں۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 72: اس شخص کے گواہ، جس پر مدعی کے گواہ گواہی پیش کرے۔ تو یہ اس بات پر گواہی پیش کرے کہ میرے اور مدعی کے اس گواہ کے درمیان دشمنی ہے۔ لہٰذا اس کی گواہی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔	مدعی کے گواہ اپنے گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (علی ﷲ دی وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر 73: مدعیٰ علیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ میرے اور ان کے درمیان اختلاف اور جھگڑا ہے۔ اور ایسے (اختلاف) اور جھگڑے کا ذکر کرے، جس کی وجہ سے گواہی مسترد ہوتی ہو۔	مدعی کے گواہ اپنے گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (علی ﷲ دی وطریقہ واضحہ)
مسئلہ نمبر 74: اپنی چیز کا مطالبہ کرنے والے کے گواہ۔ جس نے دعویٰ کے کسی چیز پر گواہی پیش کی ہو اور قاضی نے حکم بھی (صادر) کیا ہو۔	وہ (شخص) جس پر اس چیز کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ یہ اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مدعی کے گواہ، جنہوں نے میرے خلاف گواہی دی ہے۔ یہ فاسق اور بدکار ہیں۔ (تمرتاشی)

مسئلہ نمبر 72: بینۃ المشھود علیہ علی العدواۃ بینہ وبین الشاھد اولیٰ من بینۃ المدعی علیٰ عدالۃ الشھود۔
مسئلہ نمبر 73: بینۃ المشھودعلیہ علی الخصومۃ بینہ وبین الشھود وقد بین الخصومۃ التی ترد الشھادۃ اولیٰ من بینۃ المدعی علیٰ عدالۃ الشھود۔
مسئلہ نمبر 74: سئل عن شخص بالغ مسلم حربعیر،شھدا علیٰ شخص فی حادثۃ،وردالحاکم شھادتہ بوجہ شرعی، ھل یجوز للحاکم بعد ان یقبل شھادتہ علیہ فی تلک الحادثۃ وان زال سبب الرداولا؟ اجاب : لاتقبل وان وقع فی کلام بعض اھل العلم انھا تقبل فی احدالزوجین۔
بینۃ الطالب علی المدعی بہ وحکم الحاکم بھا اولیٰ من بینۃ المدعی علیہ علیٰ فسق الشھود۔

72:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 57، مسائل الشہادات

73:۔ایضا محولہ بالا

74:۔فتاوی التمرتاشی لامام محمد بن عبداللہ الخطیب الغزی الحنفی (المتوفی 1007ھ) ص 496، ج 2، کتاب الشہادات، الناشر: دار الفتح للدراسات والنشر، الطبعۃ الاولی 1435ھ 2014ء۔ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 58 مسائل الشہادات

(اولی)	(غیر اولی)

مسئلہ نمبر 75 : ایسے گواہ جو کسی گواہ پر جرح کرے اور اس کا عیب ظاہر کرے۔	ایسے گواہ جو اس گواہ کا تزکیہ (صفائی) بیان کرے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 76: ایسے (شخص) کے گواہ جو کسی دوسرے گواہ پر سرا جرح کرے اور قاضی کے سامنے اس کا عیب ظاہر کرے۔	ایسے گواہ جو اس گواہ کا تزکیہ (صفائی) بیان کرے۔ (ابوالسعود)
مسئلہ نمبر 77 : کسی گواہ کے تزکیہ (صفائی) پر گواہ۔ جس کی گواہی پر قاضی نے حکم صادر کیا ہو۔	اس گواہ پر جرح مجرد(ا) اور طعن کرنے کے گواہ۔ بعد اس کے کہ اور گواہوں نے اسکی تزکیہ (صفائی) بیان کی ہو اور قاضی نے اس پر حکم بھی صادر کیا ہو۔(علی ہلالہ دی و طریقہ واضحہ)

مسئلہ نمبر 75: بینۃ جرح الشاهد اولیٰ من بینۃ تعدیل الشاهد۔

مسئلہ نمبر 76: اذا تعارض بینتا الجرح والتعدیل، قدم بینۃ الجرح .

مسئلہ نمبر 77: بینۃ تعدیل الشاهد والحکم اولیٰ من بینۃ الجرح المجرد بعد التعدیل والحکم۔

75:۔ تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص 599۔ ج 1 کتاب الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

76:۔ فتح المعین علی شرح الکنز لملا مسکین، مؤلف: محمد ابو السعود المصری الحنفی۔ ص 73، ج 3، طبع فی ایجوکیشنل پریس کراچی پاکستان (1403ھ) الناشر: ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

77:۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 53، مسائل الشہادات

حاشیہ: ۔ا جان لو! یہ بات کہ شاہد (گواہ) کا فسق بیان کرنا اور اس میں ایسا عیب ظاہر کرنا، جس کی وجہ سے گواہی مسترد ہوتی ہو۔ علماء فقہ اس کو جرح کہتے ہیں۔ جرح کا ترجمہ میں نے عیب (طعن) لگانے سے تعبیر کیا ہے۔ پھر اس طعن کی دو ۲ قسمیں ہیں۔ ایک خالی طعن، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا حق یا بندے کا حق لازم نہیں ہوتا ہو۔ اس قسم کو جرح مجرد کہا جاتا ہے۔ مثلاً گواہ اس بات پر گواہی پیش کرے کہ مدعی کے یہ گواہ فاسق ہیں۔ ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 78: کسی گواہ پر جرح مجرد اور طعن لگانے کے گواہ۔ لیکن ایسا طعن ہو، جس کی وجہ سے شریعت یا بندے کا حق لازم ہو جاتا ہو۔	ان (گواہوں) کا تزکیہ (بیان) کرنے والے کے گواہ۔ (داماد)

مسئلہ نمبر 78: ولاتقبل الشهادة علیٰ جرح مجرد وتقبل على الجرح المركب ، كشهادتهم علیٰ اقرارالمدعى بفسقهم اوعلیٰ انهم عبيداومحدودون فى قذف اوشاربواخمراوقذف اوشركاء المدعى اوانہ استاجرهم لها بكذا واعطاهم ذالک من مالى عندهم اوانى صالحتهم بكذا،ودفعتہ اليهم علیٰ ان لايشهدواعلیّ ، فشهدوا وانما قبلت فى هذه الصورة لتضمنهما حق الله اوالعبد فمست الحاجۃ الى احياءهما.

78:۔ مجمع الانھر فی شرح الملتقی الابحر لعبداللہ بن محمد بن سلیمان المعروف بداماد آفندی ص204، 205، ج2۔ کتاب الشہادات، باب من تقبل شہادتہ ومن لاتقبل، الناشر: مکتبہ داراحیاء التراث العربی للنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1317ھ

(سابقہ حاشیہ:۔) یا یہ کہے کہ یہ زانی ہیں یا یہ یہ کہے کہ شرابی ہیں یا یہ یہ کہے کہ سود خور ہیں یا یہ کہے کہ ان (گواہوں) نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے جھوٹی گواہی دی تھی یا یہ کہے کہ ہم اس گواہی کے لئے اجرت پر لائے گئے ہیں یا یہ انہوں نے یہ اقرار کیا ہو کہ یہ مدعی اس دعویٰ میں جھوٹا ہے یا انہوں نے یہ اقرار کیا ہو کہ ہماری شہادت (گواہی) مدعیٰ علیہ کے (خلاف) نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

طعن کی دوسری قسم وہ ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا حق یا بندے کا حق لازم ہو جاتا ہے۔ اس کو جرح مرکب کہا جاتا ہے۔ مثلاً مدعیٰ علیہ کے گواہ اس بات پر گواہی پیش کرے کہ اس مدعی کے گواہوں نے فلاں عورت کے ساتھ اس طریقے سے زنا کیا ہے یا شراب پی ہے یا ہم نے فلاں مال چوری کیا ہے اور (زیادہ) دن بھی نہیں گزرے یا یہ (گواہ) غلام ہے یا یہ مدعی کے ساتھ دعویٰ کے اس مال میں شریک ہیں یا یہ اسگواہ نے زید کیطرف زنا کی جھوٹی نسبت کی تھی۔ اس کو گالی دی تھی۔ اور زید اس کے (خلاف) اس کا دعویٰ کرتا ہے۔ یا اس شاہد (گواہ) پر اس گالی (تہمت) کی حد جاری ہوئی ہے۔ یا اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ میں نے یہ گواہ (گواہی کے لئے) اجرت پر لائے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر جان لو! یہ بات کہ جرح مجرد کے گواہ قابل قبول نہیں ہیں۔ جبکہ جرح مرکب کے (گواہ) قابل قبول ہیں۔ اسطرح (کا بیان) ابن نجیمؒ نے بحر الرائق کی جلد سات ۷ مین ذکر کیا ہے۔ ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 79: کسی گواہ کا تزکیہ (بیان) کرنے کے گواہ۔	اس گواہ پر ظاہرا جرح مجرد اور طعن لگانے کے گواہ۔ (ابوالسعود)
مسئلہ نمبر 80: اس مدعاعلیہ کے گواہ جس کے خلاف مدعی کے گواہوں نے گواہی دی ہو۔ تو یہ (مدعاعلیہ) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مدعی کے گواہ بازار میں لوگوں کے سامنے کھاتے پیتے ہیں۔ (لہٰذا ان کی) گواہی قابل قبول نہیں ہے۔	قاضی کے حکم سے پہلے (ا) مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (تمرتاشی)
مسئلہ نمبر 81: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ یہ راستے میں پیشاب کرتے ہیں۔ (لہٰذا ان کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔)	قاضی کے حکم سے پہلے مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (تمرتاشی)

مسئلہ نمبر 79: قبول الشهادة على الجرح المجرد سرا ولو بعد ثبوت العدالة بخلاف الجرح المجرد جهرا حيث لاتقبل الشهادة عليه مطلقا، لابعد التعديل ولاقبله۔

مسئلہ نمبر 80: سئل عن المشهود عليه اذاطعن فى الشهادة بانه ياكل فى السوق اويبول فى الطريق فعجز عن اقامة البينة علىٰ ذالک ، واراد (يمين) الشاهد انه لم يفعل ذالک ، هل يحلف اولا؟ اجاب : ظاهر كلامهم انه لايحلف: بان الشهود عليه لوقال : ان الشاهد بهذاالمحدود كان ادعاه لنفسه واراد تحليفه لايحلف، وان برهن على ذالک تقبل ، وتبطل شهادتهم۔

مسئلہ نمبر 81: ايضا محوله بالا

79:۔فتح المعین علی شرح الکنز لملا مسکین، مؤلف: محمد ابوالسعود المصری الحنفی۔ ص73، ج3، طبع فی ایجوکیشنل پریس کراچی پاکستان (1403ھ) الناشر: ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

80:۔فتاوی التمرتاشی لامام محمد بن عبداللہ الخطیب الغزی الحنفی (المتوفی 1007ھ) ص496، ج2، کتاب الشہادات الناشر: دار الفتح للدراسات والنشر، الطبعۃ الاولیٰ 1435ھ 2014ء

81:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ: ۱؎یعنی قاضی نے ابھی تک اس مدعی کیلئے ان گاہوں کی گواہی پر (جن پر جرح ہوئی ہو) فیصلہ نہ کیا ہو۔ ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 82: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کا یہ گواہ	مدعی کے گواہ اپنے اس گواہ کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (خصاف)

	جو میرے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ یہ غلام ہے۔ لہٰذا اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔
مدعی کے گواہ اپنے اس گواہ کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (خصاف)	مسئلہ نمبر 83: مدعا علیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کا یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ اس نے ایک آدمی پر زنا کی تہمت لگائی تھی۔ (جسکی وجہ سے) اسکو اسی (۸۰) کوڑے لگے ہیں۔ (یعنی) اس پر حد قذف جاری ہوئی ہے۔ (لہٰذا اس کی گواہی صحیح نہیں ہے۔)
مدعی کے گواہ اپنے اس گواہ کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (خصاف)	مسئلہ نمبر 84: مدعا علیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کا یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ اس نے شراب پی ہے اور اسکے منہ سے بدبو آرہی ہے۔ (لہٰذا اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔)

مسئلہ نمبر 82: وان طعن المشهود عليہ فی شهادة الشهود بعد تعديل القاضی ، واقام البينۃ علیٰ دعواه ، انهم عبيداومحدودون فی قذف،اواقام البينۃ علیٰ امر من الامور يوجب سقوطهم عن العدالۃ ، فاتی بشهود، شهدوا علیٰ فعل رأوه منهم،يوجب سقوط العدالۃ وليس بمتقادم ، فان القاضی يقبل ذالک منهم وتسقط شهادتهم۔

مسئلہ نمبر 83: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 84: ایضا محولہ بالا

82:۔شرح کتاب ادب القاضی لامام ابی بکر الخصاف ص180، باب المسئلۃ عن الشہود، الناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

83:۔ایضا محولہ بالا

84:۔ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
	مسئلہ نمبر 85: مدعا علیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کا یہ گواہ

جو میرے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ ایک مہینہ ابھی تک نہیں گزرا ہے کہ اس نے زید پر زنا کی تہمت لگائی تھی۔ اور زید اس پر دعویٰ بھی کرتا ہے۔	مدعی کے گواہ اپنے اس گواہ کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (خصاف)
مسئلہ نمبر 86: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کا یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ ایک مہینہ ابھی تک نہیں گزرا ہے کہ اس پر حدود میں سے ایک حد جاری ہوئی ہے۔ (یعنی حد زنا، حد شرب، یا حد قذف) ۔ لہٰذا ان کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے اس گواہ کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (خصاف)
مسئلہ نمبر 87: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ ایک مہینہ ابھی تک نہیں گزرا ہے کہ انہوں نے فلاں عورت کیساتھ زنا کی ہیں۔ (لہٰذا انکی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کی تزکیہ پر۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 85: وان طعن المشهود علیہ فی شهادة الشهود بعد تعدیل القاضی ، واقام البینۃ علیٰ دعواہ ، انهم عبیداومحدودون فی قذف،اواقام البینۃ علیٰ امر من الامور یوجب سقوطهم عن العدالۃ ، فاتی بشهود، شهدوا علیٰ فعل رأوہ منهم،یوجب سقوط العدالۃ ولیس بمتقادم ، فان القاضی یقبل ذالک منهم وتسقط شهادتهم۔
مسئلہ نمبر 86: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 87: ولواقام المدعیٰ علیہ البینۃ علیٰ جرح فیہ حق من حقوق العباداوحق من حقوق الشرع بان اقام البینۃ انہ زنوا ووصفواالزنا اوشربواالخمر اوسرقوا منی۔

85:۔ شرح کتاب ادب القاضی لامام ابی بکر الخصاف ص 180، باب المسئلۃ عن الشهود، الناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

86:۔ ایضا محولہ بالا

87:۔ الفتاوی الهندیۃ ص 454، ج 3 کتاب الشهادات، الباب الثانی: فی الجرح والتعدیل الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 88: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے یہ گواہ	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کی تزکیہ (صفائی) پر۔ (ہندیہ)

جو میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ایک مہینہ ابھی تک نہیں گزرا ہے کہ انہوں نے مجھ سے فلاں چیز چوری کی تھی۔ (لہٰذا انکی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔) مسئلہ نمبر89: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے یہ گواہ دعویٰ کے اس مال میں مدعی کیساتھ شریک ہیں۔(لہٰذا انکی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کی تزکیہ (صفائی) پر۔(ہندیہ)

ولم يتقادم العهد اوانهم عبيداواحدهم عبيداوشريک المدعی والمدعی مال،اوقاذف والمقذوف يدعيہ اومحدودون فی القذف، اواقرار المدعی انہ استاجرهم علی اداء هذه الشهادة تقبل (ای بينتہ۔)

مسئلہ نمبر88: ولواقام المدعیٰ عليہ البينۃ علیٰ جرح فيہ حق من حقوق العباداوحق من حقوق الشرع بان اقام البينۃ انہ زنوا ووصفواالزنا اوشربواالخمر اوسرقوا منی ولم يتقادم العهد اوانهم عبيداواحدهم عبيداوشريک المدعی والمدعی مال،اوقاذف والمقذوف يدعيہ اومحدودون فی القذف، اواقرار المدعی انہ استاجرهم علی اداء هذه الشهادة تقبل (ای بينتہ۔)

مسئلہ نمبر 89: ايضا محولہ بالا

88:۔الفتاوی الهندیۃ ص454،ج3 کتاب الشهادات،الباب الثانی: فی الجرح والتعدیل الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

89:۔ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)

مسئلہ نمبر 90: مدعا علیہ (ا) کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ میں نے یہ گواہ گواہی کیلئے اجرت (کرایہ) پر لیے ہیں۔ (لہٰذا انکی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کی تزکیہ (صفائی) پر۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 91: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔	مدعا علیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ یہ فاسق یا زانی ہیں۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 92: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔	مدعا علیہ کے کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ یہ سود خور ہیں۔ (لہٰذا انکی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔) (ہندیہ)

مسئلہ نمبر90: ولواقام المدعیٰ علیہ البینۃ علیٰ جرح فیہ حق من حقوق العباداوحق من حقوق الشرع بان اقام البینۃ انہ زنوا ووصفواالزنا اوشربوالخمر اوسرقوا منی ولم یتقادم العھد اوانھم عبیداواحدھم عبیداوشریک المدعی والمدعی مال،اوقاذف والمقذوف یدعیہ اومحدودون فی القذف، اواقرار المدعی انہ استاجرھم علی اداء ھذہ الشھادۃ تقبل (ای بینتہ۔)
مسئلہ نمبر 91: ولایسمع القاضی الشھادۃ علیٰ الجرح المجردعن حق الشرع اوالعبد۔ وذالک بان یشھدوا ان الشھود فسقۃ اوزناۃ اواکلۃ الربا اوشربۃ الخمر اوعلیٰ اقرارھم انھم شھدوا بالزور اوانھم رجعوا عن الشھادۃ اوعلیٰ اقرارھم انھم اجراء فی ھذہ الشھادۃ اواقرارھم ان المدعی مبطل فی ھذہ الدعویٰ اواقرارھم علیٰ ان لا شھادۃ لھم علی المدعیٰ علیہ فی ھذہ الحادثۃ۔(لاتقبل بینۃ المدعیٰ علیہ۔)
مسئلہ نمبر92: ایضا محولہ بالا

90:۔الفتاوی الھندیۃ ص454،ج3 کتاب الشھادات،الباب الثانی: فی الجرح والتعدیل الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

91:۔الفتاوی الھندیۃ ص454،ج3 کتاب الشھادات،الباب الثانی: فی الجرح والتعدیل الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

92:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ا امام صاحبؒ کے نزدیک یہ گواہ مردود ہونگے۔ جبکہ تزکیہ (صفائی) معتبر ہے۔۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 93: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔	مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے ان گواہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے۔(لہٰذا انکی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔) (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 94: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔	مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے ان گواہوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم گواہی کیلئے پر اجرت لیے گیے ہیں۔(لہٰذا انکی گواہی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔)(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 95: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔	مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے ان گواہوں نے اقرار کیا ہے کہ اس مدعاعلیہ کے خلاف ہماری گواہی (قبول) نہیں ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 96: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی)	مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے ان گواہوں نے اقرار کیا ہے کہ یہ مدعی اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 93: ولایسمع القاضی الشهادة علیٰ الجرح المجردعن حق الشرع اوالعبد. وذالک بان یشهدوا ان الشهود فسقۃ اوزناۃ اواکلۃ الربا اوشربۃ الخمر اوعلیٰ اقرارهم انهم شهدوا بالزور اوانهم رجعوا عن الشهادة اوعلیٰ اقرارهم انهم اجراء فی هذه الشهادة اواقرارهم ان المدعی مبطل فی هذه الدعویٰ اواقرارهم علیٰ ان لا شهادة لهم علی المدعیٰ علیہ فی هذه الحادثۃ. (لاتقبل بینۃ المدعیٰ علیہ.

مسئلہ نمبر 94: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 95: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 96: ایضا محولہ بالا

93:۔الفتاوی الھندیۃ ص454،ج3 کتاب الشھادات،الباب الثانی: فی الجرح والتعدیل الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

94:۔ایضا محولہ بالا

95:۔ایضا محولہ بالا

96:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 97: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔	مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے ان گواہوں نے کہا ہے کہ ہم پر اس مدعی کیلئے گواہی (کا حق) نہیں۔ (تو اب کیسے میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔) (قاضی خان)
مسئلہ نمبر 98: مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔	مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے ان گواہوں نے اقرار کیا ہے کہ جس مجلس میں یہ کام ہوا تھا، اس مجلس میں ہم حاضر نہیں تھیں۔ (تو اب کیسے میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔) (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 97: رجل ادعیٰ علیٰ رجل حقا واقام علیٰ ذالک شہودا ، فجرحہم الخصم واراد ان یثبت ذالک بالبینۃ ، فہو علیٰ وجہین : ۔ اما ان جرح جرحا مجردا لایدخل تحت الحکم نحو ان یقول: انا اقیم البینۃ علیٰ ان شہودالمدعی فسقۃ اوزنادقۃ اواقرارالشہود ان المدعی استاجرہ علیٰ ہٰذہ الشہادۃ اوعلیٰ اقرارہم انہم قالوا: لاشہادۃ عندناللمدعی علیٰ ہذاالمدعیٰ علیہ فی ہذہ الخصومۃ اوعلیٰ اقرارہم انہم قالوا: لاشہادۃ عندنا لہذالمدعی علیٰ ہذالمدعیٰ علیہ ، ولاعلیٰ غیرہم اوعلیٰ اقرارہم انہم قالوا: ان المدعی مبطل فی ہذہ الدعویٰ اوعلیٰ اقرارہم انہم شہدوا بزوراوعلیٰ اقرارہم انہم لم یحضرواالمجلس الذی کان فیہ ہٰذاالامر، لم تقبل شہادۃ شہود المدعیٰ علیہ ولایثبت الجرح عند علماءنا ۔

مسئلہ نمبر 98: ایضا محولہ بالا

97:۔ فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص336، ج2، کتاب الشہادات، فصل فیمن لاتقبل شہادتہ لفسقہ، مسائل التزکیہ والتعدیل

98:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 99: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کے یہ گواہ جو میرے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ یہ میرے ساتھ اس دعویٰ کے مال میں شریک ہیں۔ (لہٰذا انکی گواہی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر 100: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ میرے یہ گواہ فاسق اور بدکردار ہیں۔	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر 101: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی نے یہ گواہ اس سے پہلے اس مقدمے کا وکیل بنایا تھا۔ (لہٰذا انکی گواہی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 99: واذاادعیٰ الشہود علیہ جرحا یدخل تحت الحکم، بان اقام البینۃ ان شہود المدعی زنوا ووصفواالزنااوشربواالخمر اوسرقوا منی شیئا، قبلت شہادتہم وبطلت بینۃ المدعی۔ وکذا لوشہدوا علیٰ اقرار المدعی ان شہودہ شرکاء فی المشہود بہ۔ وکذا اذاشہد شہود الجرح، ان شہود المدعی حدوا فی قذف وکذا اذا شہد شہود الجرح علیٰ اقرار المدعی ان شہود المدعی فسقۃ ، جازت شہادتہم، لانہم ماالظہرواالفاحشۃ، فتقبل شہادتہم،وکذا لواقام المشہودعلیہ البینۃ ان المدعی وکل الشاہد فی ہٰذہ الخصومۃ وقد خاصم، قبلت شہادتہم۔ وکذا لواقام البینۃ علیٰ اقرار المدعی ان شہودہ شہدوا بباطل اوعلیٰ اقرارہ ان شہودہ لم یحضرالمجلس الذی کان فیہ ہذاالامر۔

مسئلہ نمبر 100: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 101: ایضا محولہ بالا

99:۔ فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص336، ج2، کتاب الشہادات، فصل فیمن لاتقبل شہادتہ لفسقہ، مسائل التزکیۃ والتعدیل

100:۔ ایضا محولہ بالا

101:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر102: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ میرے ان گواہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے۔	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر103: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا ہے کہ میرے یہ گواہ اس مجلس میں حاضر نہیں تھے۔ جس میں یہ کام ہوا ہے۔(۔(لہٰذا انکی گواہی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 102: واذاادعیٰ الشھود علیہ جرحا یدخل تحت الحکم، بان اقام البینۃ ان شھود المدعی زنوا ووصفوا الزناواوشربواالخمر اوسرقوا منی شیئا، قبلت شھادتھم وبطلت بینۃ المدعی۔ وکذا لوشھدوا علیٰ اقرار المدعی ان شھودہ شرکاء فی المشھود بہ۔ وکذا اذاشھد شھود الجرح، ان شھود المدعی حدوا فی قذف وکذا اذا شھد شھود الجرح علیٰ اقرار المدعی ان شھود المدعی فسقۃ ، جازت شھادتھم، لانھم ماالظھرواالفاحشۃ، فتقبل شھادتھم،وکذا لواقام المشھودعلیہ البینۃ ان المدعی وکل الشاھد فی ھٰذہ الخصومۃ وقد خاصم، قبلت شھادتھم۔ وکذا لواقام البینۃ علیٰ اقرار المدعی ان شھودہ شھدوا بباطل اوعلیٰ اقرارہ ان شھودہ لم یحضرالمجلس الذی کان فیہ ھذاالامر۔

مسئلہ نمبر 103: ایضا محولہ بالا

102:۔ فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص336،ج2، کتاب الشہادات، فصل فیمن لاتقبل شہادتہ لفسقہ، مسائل التزکیہ والتعدیل

103:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر104: مدعاعلیہ (۱) کے گواہ اس بات پر کہ میں نے مدعی کے ان گواہوں کو اتنی رقم اس لیے دیے تھے کہ یہ میرے خلاف گواہی نہ دے۔(جبکہ انہوں نے گواہی دی ہے۔) لہٰذا میں ان سے اپنے مال کا مطالبہ کرتا ہوں۔اور انکی گواہی بھی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر105: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کا یہ گواہ اس مدعی کا بیٹا ہے۔(۔(لہٰذا اسکی گواہی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔)	مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔(درر)

مسئلہ نمبر 104: ولواقام المشھود علیہ البینۃ انی صالحت شھودالمدعی علیٰ کذامن المال علیٰ ان لایشھدواعلیّ بھٰذہ الشھادۃ ، فان القاضی یقول لہ: ھل اعطیتھم المال؟ ان قال : نعم، واقام البینۃ علیٰ ذالک قبلت ھذہ البینۃ ... وان قال: لم اعطھم المال ، لم تقبل ھذہ البینۃ۔

مسئلہ نمبر 105: (واصلہ وفرعہ وزوج وعرس وسید لعبدہ ومکاتبہ) الاصل فیہ: لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقبل شھادۃ الولد لوالدہ ولاالوالد لولدہ ولاالزوج لامرأتہ ولاالعبد لسیدہ ولاالمولیٰ لعبدہ الیٰ آخرہ۔

اذااقام البینۃ علیٰ العدالۃ ، فاقام الخصم البینۃ علی الجرح ان کان الجرح جرحا مجردا لایعتبر بینۃ الجرح۔ وذکرہ الخصاف من قولہ ان الشھادۃ علی الجرح المجرد مقبولۃ ، تاویلہ اذااقامھا علیٰ اقرار المدعی بذالک او علی التزکیۃ۔

104:۔فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوز جندی الفرغانانی الحنفی ص336،ج2،کتاب الشہادات، فصل فیمن لاتقبل شہادتہ لفسقہ، مسائل التزکیۃ والتعدیل

105:۔درر الحکام فی شرح غرر الاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر بملا خسرو (المتوفی: 885ھ) ص382،ج2،کتاب الشہادات، باب القبول وعدمہ، الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، الطبعۃ: بدون الطبعۃ وبدون التاریخ۔

حاشیہ:۔(۱) اسی طرح فتح القدیر میں مذکور ہے۔۱۲مترجم

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مدعی کے گواہ اپنے ان گواہوں کے تزکیہ (صفائی) پر۔(درر)	مسئلہ نمبر 106: مدعاعلیہ کے گواہ اس بات پر کہ مدعی کا یہ گواہ مدعی کا باپ ہے۔(۔(لہٰذا اسکی گواہی میرے خلاف قابل قبول نہیں ہے۔)
نکاح کا دعویٰ کرنے والے کے گواہ۔(مثلاً زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اس زینب سے نکاح کیا ہے۔) (تنقیح)	مسئلہ نمبر 107: طلاق کا دعویٰ کرنیوالی کے گواہ۔(مثلاً زینب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ مجھے اس شوہر زید نے طلاق دی ہے۔)
ملکیت کا دعویٰ کرنے والے کے گواہ۔(مثلاً آقا اس غلام کی ملکیت پر گواہ پیش کرے کہ یہ میرا غلام ہے۔)(تنقیح)	مسئلہ نمبر 108: آزادی کا دعویٰ کرنے والے کے گواہ۔ (مثلاً غلام اس بات پر گواہ پیش کرے کہ مجھے اپنے آقا نے آزاد کیا ہے۔)

مسئلہ نمبر 106: (واصلہ وفرعہ وزوج وعرس وسید لعبدہ ومکاتبہ) الاصل فیہ: لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقبل شہادة الولد لوالدہ ولاالوالد لولدہ ولاالزوج لامرأتہ ولاالعبد لسیدہ ولاالمولیٰ لعبدہ الیٰ آخرہ۔

اذااقام البینۃ علیٰ العدالۃ ، فاقام الخصم البینۃ علی الجرح ان کان الجرح جرحا مجردا لایعتبر بینۃ الجرح۔ وذکرہ الخصاف من قولہ ان الشہادة علی الجرح المجرد مقبولۃ ، تاویلہ اذااقامہا علی اقرار المدعی بذالک او علی التزکیۃ۔

مسئلہ نمبر 107: بینۃ مدعی الطلاق اولیٰ من بینۃ مدعی النکاح ۔

مسئلہ نمبر 108: بینۃ مدعی العتق اولیٰ من بینۃ مدعی الملک ۔

106:۔درر الحکام فی شرح غرر الاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر بملا خسرو المتوفیٰ: 885۔ص 382،ج2،کتاب الشہادات، باب القبول وعدمہ،الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی،الطبعۃ: بدون الطبعۃ وبدون التاریخ

107:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص 61،مسائل الشہادات

108:۔ایضاً محولہ بالا

باب پنجم:

فصل پنجم:۔ وکالت کے مسائل

اس فصل میں کل انیس(19) مسائل ہیں۔ یہ انیس(19) مسائل تین(3) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل پنجم: وکالت کے مسائل

کل کتب(3) کل مسائل(19)

(1) انقروی (2) محیط (3) علی ﷺ دی	(1) سترہ(17) مسائل (2) ایک(1) مسئلہ (3) ایک (1) مسئلہ

فصل پنجم:۔وکالت کے مسائل

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1:اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو ایک چیز بیچنے کا وکیل بنایا ہو اور اس (وکیل نے وہ چیز بیچ دی ہو۔)اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری یہ چیز وکالت سے معزول ہونے کے بعد بیچی ہے۔(یعنی میں نے ان کو اپنی وکالت سے نکالا تھا۔لہٰذا یہ بیع نہیں ہوئی۔) لیکن یہ بیچنے کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	اس چیز کو اس وکیل سے خریدنے والا اس بات پر گواہ پیش کرے کہ خرید وفروخت کا یہ معاملہ معزول کرنے سے پہلے ہوا ہے۔(لہٰذا یہ بیع ہوئی ہے۔) اور یہ بھی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (انقرہ وی)

مسئلہ نمبر 2:اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو ایک چیز بیچنے کا وکیل بنایا ہوا اور اس(وکیل نے وہ چیز بیچ دی ہو۔)اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری یہ چیز وکالت سے معزول ہونے کے بعد فلاں تاریخ کو بیچی ہے۔ (یعنی میں نے ان کو اپنی وکالت سے نکالا تھا۔)لہٰذا یہ بیع نہیں ہوئی۔)	خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ یہ بیع وکیل کو وکالت سے معزول کرنے سے پہلے اسی تاریخ کو ہوئی تھی۔(لہٰذا یہ بیع ہوئی ہے۔) (انقروی)

مسئلہ نمبر 1: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔
لوشہدشاہدان علیٰ عزل الوکیل وھو حاضر وشہد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وھو حاضر بشہادۃ الشہود ، فشہد شاہدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرھما وکذاالشاھدالطلاق مع شاھدی النکاح ۔
مسئلہ نمبر 2: ایضا محولہ بالا

1:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ج 1، ص424،425،الناشر : دار الطباعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربیۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

2:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 3:اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو ایک چیز بیچنے کا وکیل بنایا ہوا اور اس(وکیل نے وہ چیز بیچ دی ہو۔)اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری یہ چیز وکالت سے معزول ہونے کے بعد فلاں تاریخ کو بیچی ہے لہٰذا یہ بیع نہیں ہوئی۔)	خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ یہ بیع وکیل کو وکالت سے معزول کرنے سے پہلے ہوئی تھی۔لیکن یہ بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر 4:اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو ایک چیز بیچنے کا وکیل بنایا ہوا اور اس(وکیل نے وہ چیز بیچ دی ہو۔)اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری یہ	خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ یہ بیع وکیل کو وکالت سے معزول کرنے سے پہلے فلاں تاریخ کو ہوئی ہے۔(انقروی)

چیز وکالت سے معزول ہونے کے بعد بیچی ہے۔(یعنی میں نے ان کو اپنی وکالت سے نکالا تھا۔) لیکن یہ بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	

مسئلہ نمبر3: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔ لوشهدشاهدان علیٰ عزل الوکیل وهو حاضر وشهد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وهو حاضر بشهادة الشهود ، فشهد شاهدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرهما وکذاالشاهدالطلاق مع شاهدی النکاح ۔

مسئلہ نمبر4: ایضا محولہ بالا

3:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ج 1، ص424،425،الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

4:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر5: خریدنے والے کے گواہ اس بات پر کہ وکیل نے مجھے یہ چیز وکالت سے معزول کرنے سے پہلے بیچی تھی اور بیع کی ایسی تاریخ بتائے (جو دوسرے شخص کی تاریخ) سے پہلے ہو۔	اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو اپنی چیز بیچنے کا وکیل بنایا ہو۔اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے اسے فلاں تاریخ کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا تھا۔اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو بیع کی تاریخ کے بعد ہو۔(یعنی جو خریدنے والے نے بتائی تھی۔)(انقروی)
مسئلہ نمبر6:ایک ایسی عورت کے گواہ جس نے کسی کو نکاح کا وکیل بنایا ہو۔اور (اس وکیل نے) کسی کے ساتھ اس کا نکاح کروادیا ہو۔اب یہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے آپ کا نکاح میرے ساتھ وکالت سے معزول کئے جانے سے پہلے کرایا ہے ۔اور یہ بھی نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(انقروی)

وکیل نے میرا نکاح وکالت سے معزول ہونے کے بعد کروایا ہے۔ لیکن (یہ نکاح کی) تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	

مسئلہ نمبر5: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔ لوشہدشاہدان علیٰ عزل الوکیل وھو حاضر وشہد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وھو حاضر بشھادۃ الشھود ، فشھد شاھدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرھما وکذاالشاھدالطلاق مع شاھدی النکاح ۔

مسئلہ نمبر6: ایضا محولہ بالا

5:۔ فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ ج1، ص424،425،الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

6:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر7: ایک ایسی عورت کے گواہ جس نے کسی کو نکاح کا وکیل بنایا ہو اور (اس وکیل نے) کسی کے ساتھ اس کا نکاح کروا دیا ہو۔ اب یہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میرا نکاح فلاں تاریخ کو وکالت سے معزول ہونے کے بعد کروایا ہے۔ (لہٰذا یہ نکاح نہیں ہوا ہے۔)	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے آپ کا نکاح میرے ساتھ وکالت سے معزول کئے جانے سے پہلے اسی تاریخ کو کروایا ہے جو آپ نے ذکر کی ہے۔ (انقروی)
مسئلہ نمبر8: ایک ایسی عورت کے گواہ جس نے کسی کو نکاح کا وکیل بنایا ہو اور (اس وکیل نے) کسی کے ساتھ اس کا نکاح کروا دیا ہو۔ اب یہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میرا نکاح فلاں تاریخ کو وکالت سے معزول ہونے کے بعد کروایا ہے۔ (لہٰذا یہ نکاح نہیں ہوا ہے۔)	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے آپ کا نکاح میرے ساتھ وکالت سے معزول کئے جانے سے پہلے کروایا ہے۔ لیکن یہ نکاح کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (انقروی)

مسئلہ نمبر7: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔ لوشھدشاھدان علیٰ عزل الوکیل وھو حاضر وشھد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وھو حاضر بشھادۃ الشھود ، فشھد شاھدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرھما وکذاالشاھدالطلاق مع شاھدی النکاح ۔

مسئلہ نمبر 8: ایضا محولہ بالا

7:۔ فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ ج1، ص424،425،الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربیۃ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

8:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر9: ایک ایسی عورت کے گواہ جس نے کسی کو نکاح کا وکیل بنایا ہو۔ اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میرا نکاح وکالت سے معزول ہونے کے بعد کروایا ہے۔(لہٰذا یہ نکاح نہیں ہوا ہے۔) اور نکاح کی تاریخ کا ذکر بھی نہ کرے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے آپ کا نکاح فلاں تاریخ کو میرے ساتھ کرایا ہے۔ جبکہ آپ نے اس کو وکالت سے معزول نہیں کیا تھا۔(لہٰذا یہ نکاح منعقد ہوا ہے۔)(انقروی)
مسئلہ نمبر10: اس شوہر کے گواہ جس نے کسی آدمی کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا وکیل بنایا ہو۔ اور اس وکیل نے طلاق دے دی ہو۔ اب یہ شوہر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری بیوی کو طلاق وکالت سے معزول کرنے کے بعد دی ہے۔(لہٰذا یہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔) اور طلاق کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس وکیل نے مجھے طلاق وکالت سے معزول ہونے سے پہلے دی ہے۔(لہٰذا یہ طلاق واقع ہو گئی ہے۔) اور یہ بھی طلاق کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(انقروی)

مسئلہ نمبر9: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔ لوشهدشاهدان علیٰ عزل الوکیل وهو حاضر وشهد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وهو حاضر بشهادة الشهود ، فشهد شاهدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرهما وکذاالشاهدالطلاق مع شاهدی النکاح ۔

مسئلہ نمبر10: ایضا محولہ بالا

9:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشہادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ج1، ص424،425،الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ بولاق المصر المغریۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

10:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر11: شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میرے وکیل نے میری بیوی کو طلاق فلاں تاریخ کو وکالت سے معزول کرنے کے بعد دی ہے۔(لہٰذا یہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔)	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس وکیل نے مجھے طلاق اسی تاریخ کو وکالت سے معزول ہونے سے پہلے دی ہے۔(لہٰذا یہ طلاق واقع ہو گئی ہے۔) (انقروی)
مسئلہ نمبر12:شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میرے وکیل نے میری بیوی کو طلاق فلاں تاریخ کو دی ہے۔ جبکہ میں نے ان کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا تھا۔(لہٰذا یہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔)	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے مجھے اس وقت طلاق دی ہے کہ جب آپ نے اس کو معزول نہیں کیا تھا۔(لہٰذا یہ طلاق واقع ہو گئی ہے۔)لیکن یہ طلاق کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(انقروی)
مسئلہ نمبر13:شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میرے وکیل نے میری بیوی کو اس وقت طلاق دی ہے جبکہ میں نے ان کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا تھا۔(لہٰذا یہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔)لیکن طلاق کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے مجھے فلاں تاریخ کو طلاق دی ہے۔جب کہ وہ آپ کا وکیل تھا۔(لہٰذا یہ طلاق واقع ہو گئی ہے۔) (انقروی)

مسئلہ نمبر 11: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔

لوشهدشاهدان علیٰ عزل الوکیل وهو حاضر وشهد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وهو حاضر بشهادة الشهود ، فشهد شاهدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرهما وکذاالشاهدالطلاق مع شاهدی النکاح ۔

مسئلہ نمبر12: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر13: ایضا محولہ بالا

11:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشهادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ج 1، ص424،425،الناشر: دار الطبعۃ المصریۃ بولاق المصر المغربۃ

12:۔ایضا محولہ بالا

13:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر14: اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو غلام آزاد کرنے کا وکیل بنایا ہو۔ اور اس (وکیل نے وہ غلام) آزاد کر دیا ہو۔ اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری طرف سے میرے غلام کو اس وقت آزاد کیا ہے، جب میں نے ان کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا تھا۔ لیکن آزادی کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے مجھے اس وقت آزاد کیا ہے، جس وقت آپ نے اس کو اپنی وکالت سے معزول نہیں کیا تھا۔ (لہٰذا میں آزاد ہو گیا ہوں۔) اور یہ بھی آزادی کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (انقروی)
مسئلہ نمبر15: اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو غلام آزاد کرنے کا وکیل بنایا ہو۔ اور اس (وکیل نے وہ غلام) آزاد کیا ہو۔ اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری طرف سے میرا غلام فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے۔ جبکہ میں نے ان کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا تھا۔ (لہٰذا اس کا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے۔)	غلام کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے مجھے اس وقت آزاد کیا ہے، جس وقت آپ نے اس کو اپنی وکالت سے معزول نہیں کیا تھا۔ (لہٰذا میں آزاد ہو گیا ہوں۔) (انقروی)

**مسئلہ نمبر14: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔
لوشھدشاھدان علیٰ عزل الوکیل وھو حاضر وشھد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وھو حاضر بشھادۃ الشھود ، فشھد شاھدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرھما وکذاالشاھدالطلاق مع شاھدی النکاح ۔**

مسئلہ نمبر 15: ایضا محولہ بالا

14:۔فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشھادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ج 1، ص424،425، الناشر: دارالطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربیۃ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

15: ۔ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
غلام کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے مجھے اس وقت آزاد کیا ہے، جس وقت آپ نے اس کو اپنی وکالت سے معزول نہیں کیا تھا۔(لہٰذا میں آزاد ہو گیا ہوں۔) اور یہ آزادی کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(انقروی)	مسئلہ نمبر16: اس شخص کے گواہ جس نے کسی آدمی کو غلام آزاد کرنے کا وکیل بنایا ہو۔ اور اس (وکیل نے وہ غلام) آزاد کر دیا ہو۔ اب یہ شخص اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میرے وکیل نے میری طرف سے میرا غلام فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے۔ جبکہ میں نے ان کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا تھا۔(لہٰذا اس کا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے۔)
غلام کے گواہ اس بات پر کہ آپ کے وکیل نے مجھے فلاں تاریخ کو آزاد کیا ہے، جس وقت آپ نے اس کو اپنی وکالت سے معزول نہیں کیا تھا۔(لہذا میں آزاد ہو گیا ہوں۔) (انقروی)	مسئلہ نمبر17: وکیل بنانے والے کے گواہ اس بات پر کہ میرے وکیل نے اس غلام کو اس وقت آزاد کیا ہے، جس وقت میں نے اس کو اپنی وکالت سے معزول کر دیا تھا۔(لہٰذا یہ آزاد نہیں ہوا ہے۔) لیکن آزادی کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔

مسئلہ نمبر 16: بینۃ العزل اولیٰ من بینۃ البیع وکذاالطلاق والعتاق من الوکیل۔
لوشھدشاھدان علیٰ عزل الوکیل وھو حاضر وشھد آخران علی ا لبیع، فبینۃ العزل اولیٰ والبیع باطل الاان یکون وقت البیع قبل وقت العزل۔ المؤکل اذا اخرج الوکیل من الوکالۃ وھو حاضر بشھادۃ الشھود ، فشھد شاھدان بالبیع وقد وقت بینۃ العزل وبینۃ البیع اولم یوقتا فلاخراج من الوکالۃ اولیٰ۔ وکذاالتوکیل بالطلاق والعتاق وغیرھما وکذاالشاھدالطلاق مع شاھدی النکاح ۔

مسئلہ نمبر 17: ایضا محولہ بالا

16:۔ فتاوی انقروی لشیخ محمد بن الحسین الانقروی الانکوری الحنفی، کتاب الشھادات الفصل الرابع عشر نوع فی ترجیح البینۃ۔ ج 1، ص 424،425، الناشر: دار الطباعۃ المصریۃ ببولاق المصر المغربۃ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

17:۔ ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 18: قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید کے وکیل نے اقرار کیا ہے کہ یہ گھر زید کا نہیں ہے۔	زید کے وکیل کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر زید کا ہے۔ (محیط)
مسئلہ نمبر 19: وکیل کے گواہ اس بات پر کہ زید نے مجھے یہ کام کرنے کا وکیل بنایا تھا اور قاضی نے بھی فلاں تاریخ کو اس پر حکم صادر کیا تھا۔	زید کے بھائی کے گواہ اس بات پر کہ زید اس بیان کردہ مدت سے پہلے مر چکا ہے۔ (علی ہلالہ دی)

مسئلہ نمبر 18: الوکیل بالخصومۃ فی الدار اذا اقام بینۃ علیٰ ان الدار ملک مؤکلہ ، واقام المدعی علیہ بینۃ علی اقرار الوکیل ان الدار لیست لمؤکلہ ، بطلت بینۃ الوکیل۔

مسئلہ نمبر 19: اذا اثبت زید بالبینۃ الشرعیۃ وکالۃ عن امر الغائب فی وجہ خصم شرعی بعد جحود الوکالۃ المزبور لدی القاضی بموجب حجۃ شرعیۃ ثم حضر الغائب وجحدالوکالۃ فھل یکفی فی ذالک شھود مضمون الحجۃ المرقومۃ ولایکلف الوکیل المزبور الی اعادۃ ا

لبینۃ التی شهدت لہ بالتوکیل المرقوم اولا؟ اجاب: یکفی فی ذالک شهود مضمون الحجۃ المرقومۃ ولایکلف الوکیل المزبور الیٰ اعادۃ البینۃ التی شهدت لہ بالتوکیل المرقوم۔

بینۃ الوکیل علیٰ ان زیدا وکلہ بکذاوحکم الحاکم بها بتاریخ کذااولیٰ من بینۃ اخی الموکل علیٰ ان الموکل مات قبل ذالک۔

18:۔المحیط البرہانی فی الفقہ النع نی، فقہ الامام ابی حنیفۃؒ لابی المعالی برہان الدین محمود بن احمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری الحنفی (المتوفی 616ھ) ص21 ج9 ، کتاب الدعویٰ، الفصل الثانی فی بیان صحۃ الدعاوی وبیان مایسمع منہاومالایسمع۔الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ، 2004ء

19:۔فتاوی علی ﷲ دی لعبد الرحمن بن محمد عماد الدین، محب الدین ﷲ دی، الحنفی مفتی دمشق، ص68، کتاب الوکالۃ، الناشر: مکتبۃ المصطفی الالکترونیۃ والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص65، مسائل الوکالۃ

باب ششم:

دعویٰ کے مسائل

اس باب میں کل پانچ(5) فصلیں ہیں۔ان پانچ(5) فصلوں میں کل دوسو چھ(206) مسائل ہیں۔ جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: دعویٰ کے مسائل۔اس فصل میں کل(35) مسائل ہیں۔

فصل دوم: ملک مطلق کے مسائل۔اس فصل میں کل(32) مسائل ہیں۔

فصل سوم: غلام یا جانور کے گھریلو دعویٰ سے متعلق مسائل۔اس فصل میں کل (65) مسائل ہیں۔

فصل چہارم: محمنسہ۔اس فصل میں محمنسہ کے بارے میں مختلف اقوال کا ذکر ہے۔

فصل پنجم: مسائل محمنسہ (دفع کے مسائل)۔اس فصل میں کل (74) مسائل ہیں۔

باب ششم:

فصل اول:۔دعویٰ کے مسائل

اس فصل میں کل پینتیس (35) مسائل ہیں۔یہ پینتیس (35) مسائل چار (4) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل اول: دعویٰ کے مسائل۔

کل کتب (4)	کل مسائل (35)

(1) تنقیح (2) بحر (3) قاضی خان (4)ہندیہ	(1) تین (3) مسائل (2) ستائیس (27) مسائل (3) دو (2) مسائل (4) تین (3) مسائل

فصل اول:۔دعویٰ کے مسائل

میاں بیوی کے درمیان ہونے والے اختلافات میں دعویٰ (ا) کا بیان

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 1: عورت کا اس بات پر گواہ پیش کرنا کہ یہ گھر میری ملکیت ہے۔ مسئلہ نمبر 2: ایک عورت کے شوہر کے گواہ۔ جو ایسے سامان کا دعویٰ کرے، جو عورتوں کے لئے مناسب ہو۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر میری ملکیت ہے۔ (تنقیح و بحر) بیوی کے گواہ جو اس ایسے سامان کا دعویٰ کرے، جو عورتوں کے لئے مناسب ہو۔ (تنقیح)

مسئلہ نمبر 1: اذااختلف الزوجان فی متاع البیت فما یصلح للرجال فھو للرجل بیمینہ وما یصلح للنساء فھوللمرأ ۃ بیمینھا ، لکن ان اقام الآخر البینۃ فھو لہ، وما یصلح لھما فھو للرجل بیمینہ وھذا قول الامام الاعظم ۔

مسئلہ نمبر2: ایضا محولہ بالا

1:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی(المتوفی 1252ھ)ص54ج2۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

2:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ اگر میاں بیوی میں اختلاف ہو جائے۔اور دونوں ایک چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرتے ہو۔تو ہم دیکھیں گے کہ وہ چیز ان دونوں میں سے کس کے لئے صالح اور مناسب ہے، جس کے لئے بھی مناسب ہو،اس کی بات معتبر ہو گی اور اگر گواہ ہو، تو گواہ دوسرے کے معتبر (اولیٰ) ہوں گے۔اور اگر یہ چیز دونوں کے لئے مناسب ہو تو پھر بات شوہر کی معتبر ہو گی۔لیکن اگر گواہ ہو تو گواہ بیوی کے معتبر ہوں گے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر3:ایک عورت کے شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ زنانہ چادر میری ملکیت ہے۔	اس کی بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ زنانہ چادر میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر4:ایک عورت کے شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ کنگن میرے ہیں۔(یعنی میں اس کا مالک ہوں۔)	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ کنگن میرے ہیں۔(بحر)
مسئلہ نمبر5:ایک عورت کے شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ زنانہ انگوٹھی میری ملکیت ہے۔	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ زنانہ انگوٹھی میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر6: ایک عورت کے شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ پازیب میرا ہے۔	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ پازیب میری ملکیت ہے۔(بحر)

مسئلہ نمبر 3: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منھما فیما یصلح لہ ، ولہ فیما یصلح لھما، فان مات احدھما فللحیی ، ولو احدھما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت .

مسئلہ نمبر 4: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 5: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 6: ایضا محولہ بالا

3:۔البحر الرائق شرح کنز الدقائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی بعد سنۃ1138ھ) کتاب الدعویٰ باب طلاق لف،الناشر: دار الکتب العلمیۃ ،بیروت۔لبنان،الطبعۃ الاولیٰ: 1418ھ 1997ء

4:۔ایضا محولہ بالا

5:۔ایضا محولہ بالا

6: ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 7: ایک عورت کے شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ سونے کے زیور میری ملکیت ہے۔	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ سونے کے زیور میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر 8: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ قالین میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ قالین میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر 9: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر 10: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ برتن میرے ہیں۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ برتن میرے ہیں۔(بحر)
مسئلہ نمبر 11: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ صندوق میری	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ صندوق میری ملکیت ہے۔

ملکیت ہے۔	(بحر)

مسئلہ نمبر7: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منھما فیما یصلح لہ ولہ فیما یصلح لھما، فان مات احدھما فللحیی ، ولو احدھما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت .
مسئلہ نمبر 8: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 9: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 10: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 11: ایضا محولہ بالا

7:۔البحر الرائق شرح کنزالد قائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی بعد سنۃ1138ھ)کتاب الدعویٰ باب لحالۃ لف،الناشر: دارالکتب العلمیۃ ،بیروت۔لبنان،الطبعۃالاولیٰ: 1418ھ1997ء

8:۔ایضا محولہ بالا

9:۔ایضا محولہ بالا

10:۔ایضا محولہ بالا

11:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر12:بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر13: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ نقد رقم میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ نقد رقم میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر14:بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین یا گھر میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ (زمین یا گھر) میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر15:بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ تلوار میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ تلوار میری ملکیت ہے۔(بحر)

مسئلہ نمبر12: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منھما فیما یصلح لہ ، ولہ فیما یصلح لھما، فان مات احدھما فللحیی ، ولو احدھما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت .

مسئلہ نمبر13: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر14: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر15: ایضا محولہ بالا

12:۔البحر الرائق شرح کنز الدقائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی بعد سنۃ1138ھ)کتاب الدعویٰ باب ﷺ لف،الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان،الطبعۃ الاولیٰ: 1418ھ 1997ء

13:۔ایضا محولہ بالا

14: ۔ایضا محولہ بالا

15: ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر16:بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھوڑا میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھوڑا میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر17:بیوی کے گواہ اس بات پر کہ یہ لوہے کا زرہ میری ملکیت ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ یہ لوہے کا زرہ میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر18:شوہر ایسے سامان پر گواہ پیش کرے۔جو میاں بیوی دونوں کے لئے مناسب ہو، کہ یہ سامان میری ملکیت ہے۔	بیوی(جو شادی کی پہلی رات مر چکی ہو۔) کے ورثاء اس قسم کے سامان پر گواہ پیش کرے کہ یہ اس کی ملکیت تھی۔(بحر)

مسئلہ نمبر16: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منھما فیما یصلح لہ ، ولہ فیما یصلح لھما، فان مات احدھما فللحیی ، ولو احدھما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت ۔

مسئلہ نمبر17: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 18: ایضا محولہ بالا

16:۔البحرالرائق شرح کنزالد قائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی (المتوفی بعد سنۃ1138ھ) کتاب الدعویٰ باب ۔۔۔ لف،الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان،الطبعۃالاولی: 1418ھ1997ء

17:۔ایضا محولہ بالا

18:۔ایضا محولہ بالا

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر19: وہ بیٹا جو اپنے باپ کے ساتھ رہتا ہو۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔	والد کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔(قاضی خان)
مسئلہ نمبر20: وہ شخص جو کسی دوسرے کے ساتھ رہتا ہو۔اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔	گھر کے مالک کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔(قاضی خان)
مسئلہ نمبر21: شوہر کے ورثاء کے گواہ ایسی چیز پر جو مرد و عورت دونوں کے لئے مناسب ہو۔(یعنی ورثاء کہتے ہو کہ یہ چیز اس کی ملکیت تھی۔)	بیوی کے گواہ ایسی چیز پر جو مرد و عورت دونوں کے لئے مناسب ہو۔(یعنی بیوی کہتی ہو) کہ یہ چیز میری ہے۔(بحر)

مسئلہ نمبر 19: اذااختلف الزوجان فی متاع البیت موضوع فی البیت الذی کانا یسکنان فیہ حال قیام النکاح ، اوبعد ماوقعت الفرقۃ بفعل من الزوج او من المرأۃ ، فما یکون للناس عادۃ: کالدرع، والخمار، والمغازل، والصندوق، وماشبہ ذالک فھو للمرأۃ ، الاان یقیم الزوج البینۃ علیٰ ذالک۔ ومایکون للرجال کا لسلاح ، والقباء، والقلنسوۃ ، والمنطقۃ، والفرس، ونحو ذالک فھو للرجل،الاان تقیم المرأۃ البینۃ علیٰ ذالک۔ ومایکون للرجال والنساء: کالعبد ، والخادم ، والفراش ، والشاۃ، والسور، فھو للرجال، الا ان تقیم المرأۃ البینۃ علی ذالک۔ ولوکان غیر الزوجۃ فی عیال احد، بان کان الابن فی عیال الاب اوالاب فی عیال الولد ونحو ذالک ، کان المتاع عندالاشتباہ للذی یقول فی قولھم۔

مسئلہ نمبر 20: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 21: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منھما فیما یصلح لہ ، ولہ فیما یصلح لھما، فان مات احدھما فللحیی ، ولو احدھما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت۔

19:۔فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص 241،ج 1، کتاب ا لنکاح، فصل: فی اختلاف الزوجین فی متاع البیت،الناشر: مکتبۃ دار الفکر للطبعۃ والنشر والتوزیع۔الطبعہ الاولیٰ 2010

20:۔ایضا محولہ بالا

21:۔البحرالرائق شرح کنزالد قائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی بعد سنۃ 1138ھ) کتاب الدعویٰ باب لحالۃ لف،الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان،الطبعۃ الاولیٰ: 1418ھ 1997ء

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 22: شوہر کے ورثاء کے گواہ ایسی چیز پر جو عورت کے لئے مناسب ہو۔	بیوی کے گواہ ایسی چیز پر جو اس کے لئے مناسب ہو۔ (بحر)
مسئلہ نمبر 23: بیوی کے ورثاء کے گواہ ایسی چیز پر جو مرد وعورت دونوں کے لئے مناسب ہو۔	شوہر کے گواہ ایسی چیز پر جو مرد وعورت دونوں کے لئے مناسب ہو۔(بحر)
مسئلہ نمبر 24: بیوی کے ورثاء کے گواہ ایسی چیز پر جو شوہر کے لئے مناسب ہو۔	شوہر کے گواہ ایسی چیز پر جو اس کے لئے مناسب ہو۔(بحر)
مسئلہ نمبر 25: مطلقہ (طلاق یافتہ) عورت کے گواہ ایسے سامان پر جو مرد وعورت دونوں کے لئے مناسب ہو۔(یعنی یہ کہتی ہو	شوہر کے گواہ ایسے سامان پر جو(مرد وعورت) دونوں کے لئے مناسب ہو۔(یعنی یہ کہتا ہو کہ یہ میری ملکیت ہے۔)(بحر)

کہ یہ میری ملکیت ہے۔)	

مسئلہ نمبر22: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منهما فیما یصلح لہ ، ولہ فیما یصلح لهما، فان مات احدهما فللحیی ، ولو احدهما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت۔

مسئلہ نمبر 23: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 24: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 25: ایضا محولہ بالا

22:۔البحر الرائق شرح کنز الدقائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی بعد سنۃ1138ھ)کتاب الدعویٰ باب طلاق لف،الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان،الطبعۃ الاولیٰ: 1418ھ 1997ء

23:۔ایضا محولہ بالا

24:۔ایضا محولہ بالا

25:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 26: مطلقہ عورت کے گواہ ایسے سامان پر جو خاص شوہر کے لئے مناسب ہو۔	شوہر کے گواہ ایسے سامان پر جو خاص اس کے لئے مناسب ہو۔(بحر)
مسئلہ نمبر 27: مطلقہ بیوی کا شوہر ایسے سامان پر گواہ پیش کرے جو خاص عورت کے لئے مناسب ہو۔	مطلقہ بیوی کے گواہ ایسے سامان پر جو خاص اس کے لئے مناسب ہو۔(بحر)
مسئلہ نمبر 28: منکوحہ باندی کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔	اس منکوحہ باندی کا آزاد شوہر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر 29: آزاد عورت کا غلام شوہر اس بات پر گواہ پیش	غلام شخص کی آزاد بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان

کرے کہ اس گھر کا سامان میرا ہے۔	میرا ہے۔(بحر)

مسئلہ نمبر26: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منہما فیما یصلح لہ ، ولہ فیما یصلح لھما، فان مات احدھما فللحیی ، ولو احدھما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت۔

مسئلہ نمبر 27: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 28: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 29: ایضا محولہ بالا

26:۔البحر الرائق شرح کنز الدقائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی بعد سنۃ1138ھ)کتاب الدعویٰ باب ثلاثۃ لف،الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان،الطبعۃ الاولی: 1418ھ 1997ء

27:۔ایضا محولہ بالا

28:۔ایضا محولہ بالا

29:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر30:آزاد آدمی کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان اس آدمی کی ملکیت تھی،جو مر چکا ہے۔اور اس نے یہ ہمارے لئے میراث میں چھوڑا ہے۔	اس آدمی کی باندی بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر31: منکوحہ باندی کے ورثاء کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان اس باندی کی ملکیت تھی،جو مر چکی ہے۔اور اس نے یہ ہمارے لئے میراث میں چھوڑا ہے۔	اس آدمی کے باندی بیوی کے گواہ اس بات پر کہ اس گھر کا سامان میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر32: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میرے شوہر زید	زید کے ایک وارث کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی زید نے مجھے

نے یہ باندی مجھے مہر میں دی تھی۔	گفٹ (تحفہ) میں دی تھی۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر30: وان اختلف الزوجان فی متاع البیت فالقول لکل واحد منھما فیما یصلح لہ ، ولہ فیما یصلح لھما، فان مات احدھما فللحیی ، ولو احدھما مملوکا فللحر فی الحیاۃ وللحیی فی الموت۔

مسئلہ نمبر31: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 32: بینۃ المرأۃ علیٰ الجاریۃ انھامھرھا اولیٰ من بینۃاحد الورثۃعلی الھبۃ۔

30:۔البحر الرائق شرح کنزالد قائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی بعد سنۃ1138ھ)کتاب الدعویٰ باب ثلاثۃ لف،الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان،الطبعۃالاولیٰ: 1418ھ1997ء

31:۔ایضا محولہ بالا

32:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص8 6۔مسائل الدعویٰ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر33: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میرا یہ شوہر مالدار ہے۔ لہٰذا اس پر لازم ہے کہ یہ مجھے مالداری کا نفقہ اور خرچہ دے دیں۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ میں غریب اور تنگ دست ہوں۔ لہٰذا مجھ پر اس کا نان نفقہ میری غربت کے موافق لازم ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر34: شوہر کے گواہ اس بات پر میں نے (اپنی) اس بیوی کو اس کا نفقہ پہنچایا ہے۔	بیوی کے گواہ اس بات پر کہ میرے اس شوہر نے اقرار کیا تھا کہ میں نے اس کا نفقہ نہیں دیا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 35: بیوی کے گواہ اس بات پر کہ قاضی نے میرے شوہر پر میرا نفقہ مقرر کیا ہے۔	شوہر کے گواہ اس بات پر کہ نفقہ مقرر کرنے کے وقت یہ عورت مجھ پر حرام تھی۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 33: بینۃ المرأ ۃ انہ موسر فعلیہ نفقۃ الموسرین اولیٰ من بینۃ الزوج انہ معسر۔

مسئلہ نمبر 34: بینۃ الزوج علیٰ ایصال النفقۃ لامرأتہ اولیٰ من بینۃ المرأۃ علیٰ اقرار الزوج انہ لم یدفعھا۔

مسئلہ نمبر 35: بینۃ المرأۃ علیٰ فرض القاضی لھا النفقۃ اولیٰ من بینۃ الزوج علیٰ انھا کانت حراما وقت الفرض۔

33:۔تنقیح الفتاوی الحامدیہ لمحمد امین الشہیر بابن عابدین شامی (المتوفی 1252ھ) ص593،ج1۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

34:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص69۔مسائل الدعویٰ

35:۔ایضا محولہ بالا

باب ششم:

فصل دوم:۔ملک مطلق کے مسائل

اس فصل میں کل بتیس (32) مسائل ہیں۔یہ بتیس (32) مسائل چھ (6) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل دوم: ملک مطلق کے مسائل۔

کل کتب(6) **کل مسائل(32)**

(1) مجلہ	(1) چار (4) مسائل
(2) تنقیح	(2) نو (9) مسائل
(3) حاوی قدسی	(3) ایک(1) مسئلہ
(4) فیضیہ	(4) ایک(1) مسئلہ
(5)غانم	(5) ایک(1) مسئلہ
(6)ہندیہ	(6) سولہ(16) مسائل

فصل دوم:۔ملک مطلق(ا) کے دعویٰ کا بیان(مسائل)

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر1: ایک چیز دو آدمیوں کے قبضہ میں ہو،ان میں سے ایک اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز صرف میری ملکیت ہے۔	دوسرے قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز ہم دونوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔(مجلہ)
مسئلہ نمبر2: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ملکیت کی تاریخ کاذکر کئے بغیر (یعنی مدعی تاریخ کاذکر نہ کرے کہ کس تاریخ سے میں اسکامالک بن گیاہوں۔)	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔اور یہ بھی اپنی ملکیت کی تاریخ کاذکر نہ کرے۔(مجلہ)

مسئلہ نمبر 1: اذاادعیٰ احدالشخصین الملک بالاستقلال والآخر بالاشتراک فی مال ، والحال ان کلا منہما متصرف، ای : ذوید ، فبینۃ الاستقلال اولیٰ ، یعنی اذا اراد کلاھما ان یقیم البینۃ ، فترجح بینۃ الذی ادعیٰ الاستقلال علیٰ بینۃ الذی ادعیٰ الاشتراک۔

مسئلہ نمبر 2: بینۃ الخارج اولیٰ فی دعوی الملک المطلق الذی لم یبین فیہا تاریخ۔ مثلا: اذاادعیٰ احد الداراللتی فی ید آخر، بانہا ملکی، وقال ذوالید: ان ھٰذہ الدار ملکی، فترجح بینۃ الخارج وتسمع۔

1:۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المولف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ ص 470، 471، الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات، الفصل الثانی فی ترجیح البینات، الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ 2004ء

2:۔ ایضا محولہ بالا ص 471

حاشیہ:۔ ا:۔ ملک مطلق کا دعویٰ وہ ہے، جس میں ملکیت کا سبب ذکر نہ ہوا ہو۔ جیسا کہ کوئی یہ کہے کہ یہ چیز میری ہے یا میری ملکیت ہے یا میں اسکا مالک ہوں وغیرہ اور ملکیت کا سبب بیان نہ کرے کہ میں نے خریدی ہے یا مجھے میراث میں ملی ہے یا کسی نے مجھے ہبہ کی ہے وغیرہ۔ غرض یہ کہ اور کچھ نہ کہے صرف اپنی ملکیت کا ذکر کرے۔ ۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 3: اس بات کے گواہ کہ یہ معاملہ کرنے والا (شخص) معاملہ کرتے وقت ہوشیار اور عقلمند تھا۔	اس بات کے گواہ کہ یہ معاملہ کرنے والا (معاملہ کرتے) وقت دیوانہ تھا یا معتوہ تھا۔ (مجلہ)
مسئلہ نمبر 4: ایک میدان کے مالک کے گواہ اس بات پر کہ میرے اس میدان میں جو نالہ ہے، یہ نیا بنایا گیا ہے۔	نالہ کے مالک کے گواہ اس بات پر کہ یہ نالہ پرانا ہے۔ (مجلہ)
مسئلہ نمبر 5: زندگی پر گواہ دو سالوں سے۔ (یعنی گواہ اس بات پر گواہی پیش کرے کہ زید دو سال سے زندہ ہے، جب سے ہم نے دیکھا ہے۔)	موت پر گواہ پانچ سالوں سے۔ (یعنی گواہ اس بات پر گواہی پیش کرے کہ زید کے مرنے کے پانچ سال ہو چکے ہیں۔) (تنقیح)

مسئلہ نمبر6: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے۔ میں فلاں تاریخ سے اس کا مالک ہوں۔ اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (دوسرے مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں تاریخ سے اس کا مالک ہوں۔ اور ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (پہلے مدعی کی تاریخ) کے بعد ہو۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر3: ترجح بینۃ العقل علیٰ بینۃ الجنون اوالعتہ۔
مسئلہ نمبر 4: اذااجتمعت بینۃ الحدوث وبینۃ القدم ، فترجح بینۃ ا لحدوث ۔
مسئلہ نمبر 5: بینۃ ان زوج فلانۃ قتل اومات اولیٰ من بینۃ انہ حیی الا اذا اخبر بحیاتہ بتاریخ لاحق۔
مسئلہ نمبر 6: بینۃ المؤرخ او الاسبق تاریخا فی دعوی الشراء من ثالث اولیٰ من بینۃ الآخر۔

3:۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المؤلف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ ص473، الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات، الفصل الثانی فی ترجیح البینات، الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ 2004ء

4:۔ایضا محولہ بالا

5:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی ص599 ج1، کتاب الشہادۃ، باب درر آخر الشہادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

6:۔ایضا محولہ بالا 595

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر7: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے۔ میں فلاں تاریخ سے اس کا مالک ہوں۔	دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں اس کا مالک ہوں۔ اور یہ ملکیت کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر8: مدعی غیر قابض کے گواہ ایک چیز کی ملکیت پر۔ ملکیت کا سبب اور تاریخ ذکر کئے بغیر۔	قابض کے گواہ اس چیز کی ملکیت پر۔ ملکیت کا سبب اور تاریخ ذکر کئے بغیر۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر9: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ اور ملکیت کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (مدعی غیر قابض	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ (چیز) میری ملکیت ہے۔ اور اپنی ملکیت کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (قابض کی

کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	تاریخ) کے بعد ہو۔(کہ فلاں تاریخ سے میں اس کا مالک ہوں) (تنقیح)
مسئلہ نمبر10: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز جو اس آدمی کے قبضہ میں ہے۔ یہ میری ملکیت ہے۔ اور ملکیت کی تاریخ کا ذکر کرے۔(کہ میں فلاں تاریخ سے اسکا مالک ہوں۔)	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔(اور یہ اپنی ملکیت کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔) (تنقیح)

مسئلہ نمبر 7: بینۃ المؤرخ او الاسبق تاریخا فی دعوی الشراء من ثالث اولیٰ من بینۃ الآخر۔
مسئلہ نمبر 8 : بینۃ الخارج علیٰ دعوی ملک مطلق اولیٰ من بینۃ ذی الید .
مسئلہ نمبر 9 : بینۃ الاسبق تاریخا اولیٰ فیما لوادعیا ملکیۃ عین فی ید ثالث او فی ایدیھما وکذ الو ارخ احدھما فقط من بینۃ الآخر .
مسئلہ نمبر10 : ایضا محولہ بالا

7:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشھیر بابن عابدین شامی ص595ج1، کتاب الشہادۃ، باب درر آخر الشھادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

8 :۔ایضا محولہ بالا

9:۔ایضا محولہ بالا

10:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر11: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز جو اس آدمی کے قبضہ میں ہے۔ یہ میری ملکیت ہے۔ اور ملکیت کی تاریخ کا ذکر کرے۔(کہ میں فلاں تاریخ سے اس کا مالک ہوں۔)	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ (اور اپنی ملکیت کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے) جس کا مدعی غیر قابض نے ذکر کیا ہو۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر12: مدعی غیر قابض کے گواہ ایک چیز کی ملکیت پر۔ ملکیت کی تاریخ کا ذکر کئے بغیر۔	قابض کے گواہ اس چیز کی ملکیت پر۔ ملکیت کی تاریخ ذکر کرنے کیساتھ۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر13: دو مدعیوں میں سے ایک کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز ایک سال سے میرے قبضہ میں ہے۔	دوسرے (مدعی) کے گواہ اس بات پر کہ یہ دو سال سے میرے قبضہ میں ہے۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر11: بینۃ الاسبق تاریخا اولیٰ فیما لوادعیا ملکیۃ عین فی ید ثالث او فی ایدیھما وکذ الو ارخ احدھما فقط من بینۃ الآخر ۔

مسئلہ نمبر 12: بینۃ الخارج علیٰ دعوی ملک مطلق اولیٰ من بینۃ ذی الید ۔

مسئلہ نمبر 13: بینۃ الاقرب تاریخا اولیٰ فیما لو برھن احدھما ان العین فی یدہ منذ شھر وبرھن الآخر انھا فی یدہ منذ جمعۃ اوالساعۃ۔

11:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی ص595،ج1،کتاب الشہادۃ،باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

12:۔ایضا محولہ بالا

13:۔ایضا محولہ بالا ص598

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر14: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔اور اپنی ملکیت کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (مدعی غیر قابض کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ میری ملکیت ہے اور اپنی ملکیت کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو (قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر15: کسی مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز (جو) اسکے قبضہ میں ہے۔یہ میری ملکیت ہے۔اور اپنی	قابض کے گواہ اس چیز کی ملکیت پر، ملکیت کی تاریخ کا ذکر کرئے بغیر۔(ہندیہ)

ملکیت کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ مسئلہ نمبر16: کسی مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ اور ملکیت کی تاریخ کا ذکر کرے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ میری ملکیت ہے۔ لیکن یہ (ملکیت کی) تاریخ کا ذکر نہ کرے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 14: اذاادعیٰ رجل دارا فی یدی رجل ، اوعقارا آخر، اومنقولا، واقام البینۃ قضی بینۃ الخارج . ھذا اذا لم یذکرا تاریخا، فاما اذا ذکرا تاریخا ، فان کان تاریخھما علی السواء : یقضی للخارج منھما. وان ارخا وتاریخ احدھما اسبق : یقضی لاسبقھما تاریخا. واذا ارّخ احدھما ولم یؤرخ الآخر : یقضی للخارج.

مسئلہ نمبر15: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 16 : اذاادعیٰ رجل دارا فی یدی رجل ، اوعقارا آخر، اومنقولا، واقام البینۃ قضی بینۃ الخارج . ھٰذا اذا لم یذکرا تاریخا، فاما اذا ذکرا تاریخا ، فان کان تاریخھما علی السواء : یقضی للخارج منھما. وان ارخا وتاریخ احدھما اسبق : یقضی لاسبقھما تاریخا. واذا ارّخ احدھما ولم یؤرخ الآخر : یقضی للخارج.

14:۔الفتاوی الھندیۃ ص77،ج4، کتاب الدعویٰ الباب التاسع، فی دعوی الرجلین: الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

15:۔ایضا محولہ بالا

16:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر17: ایک مدعی غیر قابض (ا) کے گواہ اس بات پر کہ فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے، میری ملکیت ہے اور ملکیت کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ جبکہ زید اس سے انکار کرتا ہو۔ مسئلہ نمبر18: ایک مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ	ایک دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ وہ چیز میری ملکیت ہے۔(اور ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے) لیکن ملکیت کی تاریخ کا ذکر کرے۔(حاوی قدسی) ایک دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ پندرہ (۱۵) سال سے میری ملکیت ہے۔(غانم)

فلاں چیز جو زید کے قبضہ میں ہے۔ وہ بیس (۲۰) سال سے میری ملکیت ہے۔ مسئلہ نمبر 19: ایک مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔ ایک ماہ سے مجھ سے غائب ہو گیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ ایک سال سے یہ میرا غلام ہے۔ (فیضیہ)

مسئلہ نمبر 17: ان ادعیٰ اثنان شیئا فی ید ثالث ، وھو ینکر ، فاقام کل واحد منھما البینۃ، وقضی القاضی بذالک بینھما ، لم تسمع بعد ذالک بینۃ صاحب الید علیھا ، ولابینۃ احدھما علیٰ صاحبہ، فان ذکر احد المدعیین تاریخا، فصاحب التاریخ اولیٰ عندابی یوسفؒ ، وقال محمدؒ : اقضی للذی لاوقت لہ، وبہ ناخذ۔
مسئلہ نمبر 18: عین فی ید ثالث ، اقام احدھما البینۃ انھا ملکہ منذ عشرین سنین واقام الآخر البینۃ ، انھا ملکہ منذ خمسین سنۃ ، فھو لصاحب الوقت الاول، ولو لم یؤرخا فھو بینھما ۔
مسئلہ نمبر 19: ادعیٰ ان ھذاالعبد غاب منذ شھر وقال ذوالید منذ سنۃ، یقضیٰ للمدعی ولایلتفت الیٰ بینۃ المدعیٰ علیہ۔

17:۔ فتاویٰ حاوی قدسی لجمال الدین احمد بن محمود بن سعید القابیسی الغزنوی الحلبی الحنفی (المتوفی فی حلب 593ھ) ص253ج2، کتاب باب تعارض الدعویٰ ،الناشر: دار النوادر، الطبعۃ الاولیٰ1432ھ 2011

18:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص148، باب کتاب الدعویٰ

19:۔ فتاوی فیضیہ، مخطوطہ لفیض اللہ افندی ص313، کتاب الدعوی۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

حاشیہ: یہ حکم امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے مفتیٰ بہ قول کی بنیاد پر ہے۔ ۱۲ح

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 20: ایک گھر جو زید اور عمر (ا) کے قبضہ میں ہو۔ زید اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ پورا گھر میرا ہے۔ مسئلہ نمبر 21: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر میرے دادا کا تھا۔ اس نے اسکی حد بندی (۲) کی تھی۔ پھر اس	دوسرے قابض یعنی عمر کے گواہ اس بات پر کہ یہ آدھا گھر میرا ہے۔ (ہندیہ) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر میرا ہے۔ (ہندیہ)

سے میرے باپکو اور میرے باپ سے مجھے میراث میں ملا ہے۔ مسئلہ نمبر22: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ملکیت کا سبب ذکر کئے بغیر۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی غیر قابض نے مجھ سے یہ خریدی تھی۔لیکن پھر ہم نے اقالہ کر لیا۔(یعنی ہم نے وہ بیع ختم کی ہے۔)(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 20: بینۃ ذی الید علیٰ ان جمیع الدارملکہ اولیٰ من بینۃ ذی الید ایضا علیٰ ان نصف الدار لہ۔

مسئلہ نمبر 21: اذاکان الدار فی یدی رجل ،اقام رجل آخر بینۃ انہا دارجدہ اختطتھا، وساق المیراث حتی انتھیٰ الیہ،واقام صاحب الید بینۃ بمثل ذالک فانھا یقضی بالدار للمدعی(ای للخارج۔)

مسئلہ نمبر22: واذا ادعیٰ علیٰ رجل عین فی یدہ ملکا مطلقا،واقام بینۃ ، فقام المدعیٰ علیہ فی دفع دعواہ: ھٰذا العین ملکی وقدکنت ایھا المدعی اشتریت ھذاالعین منّی، ثم اقلنا البیع والیوم ھذاالعین ملکی،فاقام علیٰ ذالک بینۃ، فھٰذالیس بدفع لان المدعی ادعیٰ الملک المطلق ، وفی مثل ھذا البینۃ بینۃ الخارج۔

20:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحہ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص71،مسائل الدعویٰ،نوع دعوی الملک المطلق

21:۔الفتاوی الھندیۃص90،ج4،کتاب الدعویٰ الباب التاسع،فی دعوی الرجلین:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

22:۔الفتاوی الھندیۃص61ج4کتاب الدعویٰ،الباب السادس: فی ماتدفع بہ دعوی المدعی،ومالاتدفع بہ:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

حاشیہ:۔ اِیہ حکم امام صاحبؒ کے قول کی بنیاد پر ہے۔ ۱۲ح

۲ حد بندی سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے گھر کے ارد گرد کوئی دیوار وغیرہ بنائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسکی ملکیت ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر23: زید جس نے خالد سے ایک چیز خریدی تھی اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس چیز کا مستحق(دعویدار) ایک اور آدمی نکل آیا ہے۔لھٰذا میں خالد سے اپنے رقم کا مطالبہ	خالد(جو اس چیز کو بیچنے والا ہے) کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔(ہندیہ)

کرتا ہوں۔ مسئلہ نمبر 24: زید جس نے خالد سے ایک چیز خریدی تھی۔ اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اسچیز کا مستحق (دعویدار) ایک اور آدمی نکل آیا ہے۔ لہٰذا میں خالد سے اپنے رقم کا مطالبہ کرتا ہوں۔ جبکہ زید کیلئے قاضی نے پہلے سے بیچنے والے سے اپنی رقم لینے (وصول کرنے) کا حکم صادر کیا ہو۔	بیچنے والے (یعنی خالد) کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس مستحق سے خریدی ہے، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ (چیز) میری ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 23: رجل اشتری عبدا وقبضہ، فاستحقہ الانسان بالملک المطلق بالبینۃ،کان لہ ان یرجع بالثمن علیٰ بائعہ،فان رجع قبل ان یقضی القاضی لہ بالثمن علی بائعہ،اقام البائع البینۃ ان لہ،لاتسمع دعوی البائع(ای لاتقبل). وان اقام البائع بینۃ علیٰ انہ کان اشتراہ من المستحق،ثم باعہ من المشتری،اواقام البائع البینۃ علیٰ النتاج ینظر: ان اقام البینۃ علی المستحق قبلت بینتہ،ویبطل قضاء القاضی للمستحق. وان اقام البائع بذالک بینۃ علی المشتری،ان اقامھا بعد ما قضی القاضی علیہ بالثمن للمشتری،لاتقبل ھذہ البینۃ،وان اقامھا بعد مارجع المشتری علی البائع ولم یقض القاضی لہ بالثمن قبلت بینۃ البائع.

مسئلہ نمبر 24: ایضا محولہ بالا

23:۔الفتاوی الھندیہ ج4، ص62،63، کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

24:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 25: خالد (ا) جس نے زید پر ایک چیز بیچی تھی۔ اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ چیز اس مستحق سے خریدی ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ (چیز) میری ہے۔	خریدنے والا (یعنی زید) کے گووہ اس بات پر کہ اس چیز کا مستحق (دعویدار) ایک اور آدمی نکل آیا ہے۔ لہٰذا میں خالد سے اپنے رقم کا مطالبہ کرتا ہوں۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر26: خالد جس نے زید پر ایک چیز بیچی تھی۔اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ چیز اس مستحق سے خریدی ہے، جو یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ(چیز)میری ہے۔	اس چیز کا مستحق(جو یہ دعوی کرے کہ یہ چیز میری ہے۔) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور قاضی نے بھی میرے حق میں اسکا فیصلہ کیا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر25: رجل اشتری عبدا وقبضہ، فاستحقہ الانسان بالملک المطلق بالبینۃ،کان لہ ان یرجع بالثمن علیٰ بائعہ،فان رجع قبل ان یقضی القاضی لہ بالثمن علیٰ بائعہ،اقام البائع البینۃ ان لہ،لاتسمع دعوی البائع(ای لاتقبل). وان اقام البائع بینۃ علیٰ انہ کان اشتراہ من المستحق،ثم باعہ من المشتری،اواقام البائع البینۃ علیٰ النتاج ینظر: ان اقام البینۃ علی المستحق قبلت بینتہ،ویبطل قضاء القاضی للمستحق. وان اقام البائع بذالک بینۃ علی المشتری،ان اقامھا بعد ما قضی القاضی علیہ بالثمن للمشتری،لاتقبل ھذہ البینۃ،وان اقامھا بعد مارجع المشتری علی البائع ولم یقض القاضی لہ بالثمن قبلت بینۃ البائع.

مسئلہ نمبر26: ایضا محولہ بالا

25:۔الفتاوی الھندیہ ج4،ص62،63،کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

26: ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ا اس مسئلے اور گذشتہ مسئلے میں فرق یہ ہے کہ اس(مسئلے میں) قاضی نے خریدنے والے کیلئے پہلے سے حکم کیا تھا۔اس لئے اس کے گواہ اولی تھے۔ اور یہاں(اس مسئلے میں) حکم صادر نہیں کیا ہے۔۱۲ح

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر27: خالد جس نے زید پر ایکجانور بیچا ہو۔اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ (یعنی میرا گھریلو جانور ہے۔)	اس جانور کے مستحق(جو یہ دعویٰ کرے کہ یہ میرا ہے) کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے۔اور قاضی نے بھی میرے حق میں اسکا فیصلہ کیا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر28: خالد جس نے زید پر ایکجانور بیچا ہو۔اب اس	زید(جو اس جانور کو خریدنے والا ہے) کے گواہ اس بات پر

بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ مسئلہ نمبر29: قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی غیر قابض نے اقرار کیا تھا کہ میں نے یہ چیز خریدی ہے۔ (اور اب ملک مطلق کا دعوی کرتا ہے یعنی صرف یہ کہتا ہے کہ یہ میری ہے) تو مناسب یہ ہے کہ اس کا یہ دعویٰ نہ سنا جائے۔	بات پر کہ اس جانور کا مستحق (دعویدار) ایک اور آدمی نکل آیا ہے۔ لٰہذا میں خالد سے اپنے رقم کا مطالبہ کرتا ہوں۔ (ہندیہ) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر27: رجل اشتری عبدا وقبضہ، فاستحقہ الانسان بالملک المطلق بالبینۃ،کان لہ ان یرجع بالثمن علیٰ بائعہ،فان رجع قبل ان یقضی القاضی لہ بالثمن علی بائعہ،اقام البائع البینۃ ان لہ،لاتسمع دعوی البائع(ای لاتقبل). وان اقام البائع بینۃ علیٰ انہ کان اشتراہ من المستحق،ثم باعہ من المشتری،اواقام البائع البینۃ علیٰ النتاج ینظر: ان اقام البینۃ علی المستحق قبلت بینتہ،ویبطل قضاء القاضی للمستحق. وان اقام البائع بذالک بینۃ علی المشتری،ان اقامھا بعد ما قضی القاضی علیہ بالثمن للمشتری،لاتقبل ھذہ البینۃ،وان اقامھا بعد مارجع المشتری علی البائع ولم یقض القاضی لہ بالثمن قبلت بینۃ البائع۔
مسئلہ نمبر28: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر29: اذا اقرّ فی غیر مجلس القاضی ان ھذاالعین ملکہ بسبب الشراء من فلان،ثم ادعاہ عند القاضی ملکا مطلقا،فقال المدعیٰ علیہ للقاضی فی دفع دعواہ:انہ اقرّمرۃ ان ھٰذاالعین ملکہ بسبب الشراء من فلان،فھٰذادفع صحیح،لواثبت ذالک عندالقاضی بالبینۃ تدفع دعوی المدعی ۔

27:۔الفتاوی الھندیہ ج4، ص62، 63،کتاب الدعویٰ الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

28: ایضا محولہ بالا

29:۔الفتاوی الھندیہ ص63، ج4، کتاب الدعویٰ، الباب السادس: فی ماتندفع بہ دعوی المدعی، ومالاتندفع بہ:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر30: قابض کے گواہ اس بات پر کہ جس نے مجھے یہ چیز بیچی ہے۔ مدعی غیر قابض نے اس پر دعویٰ کیا تھا کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ میں نے یہ چیز خریدی ہے۔(اور اب ملک مطلق کا دعوی کرتا ہے یعنی صرف یہ کہتا ہے کہ یہ میری ہے)	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔ (ہندیہ)

تو مناسب یہ ہے کہ اس کا یہ دعویٰ نہ سنا جائے۔ مسئلہ نمبر 31: زید جس نے خالد پر ایک چیز بیچی تھی۔اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مستحق (بکر) نے جو اس چیز کا دعویٰ کیا ہے۔اس نے پہلے اقرار کیا تھا کہ یہ چیز زید کے باپ کی ملکیت تھی۔اور زید کو میراث میں ملی ہے۔	خالد(جو اس چیز کو خریدنے والا ہے)اس مستحق کے سامنے اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس کا مستحق (حقدار) بکر نکل آیا ہے۔لٰہذا میں زید سے اپنے رقم کا مطالبہ کرتا ہوں۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 30: رجل ادعیٰ عینا فی یدی انسان عندالقاضی ملکا بسبب لم یمکن اثباتہ،فباع المدعیٰ علیہ ذالک العین من رجل وسلّمہ الیہ،ومضی علیٰ ذالک زمان،ثم ان المدعی ادعی العین علی المشتری عندذالک القاضی اوقاض آخر ملکا مطلقا،فقال المشتری فی دفع دعواہ: انہ مبطل فی ھذہ الدعوی،لما انہ ادعیٰ ھذاالعین علیٰ بائعی بسبب الشراء والآن یدعیہ ملکا مطلقا. فھذادفع صحیح(ای تقبل بینتہ) .
مسئلہ نمبر31: حانوت استحق من ید رجل بالبینۃ،ورجع المستحق علیہ علیٰ بائعہ بثمنہ للبینۃ،فاقام بائعہ بینۃ بحضرتہ وبحضرۃ المستحق: ان المستحق اقرّان ھذاالحانوت کان ملک ابی،مات وترکہ میراثالی،لاوارث لہ غیری،وان ابی قال فی حیاتہ وصحتہ: ان جمیع ھذاالحانوت ملکی بسبب صحیح،وانہ فی یدہ بحکم الاجارۃ لاملک لہ فیہ، وقدکنت صدقتہ فی ھذاالاقرار،ثم بعتہ بعدذالک من الستحق علیہ ھذا،وان قضاء القاضی للمستحق وقع باطلا،فھذادفع صحیح(ای تقبل بینۃ البائع.)ولو ان البائع لم یقل ھذا وانما قال: ان المستحق قدکان قال قبل دعوی الحانوت : الحانوت اللتی فی ید فلان، ملک فلان بن فلان والآن یدعی الحانوت لنفسہ،وھذاتناقض. فھذادفع لدعوی المدعی (ای لاتقبل بینۃ المدعی.)

30:۔الفتاوی الھندیۃ ص63،ج4،کتاب الدعویٰ،الباب السادس: فی ماتدفع بہ دعوی المدعی،ومالاتدفع بہ:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

31:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر32: زید جس نے خالد پر ایک چیز بیچی تھی۔اب اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس مستحق (بکر) نے جو اس چیز کا دعویٰ کیا ہے۔اس نے پہلے اقرار کیا تھا کہ یہ چیز فلاں بن فلاں (فلاں جو فلاں کا بیٹا ہے) کی ملکیت ہے۔جبکہ یہ دونوں باتیں	خالد(جو اس چیز کو خریدنے والا ہے)اس مستحق کے سامنے اس بات پر گواہ پیش کرے کہ اس کا مستحق (حقدار) بکر نکل آیا ہے۔لٰہذا میں زید سے اپنے رقم کا مطالبہ کرتا ہوں۔(ہندیہ)

الگ الگ ہے۔ لہٰذا اس کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے۔	

مسئلہ نمبر32: حانوت استحق من يد رجل بالبينة،ورجع المستحق عليه علىٰ بائعه بثمنه للبينة،فاقام بائعه بينة بحضرته وبحضرة المستحق: ان المستحق اقرّان هذاالحانوت كان ملک ابى،مات وتركه ميراثالى،لاوارث له غيرى،وان ابى قال فى حياته وصحته: ان جميع هذاالحانوت ملكى بسبب صحيح،وانه فى يده بحكم الاجارة لاملک له فيه، وقدكنت صدقته فى هذاالاقرار،ثم بعته بعدذالک من الستحق عليه هذا،وان قضاء القاضى للمستحق وقع باطلا،فهذادفع صحيح(اى تقبل بينة البائع۔)ولو ان البائع لم يقل هذا وانما قال: ان المستحق قدكان قال قبل دعوى الحانوت : الحانوت اللتى فى يد فلان، ملک فلان بن فلان والآن يدعى الحانوت لنفسه،وهذاتناقض۔ فهذادفع لدعوى المدعى (اى لاتقبل بينة المدعى۔)

32:۔الفتاوی الھندیۃ ص63،ج4،کتاب الدعویٰ،الباب السادس: فی ماتدفع بہ دعوی المدعی،ومالاتدفع بہ:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

باب ششم:

فصل سوم:۔ غلام یا جانور کے گھریلو دعویٰ سے متعلق مسائل

اس فصل میں کل پینسٹھ(65)مسائل ہیں۔ یہ پینسٹھ(65)مسائل نو(9)کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل سوم: گھریلو دعویٰ کے مسائل۔

کل کتب(9)

کل مسائل(65)

(1) مجلہ	(1) تین (3) مسائل
(2) نورالعین	(2) سات(7) مسائل
(3) تنقیح	(3) تیرہ(13) مسائل
(4) غانم	(4) چھ(6) مسائل
(5)ہندیہ	(5) انیس(19) مسائل
(6)فیض	(6) ایک(1) مسئلہ
(7) میزان	(7) دو(2) مسائل
(8)درر	(8) سات(7) مسائل
(9)قاضی خان	(9) سات(7)مسائل

فصل سوم:۔غلام یا جانور کے گھریلو پیدائش کے دعویٰ کا بیان(مسائل)

(مثلا یہ دعویٰ کرنا کہ یہ بکری میری ہے۔میرے گھر میں پیداء ہوئی ہے۔)

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر1: قابض کے گواہ(ا)اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(یعنی میرے گھر کا ہے۔)	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور یہ بھی تاریخ پیدائش نہ

اور یہ تاریخ پیدائش نہ بتائے۔ مسئلہ نمبر2: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیداء ہوا ہے۔اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو کہ اس جانور کی عمر کے برابر ہو۔	بتائے۔(مجلہ) مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور پیدائش کی ایسی تاریخ کا ذکر کرے جو کہ اس جانور کی عمر کے برابر نہ ہو بلکہ کم یا زیادہ ہو۔(مجلہ)

مسئلہ نمبر 1: لایعتبر التاریخ فی دعوی النتاج،وترجح بینۃ ذی الید الا اذا لم توافق سن المدعی بہ تاریخ ذی الید ووافق تاریخ الخارج فترجح بینۃ الخارج۔

مسئلہ نمبر 2: ایضا محولہ بالا

1:۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی،المؤلف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ ص472،الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات، الفصل الثانی فی ترجیح البینات،الناشر: دار ابن حزم،للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان۔الطبعۃ الاولیٰ1424ھ2004ء

2:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ ۱؎ اگر کسی نے دیکھا کہ بکری کا بچہ زید کے بکری کے پیچھے چل رہا ہے اور اسے مار رہا ہے۔تو یہ اس بات پر گواہی دے سکتا ہے کہ یہ بکری کا بچہ زید کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اسی طرح دوسرے جانوروں کا بھی یہی حکم ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر3: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو کہ اس جانور کی عمر کے موافق ہو۔ مسئلہ نمبر4: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور میں نے اس	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو کہ اس جانور کی عمر کے مخالف ہو۔(مجلہ) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(نور العین)

قابض کے پاس بطور رہن رکھا ہے۔ مسئلہ نمبر5: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور اس قابض نے مجھ سے زبردستی لیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے اور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(نور العین)

مسئلہ نمبر3: لايعتبر التاريخ فی دعوی النتاج،وترجح بينة ذی اليد الا اذا لم توافق سن المدعی به تاريخ ذی اليد ووافق تاريخ الخارج فترجح بينة الخارج۔

مسئلہ نمبر 4: ان ذااليد اذاادعیٰ النتاج وادعیٰ الخارج انه ملكه ،غصبه منه ذواليداواودعه له اواعارمنه كانت بينة الخارج اولیٰ،وانما يترجح بينة ذی اليد علی النتاج اذالم يدعی الخارج علیٰ ذی اليداما لوادعیٰ فعلاكرهن اوغصب اووديعة اواجارة اوعارية اونحوها،فبينة الخارج اولیٰ لانها اكثر اثباتا،لانهايثبت الفعل عليه۔

مسئلہ نمبر 5: ایضا محولہ بالا

3:۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المولف: لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ۔ ص472، الباب الرابع فی التنازع وترجیح البینات الفصل الثانی فی ترجیح البینات، الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1424ھ 2004ء

4:۔نور العین مخطوطہ لانشا نجی زادہ، محمد بن احمد (المتوفی 823ھ) ص29 فصل 8 فی دعاوی خارجین وذی یدین وخارج مع ذی ید فی دعوی النتاج۔ الناشر مکتبہ جامعہ الملک سعود ریاض۔ الرقم-37707

5: ۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر6: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور میں نے اس قابض کو بطور امانت دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(نور العین)
مسئلہ نمبر7: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور میں نے اس	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(نور العین)

قابض کو اجارہ کے طور پر دیا ہے۔ مسئلہ نمبر8: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور اس قابض نے مجھ سے مانگا تھا، تو میں نے اسکو بطور عاریت دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(نور العین)

مسئلہ نمبر6: ان ذاالید اذاادعیٰ النتاج وادعیٰ الخارج انہ ملکہ ،غصبہ منہ ذوالید او اودعہ لہ اواعارمنہ کانت بینۃ الخارج اولیٰ،وانما یترجح بینۃ ذی الید علی النتاج اذالم یدعی الخارج علی ذی الیداما لوادعیٰ فعلاکرھن اوغصب اوودیعۃ اواجارۃ اوعاریۃ اونحوھا،فبینۃ الخارج اولیٰ لانہا اکثر اثباتا،لانہایثبت الفعل علیہ۔

مسئلہ نمبر 7: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 8: ایضا محولہ بالا

6:۔نور العین مخطوطہ لانشا نجی زادہ، محمد بن احمد (المتوفی 823ھ) ص29 فصل 8 فی دعاوی خارجین وذی یدین وخارج مع ذی ید فی دعوی النتاج۔الناشر مکتبہ جامعۃ الملک سعود ریاض۔الرقم_37707

7: ایضا محولہ بالا

8: ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر9: اس بات کے گواہ کہ یہ جانور گھر میں پیدا ہوا تھا اور اس شخص کی ملکیت میں تھا، جس نے یہ جانور اس قابض پر بیچا ہے۔	اس بات کے گواہ کہ یہ جانور گھر میں پیدا ہوا تھا اور اس شخص کی ملکیت میں تھا، جس نے اس مدعی غیر قابض پر بیچا ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر10: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میری ملکیت ہے۔ اور ملکیت کی ایسی تاریخ بتائے جو	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے

(اس جانور کی عمر کے) موافق ہو۔ مسئلہ نمبر11: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور قابض نے اس بات کا اقرار کیا ہے (کہا ہے) کہ یہ میں نے خریدا ہے۔ مسئلہ نمبر12 : مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے برابر ہو۔	مخالف ہو۔(تنقیح) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔ یہ میرا ہے۔(تنقیح) دوسرا مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے مخالف ہو۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر 9: بینۃ النتاج فی ید بائع ذی الیداولیٰ من بینۃ النتاج فی ید بائع الخارج۔
مسئلہ نمبر 10: بینۃ الخارج اولیٰ فی دعوی النتاج انارخا ووافق سن الدابۃ تاریخہ۔
مسئلہ نمبر 11: بینۃ الخارج ایضا اولیٰ فیما اذا برھنا علی النتاج ثم برھن علیٰ اقرار ذی الید ببیعھا وشرائھا من فلان،لانہ اذا باع ثم اشتری کا ن ملکا حادثا،فیطبل دعوی النتاج ونحوہ .
مسئلہ نمبر 12: بینۃ الخارج اولیٰ فی دعوی النتاج ان ارخاووافق سن الدابۃ تاریخہ۔

9:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص74،مسائل الدعویٰ،نوع فی دعوی النتاج۔

10:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی ص598،ج1،کتاب الشہادۃ،باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

11:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔12:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر13: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔ میری ملکیت میں میری باندی سے پیدا ہوا ہے۔ مسئلہ نمبر14: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے۔ اور یہ غلام میری ملکیت میں اس سے پیدا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ میرا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرا ہے۔ میری ملکیت میں میری باندی سے پیدا ہوا ہے۔(تنقیح) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے۔ اور یہ غلام میری ملکیت میں اس سے پیدا ہوا ہے۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر 15: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ مرغی میری ملکیت میں پیدا ہوئی ہے اور بچے دیئے ہیں۔ مسئلہ نمبر 16: قابضہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ روئی میری ہے اور میں نے اسکو کاتا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ مرغی میری ملکیت پیدا ہوئی ہے۔(غانم) مدعیہ غیر قابضہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ روئی میری اور میں نے اسکو کاتا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 13: بینۃ ذی الیداولیٰ فیما لوادعیٰ ان ھذاالعبد ولدفی ملکہ من امتہ وعبدہ، وبرھن الخارج علیٰ مثل ذالک۔

مسئلہ نمبر 14: بینۃ الخارج اولیٰ فیما لوبرھن علیٰ ان ھذاامتہ ولدت ھذاالعبد فی ملکہ وبرھن ذوالید کذالک۔

مسئلہ نمبر 15: لوادعیٰ دجاجا فی ید رجل انہ لہ خرج فی ملکہ واقام ذوالید البینۃ علیٰ مثل ذالک فانہ یقضی بہ لذی الید۔

مسئلہ نمبر 16: لوتنازعت امرأتان فی غزل قطن کل واحدۃ منھما،تدعی انھاغزلتہ،فانہ یقضی بہ للّتی الغزل فی یدھا۔ ولوکان مکانہ غزل الصوف،فالخارجۃ اولیٰ۔

13:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی ص598،ج1،کتاب الشہادۃ،باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

14:۔ایضا محولہ بالا۔۔۔15:۔لجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غام بن محمد البغدادی الحنفی۔ص171،کتاب الدعویٰ

16:۔الفتاوی الھندیۃ ص89،ج4،کتاب الدعویٰ،الباب التاسع: فی دعوی الرجلین۔:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 17: غیر قابضہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ اون میری ہے اور میں نے اسکو کاتا ہے۔ مسئلہ نمبر 18: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور جس نے مجھ پر بیچا ہے،اس کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور اسکی ملکیت میں	قابضہ عورت اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ اون میری ہے اور میں نے اسکو کاتا ہے۔(ہندیہ) مدعی(غیر قابض) کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور جس نے مجھ پر بیچا تھا،اس کے گھر میں پیدا ہوا تھا۔اور اسکی ملکیت میں

تھا۔	تھا۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر19: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین میری ہے۔اور میں نے اس میں تعمیر کی ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین میری ہے۔اور میں نے اس میں تعمیر کی ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر20: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین میری ہے۔اور میں نے اس میں درخت لگائیں ہیں۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین میری ہے۔اور میں نے اس میں درخت لگائیں ہیں۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر17: لوتنازعت امرأتان فی غزل قطن کل واحدۃ منھما،تدعی انھاغزلتہ،فانہ یقضی بہ للّتی الغزل فی یدھا. ولوکان مکانہ غزل الصوف،فالخارجۃ اولیٰ.
مسئلہ نمبر 18: اذاادعی الخارج وذوالید تلقی الملک بسبب من جھۃ واحدۃ ، وارخا،وتاریخھما علی السواء،اولم یؤرخا،اوارخ احدھمافذوالیداولیٰ،وان ارخاوتاریخ احدھما اسبق،کان اسبقھما تاریخااولیٰ.
مسئلہ نمبر 19: اذاکانت الارض والنخیل فی ید رجل فاقام آخر البینۃ انھا ارضہ ونخلہ،وانہ غرس ھذاالنخل فیھا. واقام ذوالید البینۃ علیٰ مثل ذالک،یقضی بھا للمدعی (ای للخارج) وکذاالکرم والشجر. وکذالک اذااختلفا فی البناء وادعیٰ کل واحد انہ بنی علیٰ ارضہ کذا(ای یقضی ببینۃ المدعی.)
مسئلہ نمبر 20: ایضا محولہ بالا

17:۔الفتاوی الھندیہ ص89،ج4، کتاب الدعویٰ،الباب التاسع: فی دعوی الرجلین۔:الناشر: دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

17:۔ایضا محولہ بالا

18:۔ایضا محولہ بالا ص80

19:۔ایضا محولہ بالا ص90ج4 کتاب الدعویٰ، مسائل متفرقہ

20:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر21: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ کھال میری ہے۔میں نے اپنے جانور سے اتاری تھی۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ کھال میری ہے۔میں نے اپنے جانور سے اتاری تھی۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر22: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ کپڑا	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ کپڑا میرا ہے۔میں نے اسے سیا

میرا ہے۔ میں نے اسے سیا ہے۔اور اسکے اندر روئی لگائی ہے۔	ہے۔اور اسکے اندر روئی لگائی ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر23: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ بکری جس کی کھال اتاری گئی ہے، میری ہے۔ میں نے اسکو ذبح کیا ہے اور اسکی کھال اتاری ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ بکری میری ہے۔ میں نے اسکو ذبح کیا ہے اور اسکی کھال اتاری ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر24: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور جس نے مجھ پر بیچا ہے، اسکی ملکیت میں پیدا ہوا تھا۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(لٰہذا میرا ہے۔) (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 21: جلد فی یدہ اقام آخرالبینۃ انہ جلدہ سلخہ فی ملکہ،واقام ذوالید البینۃ علیٰ مثلہ،فھو لذی الید۔
مسئلہ نمبر 22: اذا کا ن قباء محشو فی یدی رجل، فاقام رجل البینۃ انہ لہ قطعہ وحشاہ وخاطہ فی ملکہ،واقام ذوالید البینۃ علی مثلٰ ذالک،فانہ یقضی بہ للمدعی(ای للخارج)۔ وکذالک الجبۃ المحشوۃ والفرو،وکل مایقطع من الثیاب والبسط والانماط والوسائد۔
مسئلہ نمبر 23: اذاکا نت الشاۃ المسلوخۃ فی ید رجل ادعاھا رجل آخرانھا لہ ذبحھا وسلخھا واقام علیٰ ذالک بینۃ، واقام صاحب الید بینۃ علیٰ ذالک،قضی للخارج۔
مسئلہ نمبر 24: شاۃ فی یدی رجل اقام رجل البینۃ انھا شاتہ ولدت فی ملکہ،واقام صاحب الید البینۃ انھا شاتہ تملکھا من جھۃ فلان،وانھا ولدت فی ملک فلان ذالک الذی تملکھا منہ، قضی بھا لصاحب الید۔

21:۔الفتاوی الھندیۃ ص90ج4کتاب الدعویٰ،مسائل متفرقہ۔الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

22:۔ایضا محولہ بالا

23:۔ایضا محولہ بالا

24:۔ایضا محولہ بالا ص87ج4،کتاب الدعوی،الباب التاسع فی دعوی الرجلین

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر25 : قابض کے گواہ ایک جانور کی ملکیت اور گھریلو پیدائش پر(یعنی گھر میں پیدا ہونے پر) بعد اسکے کہ قاضی نے	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ قاضی نے میرے لئے اس جانور کا فیصلہ کیا ہے۔کیونکہ میں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ

مدعی غیر قابض کیلئے اس جانور کا فیصلہ کیا ہو۔	میری ملکیت ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر26: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔اس قابض نے مجھ سے زبردستی لیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر27: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میں نے اس قابض کو بطورِ اجارہ دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر28: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میں نے اس قابض کو بطورِ امانت دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 25: لوادعیٰ ذوالید والخارج الملک المطلق وبرھنا،وقضی علیٰ ذی الید بالملک،ثم ان ذاالید المقضی علیہ لواقام البینۃ علی النتاج،تقبل وینقض بہ القضاء الاول۔

مسئلہ نمبر 26: اذاادعیٰ ذوالید النتاج وادعیٰ الخارج انہ ملکہ،غصبہ منہ ذوالید،کانت بینۃ الخارج اولیٰ

مسئلہ نمبر 27: وکذااذاادعیٰ ذوالید النتاج وادعیٰ الخارج انہ ملکہ،آجرہ اواودعہ منہ اواعارہ منہ اورھنہ منہ،کانت بینۃ الخارج اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 28: ایضا محولہ بالا

25:۔الفتاوی الھندیۃ ص87ج4،کتاب الدعوی،الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔الناشر: دارالفکر للطبعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان
26:۔ایضا محولہ بالا ص88
27:۔ایضا محولہ بالا
28:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر29: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔اس قابض نے مجھ سے بطورِ سوال(عاریت) لیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میری ملکیت

مسئلہ نمبر30: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میں نے اس قابض کے پاس بطورِ رہن رکھا ہے ۔	میں پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زیورات (میرے ہیں۔) میں نے اپنی ملکیت میں بنائے ہیں۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر31: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زیورات (میرے ہیں۔) میں نے اپنی ملکیت میں بنائے ہیں۔(یعنی اپنے سونے سے۔)	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ کچی اینٹیں (میرے ہیں۔) میں نے اپنی ملکیت میں بنائی ہیں۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر32: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ کچی اینٹیں (میرے ہیں۔) میں نے اپنی ملکیت میں بنائی ہیں۔	

مسئلہ نمبر29: وکذااذاادعیٰ ذوالید النتاج وادعیٰ الخارج انہ ملکہ،آجرہ اواودعہ منہ اواعارہ منہ اورھنہ منہ،کانت بینۃ الخارج اولیٰ۔

مسئلہ نمبر30: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 31: لوادعا حلیاانہ لہ ساغہ فی ملکہ لم یکن ھذادعوی النتاج۔ (ای لاتقبل بینۃ ذی الید۔)

مسئلہ نمبر 32: اذاادعیٰ لَبِناً فی یدی رجل انہ لہ، ضربہ فی ملکہ واقام علیہ البینۃ ،واقام صاحب الید البینۃ علیٰ مثل ذالک،قضی للخارج وان کان مقام اللبن آجراوجص اونورۃ،یقضی لصاحب الید۔

29:۔الفتاوی الھندیۃ ص88ج4،کتاب الدعوی،الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

30:۔ایضا محولہ بالا

31:۔الفتاوی الھندیۃ ص90،ج4،کتاب الدعویٰ،مسائل متفرقہ۔:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

32:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 33: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ پکی اینٹیں (میرے ہیں۔) میں نے اپنی ملکیت میں پکائی ہیں۔ مسئلہ نمبر 34: مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ جانور اس قابض سے خریدا ہے۔ مسئلہ نمبر 35: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور ایسی تاریخِ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے مخالف ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ پکی اینٹیں (میرے ہیں۔) میں نے اپنی ملکیت میں پکائی ہیں۔(ہندیہ) قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔میرے گھر کا ہے۔(یعنی میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔) (فیض) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔اور یہ بھی ایسی تاریخِ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے مخالف ہو۔(غانم)

مسئلہ نمبر33: اذاادعیٰ لَبِناً فی یدی رجل انہ لہ، ضربہ فی ملکہ واقام علیہ البینۃ ،واقام صاحب الید البینۃ علیٰ مثل ذالک،قضی للخارج وان کان مقام اللبن آجراوجص اونورۃ،یقضی لصاحب الید۔

مسئلہ نمبر 34: ان ذاالید اذاادعیٰ النتاج وادعیٰ الخارج انہ ملکہ غصبہ منہ ذوالید اواودعہ منہ اواعارہ منہ کانت بینۃ الخارج اولیٰ،وانما تترجح بینۃ ذی الید علی النتاج اذالم یدعی الخارج فعلا علیٰ ذی الید،اما اذاادعیٰ کالشراء وغیر ذالک فبینۃ الخارج اولیٰ،لانہا اکثر اثباتا،لانہ یثبت الفعل علیہ۔

مسئلہ نمبر 35: خارج وذوالید،اقام کل واحد البینۃ علیٰ نتاج حیوان فی ملکہ،قضی لذی الید، ولاعبرۃ للتاریخ مع النتاج،الااذاارخا وقتین مختلفین،ووافق سن الدابۃ تاریخ الخارج(فانہ یقضی)بہ للخارج وان وافق تاریخ ذی الید اوکان مشکلااوخالعہما،قضی لذی الید۔

33:۔الفتاوی الھندیۃ ص90،ج4،کتاب الدعویٰ،مسائل متفرقہ۔:الناشر: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت لبنان

34:۔فتاوی فیض الکرکی،مخطوطۃ لفیض المولی الکریم علی عبیدہ ابراہیم بن عبدالرحمن الکرکی۔ص338

35:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غام بن محمد البغدادی الحنفی۔ص153،کتاب الدعویٰ

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)

مسئلہ نمبر36: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ جبکہ اس جانور کی عمر اُسے معلوم نہ ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور اسکو بھی اس جانور کی عمر معلوم نہ ہو۔ (غانم)
مسئلہ نمبر37: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے موافق ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور ایسی تاریخ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے مخالف ہو۔ (میزان)
مسئلہ نمبر38: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ جبکہ اسے اس جانور کی عمر معلوم نہ ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور تاریخ کا ذکر نہ کرے۔ (غانم)

مسئلہ نمبر36: خارج وذوالید،اقام کل واحد البینۃ علیٰ نتاج حیوان فی ملکہ،قضی لذی الید،ولاعبرۃ للتاریخ مع النتاج،الااذارخا وقتین مختلفین،ووافق سن الدابۃ تاریخ الخارج(فانہ یقضی)بہ للخارج وان وافق تاریخ ذی الید اوکان مشکلااوخالعھما،قضی لذی الید۔

مسئلہ نمبر 37: ان ادعیا الملک بسبب الولادۃ من الحیوان والرقیق،ان وافق سن المولود تاریخ احدھماقضی بہ لمن وافق سنہ وقتہ۔

مسئلہ نمبر 38: خارج وذوالید،اقام کل واحد البینۃ علی نتاج حیوان فی ملکہ،قضی لذی الید،ولاعبرۃ للتاریخ مع النتاج،الااذارخا وقتین مختلفین،ووافق سن الدابۃ تاریخ الخارج(فانہ یقضی)بہ للخارج وان وافق تاریخ ذی الید اوکان مشکلااوخالعھما،قضی لذی الید۔

36:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غام بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص153، کتاب الدعویٰ

37:۔ میزان المدعیین فی اقامۃ البینتین، مخطوطۃ مۃ عبدالباقی المعروف باسیر زادہ، ص17، الناشر: کتب خانہ مجلس بلدی اسکندریہ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

38:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غام بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص153، کتاب الدعویٰ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور ایسی تاریخِ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے مخالف ہو۔(میزان)	مسئلہ نمبر 39: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور ایسی تاریخِ پیدائش بتائے جو اس جانور کی عمر کے موافق ہو۔
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور (میرا ہے۔) میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(درر)	مسئلہ نمبر 40: قابض(ا) کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے۔ لیکن اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔(درر)	مسئلہ نمبر 41: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے ۔میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔

مسئلہ نمبر39: ان ادعیا الملک بسبب الولادۃ من الحیوان والرقیق،ان وافق سن المولود تاریخ احدھماقضی بہ لمن وافق سنہ وقتہ۔

مسئلہ نمبر 40: برھن خارج علی الملک وذوالید علی الشراء منہ فذوالید اولیٰ،کذاان برھن کل من الخارج وذی الید علی النتاج ونحوہ،الاذاادعی الخارج علیہ فعلا:۔ الحاصل ان بینۃ ذی الید علی النتاج انما تترجح علی بینۃ الخارج علی النتاج اوعلیٰ مطلق الملک: بان ادعیٰ ذوالید النتاج وادعی الخارج النتاج،اوادعی الخارج ملکا مطلقا،اذلم یدع الخارج علیٰ ذی الیدفعلانحوالغصب اوالودیعۃ اوالاجارۃ اوالرھن اوالعاریۃ اونحوھا،فاما اذاادعی الخارج فعلامع ذالک،فبینۃ الخارج اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 41: ایضا محولہ بالا

39:۔میزان المدعیین فی اقامۃ البینتین، مخطوطہ علامۃ عبدالباقی المعروف باسیر زادہ، ص17،الناشر: کتب خانہ مجلس بلدی اسکندریہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

40:۔الدرر الحکام فی شرح غرر الاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر ملا خسرو(المتوفی: 885ھ) ص437،ج2،کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین۔الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔۔۔۔۔۔۔۔۔41:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ا یہ حکم تب ہے، جب دونوں نے تاریخ ذکر نہ کی ہو۔۱۲مترجم

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)

مسئلہ نمبر42: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس قابض نے مجھ سے یہ جانور زبردستی لیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے ہاں (گھر میں) پیدا ہوا ہے۔(درر)
مسئلہ نمبر43: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے (یہ جانور) اس قابض کو بطورِ امانت دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے ہاں (گھر میں) پیدا ہوا ہے۔(درر)
مسئلہ نمبر44: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ جانور اس قابض کو بطورِ اجارہ دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے ہاں (گھر میں) پیدا ہوا ہے۔(درر)
مسئلہ نمبر45: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ جانور اس قابض کے پاس بطورِ رہن (گروی) رکھا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے ہاں (گھر میں) پیدا ہوا ہے۔(درر)

مسئلہ نمبر42: برهن خارج على الملك وذواليد على الشراء منه فذواليد اولىٰ،كذاان برهن كل من الخارج وذى اليد على النتاج ونحوه،الااذاادعى الخارج عليه فعلا:۔ الحاصل ان بينة ذى اليد على النتاج انما تترجح علىٰ بينة الخارج على النتاج اوعلىٰ مطلق الملك: بان ادعىٰ ذواليد النتاج وادعى الخارج النتاج،اوادعى الخارج ملكا مطلقا،اذلم يدع الخارج علىٰ ذى اليدفعلانحوالغصب اوالوديعة اوالاجارة اوالرهن اوالعارية اونحوها،فاما اذاادعى الخارج فعلامع ذالک،فبينة الخارج اولىٰ۔

مسئلہ نمبر43: ایضامحولہ بالا

مسئلہ نمبر44: ایضامحولہ بالا

مسئلہ نمبر45: ایضامحولہ بالا

42:۔الدررالحکام فی شرح غررالاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیرملا خسرو(المتوفی: 885ھ) ص437،ج2،کتاب الدعویٰ،باب دعوی الرجلین۔الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

43:۔ایضامحولہ بالا

44:۔ایضامحولہ بالا

45: ایضامحولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر46: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ جانور اس قابض کو بطورِ سوال (عاریت) دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے ہاں (گھر میں) پیدا ہوا ہے۔ (درر)
مسئلہ نمبر47: مدعی غیر قابض کے گواہ (جس نے قابض پر ایک جانور کا دعویٰ کیا ہو) کہ یہ (جانور) میرا ہے۔ اور (قابض) کہتا ہو کہ یہ جانور میرے اپنے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ (تو مدعی اس بات پر گواہ پیش کرے) کہ اس قابض نے اقرار کیا ہے کہ یہ جانور میں نے فلاں سے خریدا ہے۔ (تو اب کیسے اپنے گھر میں پیدائش کا دعویٰ کرتا ہے۔)	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے ہاں (گھر میں) پیدا ہوا ہے۔ (غانم)

مسئلہ نمبر46: برھن خارج علی الملک وذوالید علی الشراء منہ فذوالید اولیٰ،کذاان برھن کل من الخارج وذی الید علی النتاج ونحوہ،الااذاادعی الخارج علیہ فعلا۔ الحاصل ان بینۃ ذی الید علی النتاج انما تترجح علیٰ بینۃ الخارج علی النتاج اوعلیٰ مطلق الملک: بان ادعیٰ ذوالید النتاج وادعی الخارج النتاج،اوادعی الخارج ملکا مطلقا،اذلم یدع الخارج علیٰ ذی الیدفعلانحوالغصب اوالودیعۃ اوالاجارۃ اوالرھن اوالعاریۃ اونحوھا،فاما اذاادعی الخارج فعلامع ذالک،فبینۃ الخارج اولیٰ۔

مسئلہ نمبر 47: ولواقام الخارج وصاحب الید بینۃ بالنتاج فقضی القاضی لذی الید اولم یقض حتیٰ قال الخارج: انک مبطل فی دعوی النتاج،لانک اقررت انک بعت ھذہ الدابۃ،ثم اشتریتھا من فلان،یسمع ھذاالدفع وبینتہ،لانہ اذاباع ثم اشتری فھذاملک حادث،فبطل دعوی النتاج ونحوہ۔

46:۔الدررالحکام فی شرح غررالاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر بملا خسرو(المتوفی: 885ھ) ص437،ج2،کتاب الدعویٰ،باب دعوی الرجلین۔الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

47:۔ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی۔ص188،کتاب الدعوی

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)

مسئلہ نمبر 48: اس شخص کے گواہ جس کے قبضہ میں ایک جانور ہو اور کسی دوسرے نے اسپر دعویٰ کیا ہو کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ تو یہ شخص اسکے جواب میں اس بات پر گواہ پیش کرے کہ آپ نے اقرار کیا تھا کہ میں نے یہ جانور فلاں سے خریدا ہے۔ (لہٰذا تم اس دعوے میں جھوٹے ہو۔) تو مناسب یہ ہے کہ (اسکا یہ دعویٰ) نہ سنا جائے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے ہاں (گھر میں) پیدا ہوا ہے۔ (غانم)
مسئلہ نمبر 49: زید (جس نے خالد پر ایک جانور بیچا ہو) کے گواہ اب کوئی دوسرا آدمی مستحق (دعویدار) نکل آیا۔ تو زید، خالد اور اس مستحق کے سامنے اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	وہ شخص (جو خالد سے اس جانور کے خریدنے کا مستحق نکل آیا ہے۔) اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ (تنقیح)
مسئلہ نمبر 50: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔	ایک دوسرے مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میری ملکیت ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 48: ادعی الخارج النتاج،فقال ذوالید: انک مبطل فی ھٰذہ الدعویٰ، لانک اقررت انک اشتریتھا من فلان،فھذادفع لدعوی المدعی۔

مسئلہ نمبر 49: بینۃ البائع علی النتاج بحضرۃ المشتری والمستحق اولیٰ من بینۃ المستحق من المشتری علی النتاج۔

مسئلہ نمبر 50: ولوان رجلین ادعیادابۃ فی یدرجل،اقام احدھماالبینۃ علی النتاج والآخرعلی الملک فصاحب النتاج اولیٰ خارجا کان اوصاحب ید۔

48:۔ ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات لامام غام بن محمد البغدادی الحنفی۔ ص189، کتاب الدعویٰ

49:۔ الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام، ص79، مسائل الدعویٰ

50:۔ فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص264 ج2 کتاب الدعویٰ والبینات، فصل: فی دعوی المنقول، وفیہ مسائل النتاج ودعوی الرجلین، الناشر: مکتبۃ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔ الطبعہ الاولیٰ 2010

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 51: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ بکری میری ہے۔ میں نے اسکے بال کاٹے ہیں۔ مسئلہ نمبر 52: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ فلاں زمین میری ہے۔ میں نے اس میں کھیتی باڑی کی ہے۔ مسئلہ نمبر 53: مدعی غیر قابض (ا) کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے۔ اور یہ غلام (اس سے) پیدا ہوا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ بکری میری ہے۔ میں نے اسکے بال کاٹے ہیں۔ (قاضی خان) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ فلاں زمین میری ہے۔ میں نے اس میں کھیتی باڑی کی ہے۔ (قاضی خان) قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باندی میری ہے۔ اور یہ غلام (اس سے) پیدا ہوا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر 51:ولواقام خارج البینۃ علیٰ شاۃ فی ید غیرہ انھا شاتہ،وجزھذاالصوف منھاواقام البینۃ ذوالیدان الشاۃ اللتی یدعیھالہ وجزالصوف منھا،فانہ یقضی بالشاۃ للمدعی،لانھماادعیافی الشاۃ ملکا مطلقافیقضی بالشاۃ للخارج ثم یتبعھا الصوف،لان الجزلیس من اسباب الملک،وکذالواختصمافی ارض فقال الخارج: ھٰذہ ارضی زرعت فیھاھذاالقطن اوبنیت فیھا ھذاالبناء،فانہ یقضی بھماللمدعی .

مسئلہ نمبر 52: ایضامحولہ بالا

مسئلہ نمبر 53: ولواقام ذوالید البینۃ علیٰ امۃ فی یدہ انھا امتہ ولدت ھذاالعبدفی ملکی،واقام الخارج البینۃ علیٰ ان ھذہ امتہ ولدت ھذاالعبدفی ملکی،فانہ یقضی بالامۃ للمدعی،لانھما ادعیا فی الامۃ ملکا مطلقافیقضی بھا للمدعی،ثم یستحق العبدتبعا۔

51:۔ فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص265 ج2 کتاب الدعویٰ والبینات، فصل: فی دعوی المنقول،وفیہ مسائل النتاج ودعوی الرجلین،الناشر: مکتبۃ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔الطبعہ الاولیٰ 2010

52:۔ایضا محولہ بالا

53:۔ایضا محولہ بالا ص265

حاشیہ:۔ا۔یہ بات واضح ہے کہ جب قابض اور مدعی غیر قابض ایک چیز کا دعویٰ کرے اور ہر ایک یہ کہے کہ یہ میری ملکیت میں پیدا ہوئی ہے۔ تو اس میں قابض کے گواہ معتبر (اولی) ہیں۔ اور اس مسئلہ بھی دونوں نے اپنی میں ملکیت میں غلام کی پیدائش کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن قابض کے گواہ اولی نہیں ہے کیونکہ انکا اصلی جھگڑا لونڈی کے بارے ہے اور دونوں نے ملک مطلق پر گواہ پیش کیے ہیں۔ دونوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ باندی میری ہے۔ تو ایسی صورت میں مدعی غیر قابض کے گواہ اولی ہوتے ہیں۔ تو اس وجہ سے یہاں بھی ان دونوں مسئلوں میں یہ حکم لگایا گیا۔ ۱۲ ح

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس مرغی نے میرے ملکیت میں بچے دیئے ہیں۔(یہ میرے ہیں۔) (قاضی خان)	مسئلہ نمبر 54: قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس مرغی نے میرے ملکیت میں بچے دیئے ہیں۔(یہ میرے ہیں۔)
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ جس انڈے سے یہ مرغی نکلی (پیدا ہوئی) ہے۔وہ انڈا میری ملکیت تھی۔ (قاضی خان)	مسئلہ نمبر 55: قابض کے گواہ(۱) اس بات پر کہ جس انڈے سے یہ مرغی نکلی (پیدا ہوئی) ہے۔وہ انڈا میری ملکیت تھی۔
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام ایک دوسرے آدمی سے خریدا ہے اور یہ (غلام) اس کے ہاں پیدا ہوا تھا۔(اور اسکی ملکیت تھا۔)(قاضی خان)	مسئلہ نمبر 56: قابض کے گواہ(۲) اس بات پر کہ میں نے جو غلام فلاں(آدمی) سے خریدا ہے۔یہ (غلام) اس کے ہاں پیدا ہوا تھا۔(اور اسکی ملکیت تھا۔)

مسئلہ نمبر 54: ولوادعیٰ دجاجافی یدرجل انہ لہ خرج فی ملکہ،واقام ذوالید البینۃ علیٰ مثل ذالک،فانہ یقضی بہ لذی الید.
مسئلہ نمبر 55: ولواقام المدعی البینۃ ان البیضۃ الّتی خرج منھا الدجاج کانت لہ،لایقضی بالدجاج للمدعی،ویکون الدجاج لصاحب الید،وعلیہ بیضۃ للمدعی،کاَنّ صاحب الید غصب بیضۃ وجعلھا تحت الدجاج۔
مسئلہ نمبر 56: عبدفی یدرجل اقام رجل البینۃ انہ عبدہ اشتراہ من فلان،وانہ ولدفی ملک بائعہ،واقام ذوالید البینۃ انہ عبدہ اشتراہ من فلان آخروانہ ولدفی ملک بائعہ،فلان،فانہ یقضی بالعبدلذی الید،لان کل واحدمنھماادعیٰ نتاج بائعہ،ودعوی نتاج بائعہ کدعوی نتاج نفسہ،فیقضی ببینۃ ذی الید.

54:۔فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص266ج2کتاب الدعویٰ والبینات،فصل: فی دعوی المنقول

55:۔ایضا محولہ بالا

56:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔۱؎ قابض کے گواہ معتبر ہیں۔مرغی اسکی ہوگی،لیکن یہ ایک انڈا مدعی غیر قابض کو دیگا۔اور یہ ایسا ہوگا گویا کہ اس نے ایک انڈا مدعی غیر قابض سے زبردستی لیا ہو اور اپنی مرغی کے نیچے رکھا ہو۔۱۲مترجم۔۲؎ مطلب یہ ہے کہ قابض اور مدعی غیر قابض جب اپنی ملکیت میں پیدائش کا دعویٰ کرے،تو وہاں قابض کے گواہ اولیٰ ہوتے ہیں۔اسی طرح اگر ان دونوں میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے کہ یہ جس نے مجھ پر فروخت کیا ہے،اسکی ملکیت میں پیدا ہوا تھا۔تو بھی قابض کے گواہ اولیٰ ہونگے۔۱۲ح

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر57: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میں نے اس قابض کو بطورِ اجارہ دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(نور العین)
مسئلہ نمبر58: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔ میں نے چند دنوں کیلئے بطورِ سوال(عاریت) دیا ہے۔	قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ(جانور میرے گھر) میں پیدا ہوا ہے۔(نور العین)
مسئلہ نمبر59: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ اون میں نے اپنے بھیڑ سے کاٹی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ اون میری ملکیت ہے۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر 57: ان ذاالید اذاادعی النتاج وادعی الخارج انہ ملکہ ،غصبہ منہ ذوالیداواودعہ لہ اواعارمنہ،کانت بینۃ الخارج اولیٰ وانما یترجح بینۃ ذی الید علی النتاج اذالم یدعی الخارج علیٰ ذی الیداما لوادعیٰ فعلاکرھن اوغصب اوودیعۃ اواجارۃ اوعاریۃ اونحوھا،فبینۃ الخارج اولیٰ لانھا اکثر اثباتا،لانھایثبت الفعل علیہ ۔

مسئلہ نمبر 58: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 59: بینۃ الخارج اولیٰ الاذاادعی ذوالید النتاج ونحوہ ممالایتکرر کجزالصوف وحلب اللبن اوارخا وتاریخہ اسبق،فبینتہ اولیٰ ۔

57:۔نور العین مخطوطہ لاشئ نجی زادہ، محمد بن احمد(1031ھ) ص29 فصل 8 فی دعاوی خارجین وذی یدین وخارج مع ذی ید فی دعوی النتاج

58:۔ایضا محولہ بالا

59:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی ص598،ج1،کتاب الشہادۃ، باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ دودھ میری ملکیت ہے۔(تنقیح)	مسئلہ نمبر60: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ دودھ میرا ہے۔میں نے اپنے بکری سے دوہا ہے۔
قابض کے گواہ ملک مطلق پر(یعنی صرف یہ کہے کہ یہ میرا ہے۔)(تنقیح)	مسئلہ نمبر61: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔
مدعی غیر قابض کے گواہ ملک مطلق پر(یعنی صرف یہ کہے کہ یہ میرا ہے۔)(تنقیح)	مسئلہ نمبر62: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔

مسئلہ نمبر60: بینۃ الخارج اولیٰ الااذاادعیٰ ذوالید النتاج ونحوه ممالایتکرر کجزالصوف وحلب اللبن اوارخا وتاریخہ اسبق،فبینتہ اولیٰ ۔

مسئلہ نمبر 61: بینۃ مدعی النتاج خارجا اوصاحب یداولیٰ من بینۃ مدعی الملک ۔

مسئلہ نمبر 62: بینۃ مدعی النتاج خارجا اوصاحب یداولیٰ من بینۃ مدعی الملک ۔

60:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی ص598،ج1،کتاب الشہادۃ،باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

61:۔ایضا محولہ بالا

62:۔ایضا محولہ بالا

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرا ہے۔	مسئلہ نمبر63: مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں

قاضی نے میرے حق میں اس جانور کا فیصلہ کیا ہے۔(کہ یہ تمہارا ہے۔)	میری ملکیت میں پیدا ہوا ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 64: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر میرے باپ نے بنایا تھا۔اور مجھے (اس سے) میراث میں ملا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر میرے باپ نے بنایا تھا۔اور مجھے (اس سے) میراث میں ملا ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر 65 : مدعا علیہ کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی نے اقرار کیا تھا کہ یہ جانور میں نے فلاں سے خریدا ہے۔(تو اب کیسے اپنے گھر میں پیدا ہونے کا دعوی کرتا ہے۔) مناسب یہ ہے کہ اسکا یہ دعویٰ نہ سنا جائے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور میرے گھر میں پیدا ہوا ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 63: بینۃ الخارج ان قاضی کذا قضی لہ بھذہ الجاریۃ اوالدابۃ اولیٰ من بینۃ ذی الید علی النتاج۔

مسئلہ نمبر 64: بینۃ ذی الید اولیٰ فیما لوادعیٰ ان اباہ بنی الدار وترکھا میراثا لہ،وبرھن الخارج علیٰ مثل ذالک ۔

مسئلہ نمبر65: اذاادعی النتاج فی دابۃ فقال المدعیٰ علیہ: فی دفع دعوی المدعی: انک مبطل فی ھٰذہ الدعوی،لماانک اقررت انک اشتریت ھٰذہ الدابۃ من فلان،فھٰذادفع لدعوی المدعی۔

63:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشیر بابن عابدین شامی ص598،ج 1،کتاب الشہادۃ،باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

64:۔ایضا محولہ بالا

65:۔الفتاوی الھندیہ ص61،ج4،کتاب الدعویٰ: الباب السادس،فی ماتدفع بہ دعوی المدعی ومالاتدفع بہ

باب ششم:

فصل چہارم:۔ مخمسہ

فصل چہارم: مخمسہ۔اس فصل میں مخمسہ کے بارے میں مختلف اقوال کا ذکر ہے۔

نیز (اس میں ان جوابات کا بیان ہے، جن کی وجہ سے آدمی مدعی کی خصومت سے بچ جاتا ہے اور اس کو دفع کہا جاتا ہے۔)

فصل چہارم :۔ ﴿مخمسہ﴾

(یعنی ان جوابات کا بیان جن کی وجہ سے آدمی مدعی کی خصومت سے بچ جاتا ہے اور اس کو دفع کہا جاتا ہے۔)

(امام زین الدین ابن نجیمؒ) نے بحر الرائق میں ذکر کیا ہے کہ (اگر مدعی غیر قابض نے قابض پر ایک چیز کا دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ہے)اور مدعا علیہ (نے اس کے جواب میں کہا) کہ یہ فلاں غائب آدمی نے مجھے بطور امانت دی ہے یا بطور اجارہ دی ہے یا بطور عاریت دی ہے یا میرے پاس بطور رہن (گروی) رکھی ہے یا میں نے اس سے زبردستی لی ہے اور مدعا علیہ نے (اپنی) اس بات پر گواہ پیش کئے، تو اس کیوجہ سے وہ مدعی کی خصومت سے بچ جائے گا۔(یعنی اس کو اس کے جھگڑے سے نجات مل جائیگی۔) کیونکہ

مدعاعلیہ نے شہادت (گواہی) سے یہ بات ثابت کردی کہ میرا یہ قبضہ، قبضہ خصومت نہیں ہے۔ (بلکہ اصل (حقیقی) مالک اور خصومت کرنے والا کوئی اور ہے۔) اور دعویٰ کے ان مسائل کو مخمّسہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ (مخمّس عربی زبان میں اس چیز کو کہتے ہے۔) جس کے پانچ اطراف ہو۔ توان دفعات کو مخمّس اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔ (۱) امانت (۲) اجارہ (۳) عاریت (۴) رہن (گروی) اور (۵) غصب۔ یا (اس کو مخمس اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں علماء کے پانچ اقوال ہیں۔)

پہلا قول: پہلا قول امام صاحب ؒ کا ہے، جس کا بیان ابھی گزر گیا۔

دوسرا قول: دوسرا قول امام ابویوسف ؒ کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر مدعاعلیہ حقیقت میں صالح اور اچھا آدمی ہو، تو حکم وہی ہے جو امام صاحبؒ کے قول میں ذکر کیا گیا اور اگر مدعاعلیہ حیلہ کرنے میں مشہور ہو، تو یہ مدعی کی خصومت سے اس جواب کی وجہ سے نہیں بچ سکتا۔ (یعنی اس جواب کی وجہ سے اس کو جھگڑے سے نجات نہیں ملے گی۔)

تیسرا قول تیسرا قول امام محمد ؒ کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مدعاعلیہ کے گواہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ غائب آدمی کو شکل و صورت اور نام و نسب سے پہنچانتے ہو۔ (تب مدعی کے دعویٰ سے بچ سکتا ہے لہٰذا) علماء نے امام محمد ؒ کے قول کو ترجیح دی ہے۔

چوتھا قول: چوتھا قول ابن شبرمہ ؒ کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی حالت میں بھی اس جواب کی وجہ سے مدعاعلیہ مدعی کی خصومت سے نہیں بچ سکتا۔

پانچواں قول: پانچواں قول ابن ابی لیلی ؒ کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس جواب کی وجہ سے مدعی کی خصومت سے بچ سکتا ہے اگرچہ مدعاعلیہ نے گواہ بھی پیش نہ کئے ہو۔ کیونکہ اس نے غائب آدمی کے لئے ملکیت کا اقرار کیا ہے۔ اور مدعاعلیہ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا اصل (حقیقی) مالک کوئی اور ہے اور میرا یہ قبضہ، قبضہ امانت ہے۔ (یہ اس صورت میں ہے کہ جب اس نے امانت کا دعویٰ کیا ہو۔) یا میرا یہ قبضہ ضمانت کا ہے۔ (یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس نے غصب یا اجارہ یا رہن (گروی) یا عاریت کا دعویٰ کیا ہو اس غائب آدمی کی طرف سے۔)

اور اس دفع کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ مدعی نے پہلے ملکیت کے دعویٰ پر گواہ پیش کئے ہو۔ کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ مدعی غیر قابض سے گواہ طلب کئے جائینگے۔

تو مدعیٰ علیہ قابض سے اس وقت گواہ طلب کئے جائینگے جب پہلے مدعی اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کرے۔اور اس پہلے بیان سے (کہ میرا یہ قبضہ،قبضہ امانت یا ضمانت ہے۔) یہ بات معلوم ہوئی کہ دفع کی صورتیں پانچ (صورتوں) کے ساتھ خاص نہیں ہے۔اسی طرح (اس صورت) کا حکم بھی یہی ہے کہ جب مدعاعلیہ نے مدعی کے دعویٰ کے جواب میں کہا کہ اس چیز کے مالک نے اس چیز کی حفاظت کیلئے مجھے وکیل بنایاہے۔تواس وجہ سے بھی خصومت سے بچ جائیگا۔)

جیسا کہ مبسوط میں ذکر کیا گیاہے۔اور یہی حکم ہے (کہ اگر مدعی غیر قابض نے کہا کہ فلاں غائب آدمی نے مجھے اس گھر میں ٹھرایا ہے۔(تواس سے بھی خصومت سے بچ جائیگا۔) جیسا کہ خلاصہ نامی کتاب میں ذکر ہے۔اور یہی حکم ہے کہ (اگر مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ہے۔) اور جواب میں مدعاعلیہ نے کہا کہ یہ میں نے فلاں غائب آدمی سے چوری کی ہے یا بغیر عوض کے لی ہے یا اس سے گم ہوگئی تھی اور مجھے ملی تھی،تو مذکورہ صورتوں میں خصومت سے بچ جائیگا۔جیسا کہ خلاصہ میں ذکر ہے۔

لہٰذا دفع کی صورتیں دس ہیں۔(اس سے یہ بات)معلوم ہوئی کہ (دفع کی صورتیں) پانچ کے ساتھ خاص نہیں۔لہٰذا بہتر بات یہ ہے کہ مخمّسہ نام رکھنے کی دوسری وجہ بیان کی جائے کہ اس میں علماء کے پانچ اقوال ہیں۔(نیز)اس کے ساتھ مزارعت کا دعویٰ بھی ملحق ہے۔(یعنی مدعی غیر قابض نے (مثلا) زید پر زمین کا دعویٰ کیا کہ یہ میری ہے اور زید نے جواب میں کہا کہ یہ مجھے فلاں آدمی نے مزارعت (یعنی پیداوار کے ایک خاص حصے) پر کھیتی باڑی کیلئے دی ہے۔)تواس سے دفع ثابت ہوتاہے اور زید اس جواب کی وجہ سے مدعی کی خصومت سے بچ سکتاہے۔یہ پورا بیان بحر نامی کتاب سے لیا گیاہے۔

میں کہتاہوں کہ اس کے علاوہ اور بھی (کئی) صورتیں ہیں۔جیسا کہ باغ کو بطور مساقاۃ لینا۔اور نور العین کتاب میں مذکور ہے۔(کہ اگر مدعی نے زید پر ایک باغ کا دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے اور زید نے (جواب میں) کہا کہ یہ مجھے فلاں آدمی نے بطور مساقات دیاہے۔یعنی میں اتنی مدت تک اس میں آبپاشی کرونگا اور وہ مجھے پھلوں میں سے تہائی حصہ دے گا۔مثلا) تواس کی وجہ سے بھی خصومت سے بچ سکتاہے۔اسی طرح اگر مدعیٰ علیہ نے مدعی کے جواب میں کہا کہ یہ مجھے فلاں غائب آدمی نے دیاہے۔(تو بھی خصومت سے بچ سکتاہے۔) یا اگر کسی نے غلام پر دعویٰ کیا(یعنی کسی نے دعویٰ کیا کہ تم میرے ہو اور اس (غلام) نے کہا کہ میں فلاں غائب آدمی کا غلام ہوں۔)تو یہ بھی دفع ہے۔جیسا کہ قاضی خان نامی کتاب میں مذکور ہے۔

اسی طرح سپاہی اور بادشاہی زمین میں طابو کے قابض لوگ (یہ وہ لوگ ہیں،جن کو بادشاہ نے بیت المال کی زمین (۱) ایک خاص طریقے سے خاص اجرت پر دی ہو۔اور اس زمین سے خود اجرت اصول کرتاہو۔)

اور وہ لوگ جن کا بیت المال میں حق ہو اور بادشاہ نے انہیں زمین کے کچھ ٹکڑے (حصے) دیئے ہو۔ اسی طرح بیت المال کا منتظم۔ (مطلب یہ ہے کہ مدعی غیر قابض اس زمین وغیرہ پر اس نیت سے دعویٰ کرے۔ تو دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ لوگ ان کے مالک نہیں ہیں۔ بلکہ یہ بیت المال کا حق ہے۔) لیکن اگر بادشاہ نے (انہیں) اجازت دی۔ (یعنی انہیں مقدمے کا مالک اور مجاز بنا دیا تو پھر مدعی کا دعویٰ صحیح ہو گا۔) جیسا کہ فتاویٰ خیریہ کے دعویٰ کے مسائل میں مذکور ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بحر الرائق کے مصنف نے یہ بات ضروری قرار دی ہے کہ مدعیٰ علیہ سے گواہ تب طلب کئے جائینگے کہ جب مدعی پہلے اپنے ملکیت پر گواہ پیش کرے۔ کیونکہ بحر الرائق کے مصنف نے اپنے گزشتہ بیان میں کہا ہے کہ یہ بات ضروری ہے کہ پہلے مدعی گواہ پیش کرے۔ لیکن ابو سعود مصری نے اپنے اس حاشیہ میں اس پر اعتراض کیا ہے، جو انہوں نے "ملا مسکین" نامی کتاب میں لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس پر اعتراض (وارد ہوتا) ہے۔ کیونکہ اس دفع کی قبولیت کیلئے ہمارے ائمہ میں سے کسی نے بھی یہ بات بطور شرط قرار نہیں دی کہ پہلے مدعی اپنے دعویٰ پر گواہ پیش کرے گا۔ تو بحر الرائق کے مصنف نے جو یہ بات شرط قرار دی ہے۔ یہ ماننے والی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے نقلی دلیل ذکر نہیں کی ہے۔ بلکہ صرف یہ کہا ہے کہ یہ بات معلوم (واضح) ہے کہ مدعی غیر قابض سے گواہ طلب کئے جائینگے۔ جبکہ اس دلیل سے وہ بات ثابت نہیں ہوتی جو انہوں نے شرط قرار دی ہے۔

حاشیہ:۔ ا اس کا مختصر بیان گواہی کے مسائل کے حاشیہ میں بھی گزر چکا ہے۔ اور شامی نے دعاوی دفع کے باب میں کہا ہے کہ سپاہی ان لوگوں کا خصم نہیں بن سکتا جو ملکیت یا وقف کا دعویٰ کرے۔ ۱۲ مترجم

باب ششم:

فصل پنجم:۔ مسائل مخمسہ (دفع کے مسائل)

اس فصل میں کل چوہتر (74) مسائل ہیں۔ یہ چوہتر (74) مسائل چھ (6) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

فصل پنجم: دفع کے مسائل۔

کل کتب(6) کل مسائل(74)

(1) نورالعین (2) بحر (3) قاضی خان (4) تسہیل (5) تنقیح (6)ہندیہ	(1) پچیس(25) مسائل (2) نو(9) مسائل (3) بارہ(12) مسائل (4) دس(10) مسائل (5) سات(7) مسائل (6) گیارہ(11) مسائل

فصل پنجم:۔ مسائل مخمسہ (دفع کے مسائل)

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر1: قابض کے گواہ(ا)اس بات پر کہ میں نے یہ چیز ایک غائب آدمی سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔(لیکن ملکیت کا سبب نہ بتائے، ذکر نہ کرے۔) (نورالعین)
مسئلہ نمبر2: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے

غائب سے بطور عاریت اور بطور سوال کے لی ہے۔	(لیکن ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(نور العین)
مسئلہ نمبر 3: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز فلاں غائب نے میرے پاس بطور امانت رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ (لیکن ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(نور العین)

مسئلہ نمبر 1: برھن ان لہ فقال ذوالید: اودعیہ فلان اوآجرنیہ اورھنیہ اواعارنیہ اوغصبتہ منہ اواخذت ھٰذاالارض مزارعۃ من فلان اوھذاالکرم معاملۃ ای مساقاۃ،لایندفع الخصومۃ مالم یبرھن۔ ولوقال ذوالید: اودعنیہ فلان الغائب اوآجرنیہ اورھنیہ اواعارنیہ اوغصبتہ منہ،وبرھن علیٰ ذالک اوبرھن ان المدعی اقرانہ لفلان،اندفع بہ الخصومۃ المدعی۔
مسئلہ نمبر 2: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 3: ایضا محولہ بالا

1:۔نور العین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ نجی زادہ محمد بن احمد(1031ھ) ص37 مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

2:۔ایضا محولہ بالا

3:۔ایضا محولہ

بالا

حاشیہ:۔اِدفع کے ان مسائل میں ضروری ہے کہ دونوں کو یعنی قابض اور اس کے گواہوں کو غائب آدمی معلوم ہو۔اور متعین کر کے اس کو ذکر کرے۔اگر دونوں اس سے ناواقف ہو یا اس کو مجہول ذکر کرے، تو دفع صحیح نہیں ہے۔ہاں اگر گواہوں نے یہ کہا کہ ہم اس کو شکل وصورت سے پہچانتے ہیں۔لیکن اس کا نام اور نسب ہمیں معلوم نہیں ہے۔اور قابض نے نام اور نسب کے ساتھ اس کو خاص کیا تھا۔تو امام صاحبؒ کے نزدیک اتنی بات کافی ہے۔اس کے ذریعے دفع ہو جاتا ہے۔اسی طرح بحر الرائق میں مذکور ہے۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 4: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز ایک غائب آدمی نے میرے پاس(بطور) رہن(گروی) رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے (لیکن ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(نور العین)
مسئلہ نمبر 5: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز ایک غائب آدمی سے زبردستی لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے (لیکن ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(نور العین)
مسئلہ نمبر 6: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز ایک غائب	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے

آدمی کی ہے۔اس نے مجھے اس کے حفاظت کے لئے وکیل بنایا ہے۔	(لیکن ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(بحر)

مسئلہ نمبر4: برھن ان لہ فقال ذوالید: اودعیہ فلان اوآجرنیہ اورھنیہ اواعارنیہ اوغصبتہ منہ اواخذت ھٰذاالارض مزارعۃ من فلان اوھذاالکرم معاملۃ ای مساقاۃ،لایندفع الخصومۃ مالم یبرھن۔ ولوقال ذوالید: اودعنیہ فلان الغائب اوآجرنیہ اورھنیہ اواعارنیہ اوغصبتہ منہ،وبرھن علیٰ ذالک اوبرھن ان المدعی اقرانہ لفلان،اندفع بہ الخصومۃ المدعی۔

مسئلہ نمبر 5: ایضامحولہ بالا

مسئلہ نمبر 6: قال المدعیٰ علیہ ھذاالشئی اودعنیہ اوآجرنیہ اواعارنیہ فلان الغائب اورھنہ اوغصبتہ منہ وبرھن علیہ،دفعت خصومۃ المدعی لانہ اثبت ببینۃ ان یدہ لیست بید خصومۃ... ولم یذکرالمؤلف صورۃ دعوی المدعی واراد بھا ان المدعی ادعیٰ ملکا مطلقا فی العین ولم یدع علیٰ ذی الید فعلا... فکذاالحکم لوقال وکلنی صاحبہ بحفظہ ، وکذاالحکم لوقال اسکننی فیھافلان الغائب،وکذاالحکم لوقال سرقتہ منہ اواخذتہ منہ اوضل منہ فوجدتہ۔

4:۔نورالعین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ،نجی زادہ محمد بن احمد(1031ھ) ص37 مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

5:۔ایضامحولہ بالا

6:۔البحرالرائق شرح کنزالدقائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی: 1138ھ) ص387،388ج7،کتاب الدعویٰ: باب ۔۔۔ لف، فصل فی دفع الدعویٰ،الناشر: مکتبہ دارالکتب العلمیہ،بیروت۔لبنان۔الطبعۃالاولیٰ: 1418ھ 1997ء

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر7: قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے مجھے اس زمین میں ٹھرایاہے اور کہاکہ تم اس میں(سکونت اختیار کرو)رہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین میری ملکیت ہے۔ (لیکن اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(بحر)
مسئلہ نمبر8: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز فلاں غائب نے مجھے دی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے (اوراپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(قاضی خان)
مسئلہ نمبر9: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے

آدمی سے چوری کی ہے۔	(اور اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(بحر)

مسئلہ نمبر 7: قال المدعیٰ علیہ ھذاالشئی اودعنیہ اوآجرنیہ اواعارنیہ فلان الغائب اورھنہ اوغصبتہ منہ وبرھن علیہ،دفعت خصومۃ المدعی لانہ اثبت ببینۃ ان یدہ لیست بید خصومۃ... ولم یذکرالمؤلف صورۃ دعوی المدعی واراد بھا ان المدعی ادعیٰ ملکا مطلقا فی العین ولم یدع علی ذی الید فعلا... فکذاالحکم لوقال وکلنی صاحبہ بحفظہ ، وکذاالحکم لوقال اسکننی فیھافلان الغائب،وکذاالحکم لوقال سرقتہ منہ اواخذتہ منہ اوضل منہ فوجدتہ۔

مسئلہ نمبر 8: ولواقام المدعیٰ علیہ البینۃ ان فلاناالغائب دفعہ الیہ ، فشھدشھودہ وقالوا: نشھدان فلاناالغائب دفعہ الیہ ولاندری انہ ملک فلان الغائب،جازت شھادتھم وتندفع الخصومۃ۔رجل ادعیٰ دارافی یدرجل انھا لہ اشتراھا من فلان غیر ذی الید فشھدالشھود لہ بالملک المطلق لم تقبل شھادتھم۔

مسئلہ نمبر 9: قال المدعیٰ علیہ ھذاالشئی اودعنیہ اوآجرنیہ اواعارنیہ فلان الغائب اورھنہ اوغصبتہ منہ وبرھن علیہ،دفعت خصومۃ المدعی لانہ اثبت ببینۃ ان یدہ لیست بید خصومۃ... ولم یذکرالمؤلف صورۃ دعوی المدعی واراد بھا ان المدعی ادعیٰ ملکا مطلقا فی العین ولم یدع علیٰ ذی الید فعلا... فکذاالحکم لوقال: وکلنی صاحبہ بحفظہ ، وکذاالحکم لوقال اسکننی فیھافلان الغائب،وکذاالحکم لوقال سرقتہ منہ اواخذتہ منہ اوضل منہ فوجدتہ۔

7:۔البحر الرائق شرح کنزالد قائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی: 1138ھ) ص387،388ج7،کتاب الدعویٰ: باب ملا لف، فصل فی دفع الدعوی،الناشر: مکتبہ دار الکتب العلمیہ،بیروت۔لبنان۔الطبعۃالاولیٰ: 1418ھ 1997ء

8:۔فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ص273ج2 کتاب الدعویٰ والبینات،الناشر: مکتبۃ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔الطبعہ الاولیٰ2010

9:۔البحر الرائق شرح کنزالد قائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی: 1138ھ) ص 387،388ج7،کتاب الدعویٰ: باب ملا لف، فصل فی دفع الدعویٰ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر10: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب سے خریدی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے (اور اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(بحر)
مسئلہ نمبر11: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز فلاں غائب سے گم ہوئی تھی اور مجھے ملی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے (اور اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(بحر)
مسئلہ نمبر12: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز ایک غائب آدمی سے بطورِ عاریت لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ ایک دوسرے آدمی نے یہ چیز مجھ سے زبردستی لی ہے۔(نور العین)

مسئلہ نمبر10: قال المدعیٰ علیہ ھذاالشئی اودعنیہ اوآجرنیہ اواعارنیہ فلان الغائب اورھنہ اوغصبتہ منہ وبرھن علیہ،دفعت خصومۃ المدعی لانہ اثبت ببینۃ ان یدہ لیست بید

خصومۃ... ولم یذکرالمؤلف صورۃ دعوی المدعی واراد بھا ان المدعی ادعیٰ ملکا مطلقا فی العین ولم یدع علیٰ ذی الید فعلا... فکذاالحکم لوقال: وکلنی صاحبہ بحفظہ وکذاالحکم لوقال اسکننی فیھافلان الغائب،وکذاالحکم لوقال سرقتہ منہ اواخذتہ منہ اوضل منہ فوجدتہ۔

مسئلہ نمبر 11: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 12: برھن انہ ثوبی غصبہ زید منی وقال ذوالید:اودعنیہ اواعارنیہ زیدذالک تندفع الخصومۃ بلابینۃ لاتفاقھماان الیدلزید۔

بینۃ ذی الید علی العاریۃ من غائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ غصب آخر ایاھا۔

10:۔البحرالرائق شرح کنزالدقائق لمحمدبن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی: 1138ھ) ص387،388ج7،کتاب الدعویٰ: باب ما لف، فصل فی دفع الدعویٰ۔الناشر: مکتبہ دارالکتب العلمیہ،بیروت۔لبنان۔الطبعۃالاولیٰ: 1418ھ1997ء

11:۔ایضامحولہ بالا

12:۔نورالعین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ لملا نجی زادہ محمد بن احمد(1031ھ) ص38مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔ والطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص84،مسائل المخمسۃ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر13: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز ایک غائب آدمی سے بطورِعاریت لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غائب آدمی نے میرے لئے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر14: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس ایک غائب آدمی کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غائب آدمی نے میرے لئے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر15: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز ایک غائب آدمی سے زبردستی لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غائب آدمی نے میرے لیے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر16: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز ایک غائب آدمی سے(بطور) رہن(گروی) رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غائب آدمی نے میرے لیے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نورالعین)

مسئلہ نمبر 13: بینۃ ذی الیدعلیٰ العاریۃ من غائب اولیٰ من بینۃ خارج علیٰ ان ھذاالغائب اوصی لہ بذالک۔
مسئلہ نمبر 14: اوصی لہ بعین فادعاہ،فبرھن ذوالیدانہ ودیعۃ الموصی اوقال: غصبتہ منہ فلاخصومۃ ۔
مسئلہ نمبر15: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 16: بینۃ ذی الید علی الرھن من غائب اولیٰ من بینۃ خارج علیٰ ان الغائب ھذااوصی لہ بذالک ۔

13:۔نورالعین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ نجی زادہ محمد بن احمد(1031ھ) ص38 مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔
والطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص84، مسائل المخمسۃ

14:۔نورالعین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ نجی زادہ محمد بن احمد(1031ھ) ص38 مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

15:۔ایضا محولہ بالا

16:۔ایضا محولہ بالا ص85

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر17: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز ایک غائب آدمی سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غائب آدمی نے میرے لیے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر18: قابض کے گواہ اس بات پر کہ ایک غائب آدمی نے مجھے یہ باغ ایک مقررہ حصے پر دیا ہے۔(یعنی میں بطورِمالی) اس میں کام کرونگا۔(اور وہ) مجھے مقررہ حصہ دے گا۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ باغ میری ملکیت ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر19: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ زمین ایک غائب آدمی سے مقررہ حصے پر لی ہے۔(یعنی میں مقررہ حصے پر اس میں کھیتی باڑی کرونگا۔)	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ زمین میری ملکیت ہے۔(نورالعین)

مسئلہ نمبر 17: بینۃ ذی الید علی الاستیجار من غائب اولیٰ من بینۃ خارج علیٰ ان الغائب هذااوصی لہ بذالک۔

مسئلہ نمبر 18: برهن ان لہ فقال ذوالید: اودعیہ فلان اوآجرنیہ اورهنیہ اواعارنیہ اوغصبتہ منہ اواخذت هذاالارض مزارعۃ من فلان اوهٰذاالکرم معاملۃ ای مساقاۃ،لایندفع الخصومۃ مالم یبرهن۔ ولوقال ذوالید: اودعنیہ فلان الغائب اوآجرنیہ اورهنیہ اواعارنیہ اوغصبتہ منہ،وبرهن علیٰ ذالک اوبرهن ان المدعی اقرانہ لفلان،اندفع بہ الخصومۃ المدعی۔

مسئلہ نمبر19: ایضامحولہ بالا

17:۔نورالعین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ پاشا نجی زادہ محمد بن احمد (1031ھ) ص38 مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

18:۔ایضامحولہ بالا ص37

19:۔ایضامحولہ بالا ص

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر20: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام زید جو کہ غائب ہے،سے (بطور) رہن (گروی) رکھا ہے۔ مسئلہ نمبر21: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام زید جو کہ غائب ہے،سے (بطور) رہن (گروی) رکھا ہے۔ مسئلہ نمبر22: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس خاص غائب آدمی سے (بطور) رہن (گروی) رکھی ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ عمر نے مجھے آزاد کر دیا ہے۔ (تسہیل) غلام کے گواہ اس بات پر کہ میں حرالاصل ہوں یعنی میں اصل میں آزاد ہوں (غلام نہیں ہوں۔) (تسہیل) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے میرے لیے اس چیز کی وصیت کی ہے۔ (نورالعین)

مسئلہ نمبر 20: لوقال ذوالید : ھو(ای الغلام) لفلان ودیعۃ اواعارۃ اواجارۃ اورھنا واثبتہ اواقرالمدعیٰ بہ دفعت خصومتہ اذلاانابۃ فیھا یبقھا۔ ولوادعی القن علیٰ ذی الید انہ ملک فلان الغآئب وانہ حررہ فبرھن لم یقبل۔ ولوبرھنا ای ذوالیدعلی الملک والایداع، وبرھن العبد علیٰ حریۃ الاصل لایقضی بالعتق۔ ولوقال ذوالید: ھو لقنک ودیعۃ اوغصبا اونحوھما وصدقہ مولاہ فلم یؤمر بدفع الیٰ مولاہ لعدم الخصم۔

مسئلہ نمبر 21: ایضامحولہ بالا

مسئلہ نمبر 22: بینۃ ذی الید علیٰ رھن العین من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انھا وصیۃ لہ من فلان۔

20:۔کتاب التسھیل شرح لطائف الاشارات فی بیان المسائل الخلافیات فی الفقہ الحنفی لمحمود ابن قاضی سماونہ، صاحب کتاب جامع الفصولین(المتوفی: 823ھ) ص44،43،242۔ج2، کتاب الدعویٰ: فصل، فیمایکون خصمااولا۔الناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت۔لبنان۔الطبعۃالاولی،1436ھ،2015ء

21:۔ایضامحولہ بالا

22:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص86، مسائل المحمنۃ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 23: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب آدمی سے (بطورِ رہن (گروی) رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے میرے لیے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نور العین)
مسئلہ نمبر 24: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں غائب آدمی کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔(نور العین)
مسئلہ نمبر 25: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں غائب آدمی کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے قیمۃً (یعنی قیمت دے کر) خریدی ہے اور اس پر قبضہ بھی کیا ہے۔(نور العین)

مسئلہ نمبر 23: بینۃ ذی الید علیٰ رھن العین من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان العین وصیۃ لہ من فلان۔

مسئلہ نمبر 24: ادعیٰ انہ شراہ من ذی الید ونقد ثمنہ فبرھن ذوالیدانہ ودیعۃ فلان یقبل بینۃ ذی الید۔

بینۃ ذی الیدعلیٰ ان العین ودیعۃ الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علی انہ اشتراھا من ذی الید وقبضھا۔

مسئلہ نمبر25: ادعیٰ انہ شراہ من ذی الید ونقد ثمنہ فبرھن ذوالیدانہ ودیعۃ فلان یقبل بینۃ ذی الید۔

بینۃ ذی الیدعلیٰ ان العین ودیعۃ الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انہ اشتراھا من ذی الید وقبضھا۔

23:۔الطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص86،مسائل المخمسہ

24:۔نورالعین ص41والطریقۃالواضحۃالی البینۃالراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص86،مسائل المخمسۃ

25:۔نورالعین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ لنشانجی زادہ، محمد بن احمد(1031ھ) ص41مسائل الدفع وعدمہ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر26: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب آدمی سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے میرے لئے اس چیز کی وصیت کی تھی۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر27: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب آدمی سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے خرید کر اس پر قبضہ کیا ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر28: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام فلاں غائب آدمی سے اجارہ پر لیا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے مجھے آزاد کر دیا ہے۔(تسہیل)
مسئلہ نمبر29: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام	غلام کے گواہ اس بات پر کہ میں حرالاصل ہوں یعنی اصل میں

فلاں غائب آدمی سے اجارہ پر لیا ہے۔	آزاد ہوں (غلام نہیں ہوں۔) (تسہیل)

مسئلہ نمبر 26: بینۃ ذی الید علیٰ ان العین اجارۃ من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان العین وصیۃ لہ من فلان غیرہ۔
مسئلہ نمبر 27: بینۃ ذی الید علیٰ ان العین اجارۃ من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انہ اشتراھا من ذی الید وقبضھا۔
مسئلہ نمبر 28: لوقال ذوالید : ھو(ای الغلام) لفلان ودیعۃ اواعارۃ اواجارۃ اورھنا واثبتہ اواقرالمدعی بہ دفعت خصومتہ اذلاانابۃ فیھا یبقھا۔ ولوادعیٰ القن علیٰ ذی الید انہ ملک فلان الغآئب وانہ حررہ فبرھن لم یقبل۔ ولوبرھنا ای ذوالیدعلی الملک والایداع، وبرھن العبد علیٰ حریۃ الاصل لایقضی بالعتق۔ ولوقال ذوالید: ھو لقنک ودیعۃ اوغصبا اونحوھما وصدقہ مولاہ فلم یؤمر بدفع الیٰ مولاہ لعدم الخصم۔
مسئلہ نمبر 29: ایضامحولہ بالا

26:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص86،مسائل المحمنۃ

27:۔ایضا محولہ بالا

28:۔کتاب التسہیل شرح لطائف الاشارات فی بیان المسائل الخلافیات فی الفقہ الحنفی لمحمود ابن قاضی سماونہ، صاحب کتاب جامع الفصولین (التوفی: 823ھ) ص44،43،242۔ج2،کتاب الدعویٰ: فصل، فیمایکون خصما اولا۔الناشر: دارالکتب العلمیہ،بیروت۔لبنان۔الطبعۃ الاولی،1436ھ،2015ء

29:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر30: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام فلاں غائب سے بطورِ عاریت یعنی بطورِ سوال مانگا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ میں حرالاصل ہوں۔یعنی اصل میں آزاد ہوں (غلام نہیں ہوں۔) (تسہیل)
مسئلہ نمبر31: قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید غائب نے یہ غلام میرے پاس بطورِ امانت رکھا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ میں حرالاصل ہوں۔یعنی اصل میں آزاد ہوں (غلام نہیں ہوں۔) (تسہیل)
مسئلہ نمبر32: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام فلاں غائب سے بطورِ عاریت لیا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے مجھے آزاد کر دیا ہے۔(تسہیل)
مسئلہ نمبر33: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرے	غلام کے گواہ اس بات پر کہ عمر نے مجھے آزاد کرایا ہے۔

پاس زید جو کہ غائب ہے، کی امانت ہے۔	(تسہیل)

مسئلہ نمبر30: لوقال ذوالید : ھو(ای الغلام) لفلان ودیعۃ اواعارۃ اواجارۃ اورھنا واثبتہ اواقرالمدعی بہ دفعت خصومتہ اذلاانابۃ فیھا یبقھا۔ ولوادعیٰ القن علیٰ ذی الید انہ ملک فلان الغآئب وانہ حررہ فبرھن لم یقبل۔ ولوبرھنا ای ذوالیدعلی الملک والایداع، وبرھن العبد علیٰ حریۃ الاصل لایقضی بالعتق۔ ولوقال ذوالید: ھو لقنک ودیعۃ اوغصبا اونحوھما وصدقہ مولاہ فلم یؤمر بدفع الیٰ مولاہ لعدم الخصم۔
مسئلہ نمبر 31: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 32: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 33: ایضا محولہ بالا

30:۔کتاب التسھیل شرح لطائف الاشارات فی بیان المسائل الخلافیات فی الفقہ الحنفی لمحمود ابن قاضی سماونہ، صاحب کتاب جامع الفصولین(المتوفی: 823ھ)
ص44،43،242۔ج2، کتاب الدعویٰ: فصل، فیما یکون خصما اولا۔ الناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان۔ الطبعۃ الاولی، 1436ھ، 2015ء

31:۔ایضا محولہ بالا

32:۔ایضا محولہ بالا

33:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر34: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید جو کہ غائب ہے، سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید جو کہ غائب ہے، سے (بطورِ) رہن (گروی) رکھی ہے۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر35: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید جو کہ غائب ہے، سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید جو کہ غائب ہے، سے خریدی ہے۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر36: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے میرے

فلاں غائب سے بطورِ عاریت لی ہے۔ مسئلہ نمبر 37: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب سے بطورِ عاریت لی ہے۔	لئے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نورالعین) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے خرید کہ اس پر قبضہ کیا ہے۔(نورالعین)

مسئلہ نمبر 34: بینۃ ذی الید علیٰ ان العین اجارۃ من غیر الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان العین رھن من زید الغائب۔

مسئلہ نمبر 35: بینۃ ذی الید علیٰ ان العین اجارۃ من زید الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان العین اشتراھا من زید الغائب۔

مسئلہ نمبر36: اوصی لہ بعین فادعاہ،فبرھن ذوالیدانہ ودیعۃ الموصی اوقال: غصبتہ منہ فلاخصومۃ۔

مسئلہ نمبر37: بینۃذی الید علیٰ ان العین عاریۃ من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج انہ اشتراھا من ذی الیدوقبضھا۔

34:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص87 مسائل المحنۃ

35:۔ایضا محولہ بالا

36:۔نورالعین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ ملا نجی زادہ محمد بن احمد(1031ھ) ص38 مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ۔

37:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص86، مسائل المحنۃ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر38: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب آدمی سے زبردستی لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ ایک دوسرے فلاں آدمی نے میرے لیے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر39: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب آدمی سے زبردستی لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس قابض نے مجھے یہ چیز فروخت کی ہے اور میں نے (اس پر) قبضہ کیا ہے۔(نورالعین)
مسئلہ نمبر40: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام فلاں غائب آدمی سے زبردستی لیا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ ایک دوسرے فلاں آدمی نے مجھے آزاد کیا ہے۔ (تسہیل)

مسئلہ نمبر 41: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ غلام فلاں غائب آدمی سے زبردستی لیا ہے۔	غلام کے گواہ اس بات پر کہ ایک دوسرے فلاں آدمی نے مجھے آزاد کیا ہے۔ (تسہیل)

مسئلہ نمبر 38: بینۃ ذی الید علیٰ انہ غصب العین من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ انہاوصیۃ لہ من فلان غیرہ۔
مسئلہ نمبر39: بینۃ ذی الیدعلیٰ انہ غصب العین من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان ذاالید باعہ ایاھا وقبضھا۔
مسئلہ نمبر 40: لوقال ذوالید : ھو(ای الغلام) لفلان ودیعۃ اواعارۃ اواجارۃ اورھنا واثبتہ اواقرالمدعی بہ دفعت خصومتہ اذلانابۃ فیھا یبقھا۔ ولوادعیٰ القن علیٰ ذی الید انہ ملک فلان الغآئب وانہ حررہ فبرھن لم یقبل۔ ولوبرھنا ای ذوالیدعلی الملک والایداع، وبرھن العبد علیٰ حریۃ الاصل لایقضی بالعتق۔ ولوقال ذوالید: ھو لقنک ودیعۃ اوغصبا اونحوھما وصدقہ مولاہ فلم یؤمر بدفع الیٰ مولاہ لعدم الخصم۔
مسئلہ نمبر 41: ایضا محولہ بالا

38:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص86،مسائل المحمنۃ

39:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام۔ص86،مسائل المحمنۃ

40:۔کتاب التسہیل شرح لطائف الاشارات فی بیان المسائل الخلافیات فی الفقہ الحنفی لمحمود ابن قاضی سماونہ،صاحب کتاب جامع الفصولین(المتوفی: 823ھ) ص44،43،242۔ج2،کتاب الدعویٰ: فصل،فیمایکون خصما اولا۔الناشر : دار الکتب العلمیۃ،بیروت۔لبنان۔الطبعۃ الاولی،1436ھ،2015ء

41:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر42: قابض کے گواہ اس بات پر کہ دعویٰ کی یہ چیز آدھی میری ہے اور آدھی میرے پاس فلاں غائب کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ دعویٰ کی یہ چیز پوری میری ملکیت ہے۔(بحر)
مسئلہ نمبر43: قابض کے گواہ اس بات پر کہ دعویٰ کی یہ چیز آدھی میں نے خریدی ہے اور آدھی میرے پاس فلاں غائب کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ دعویٰ کی یہ چیز آدھی میری ملکیت ہے۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 44: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور آدھا میں نے خریدا ہے اور آدھا میرے پاس فلاں غائب کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ جانور آدھا میری ملکیت ہے۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 42: ولوقال ای المدعیٰ علیہ النصف لی والنصف ودیعۃ عندی لفلان واقام بینۃ علیٰ ذالک اندفعت فی الکل لتعذرالتمییز۔

مسئلہ نمبر 43: رجل اودع رجلا نصف عبداونصف دارغیر مقسوم،ثم باع منہ النصف الآخر وسلمہ الیہ،فجاء رجل وادعیٰ نصف ذالک واقام البینۃ، واقام صاحب الید البینۃ علی الشراء والودیعۃ،لم یکن بینہما خصومۃ حتیٰ یحضر البائع،لان المدعی لواستحق النصف یظھربالاستحقاق ان البائع کان شریکا للمدعی،فانصرف بیعہ الی النصف الذی کان لہ، والمشتری لیس بخصم فی النصف الآخرلانہ ودیعۃ فی یدہ۔

مسئلہ نمبر 44: بینۃ ذی الید علیٰ شراء نصف الدابۃ وباقیھا ودیعۃ للغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ ان نصف الدابۃ لہ۔

42:۔البحرالرائق شرح کنزالدقائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی: 1138ھ) ص389ج7،کتاب الدعویٰ: باب ملاحظة لف، فصل فی دفع الدعویٰ۔الناشر: مکتبہ دارالکتب العلمیہ، بیروت۔لبنان۔الطبعۃ الاولیٰ: 1418ھ 1997ء

43:۔فتاوی قاضی خان لامام فخرالدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص273ج2 کتاب الدعویٰ والبینات، فصل: فی دعوی الدور والاراضی۔الناشر: مکتبۃ دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔الطبعہ الاولیٰ 2010

44:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص89، مسائل المحمسہ

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 45: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ آدھا گھر میں نے خریدا ہے اور باقی میرے پاس فلاں غائب کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ آدھا گھر میرا ہے۔(قاضی خان)
مسئلہ نمبر 46: قابض کے گواہ(ا)اس بات پر کہ میں نے یہ گھر فلاں غائب کو فروخت کیا ہے۔اور پھر اس نے میرے پاس امانت رکھا ہے۔	مدعی غیر قابض اس بات پر گواہ پیش کرے کہ میں نے یہ گھر اس قابض سے خریدا ہے۔پھر اس قابض نے یہ گھر فلاں غائب کو بیچا تھا اور اس نے میرے پاس بطورِ امانت رکھا ہے۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 45: رجل اودع رجلا نصف عبداونصف دارغير مقسوم،ثم باع منہ النصف الآخر وسلمہ اليہ،فجاء رجل وادعیٰ نصف ذالک واقام البينۃ، واقام صاحب اليد البينۃ على الشراء والوديعۃ،لم يكن بينهما خصومۃ حتیٰ يحضر البائع،لان المدعی لواستحق النصف يظهربالاستحقاق ان البائع كان شريكا للمدعی،فانصرف بيعہ الى النصف الذی كان لہ، والمشتری ليس بخصم فی النصف الآخرلانہ وديعۃ فی يده۔

مسئلہ نمبر 46: رجل فی يديہ دارادعیٰ رجل انها لہ،اشتراها من ذی اليدمنذ سنۃ،وقال صاحب اليد: هی لفلان الغائب، بعتها منہ منذ شهروسلمتها اليہ ثم اودعنيها،ان صدقہ المدعی فيماادعیٰ من البيع والايداع، اوعلم القاضی بذالک فلاخصومۃ بينهما، وان كذبہ فی البيع والايداع ولم يعلم القاضی بذالک فهو خصم للمدعی۔ وان اقام البينۃ علیٰ ماادعیٰ من البيع والايداع لاتقبل بينتہ، فان قضی القاضی للمدعی ثم حضرالغائب واقام البينۃ علیٰ ماادعیٰ صاحب اليد،لاتقبل بينتہ، لان القاضی حين قضی للمدعی بشراء منہ منذ سنۃ بطل كل بيع كان بعده فلاتقبل بينتہ الاان يّقيم البينۃ علیٰ شراء اكثرمن سنۃ۔ وان حضرالغائب بعدمااقام المدعی البينۃ ولم يقض القاضی للمدعی فاقام الذی حضرالبينۃ علیٰ ماقال صاحب اليد،تقبل بينتہ،لان هذه البينۃ قامت لابطال بينۃ المدعی۔

45:۔ فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص273ج2 کتاب الدعویٰ والبینات، فصل: فی دعوی الدور والاراضی۔ الناشر: مکتبۃ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔ الطبعہ الاولیٰ 2010

46:۔ ایضا محولہ بالا ص277،278

حاشیہ:۔ ا۔ اس صورت میں مدعی غیر قابض نے قابض کی خبر کی تصدیق کرلی اور اگر مدعی غیر قابض نے تصدیق نہیں کی۔ لیکن قاضی کو معلوم ہو کہ قابض نے یہ گھر فلاں جو کہ غائب ہے، کو فروخت کیا ہے۔ تو بھی یہی حکم ہے۔ یعنی مدعی کا دعویٰ مسترد ہو جائے گا۔ اور قابض کو اس جھگڑے سے چھٹکارہ حاصل ہو جائیگا اور اگر بات ایسی ہو کہ نہ تو مدعی غیر قابض کی تصدیق کرتا ہو اور نہ قاضی کو معلوم ہو۔ تو پھر قابض کو جھگڑے سے چھٹکارہ حاصل نہیں ہو گا۔ بلکہ مدعی کے گواہ معتبر (اولیٰ) ہونگے۔ جیسا کہ ہندیہ میں اس کا ذکر ہے۔ ۱۲ مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 47: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس بکر جو کہ غائب ہے، کی امانت ہے۔	زید (جو کہ مدعی غیر قابض ہے) کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر 48: بکر کے گواہ (وہ بکر جس نے پچھلے مسئلے میں قابض کے لئے اقرار کیا تھا۔) جب بکر حاضر ہوا اور اپنی چیز اس نے لے لی تو مدعی زید نے اس پر دعویٰ کیا۔ اب بکر اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ چیز میرے پاس خالد کی امانت ہے۔	زید (جو کہ مدعی غیر قابض ہے) کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ (قاضی خان)
مسئلہ نمبر 49: غلام کے گواہ اس بات پر کہ میں فلاں غائب کا	مدعی کے گواہ اس بات پر کہ یہ میرا غلام ہے اور اس نے مجھ سے

بغاوت اختیار کی ہے۔(قاضی خان)	غلام ہوں۔

مسئلہ نمبر 47: رجل ادعیٰ دارا فی ید رجل انھا لہ، فاقام المدعیٰ علیہ البینۃ انھا ودیعۃ عندہ لفلان،اندفعت عنہ دعوی المدعی،فان حضرفلان وسلم المدعیٰ علیہ الدار،فاعادالمدعی الاول دعواہ علی المقرلہ فاجاب انھا ودیعۃ عندہ لفلان آخر،تقبل بینتہ ،وتندفع عنہ خصومۃ المدعی۔

مسئلہ نمبر 48: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 49: رجل ادعیٰ علیٰ شخص انہ مملوکہ وانہ قدتمرد وخرج من یدہ،فقال المدعیٰ علیہ: انا مملوک فلان الغائب،قالوا: ان جاء العبد ببینۃ علیٰ ماذکر،تندفع عنہ خصومۃ المدعی۔

47:۔فتاوی قاضی خان لامام فخر الدین ابی المحاسن حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی ص316،ج2کتاب الدعویٰ والبینات، فصل: فی دعوی الدور والاراضی۔الناشر: مکتبۃ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔الطبعہ الاولیٰ2010

48:۔ایضا محولہ بالا

49:۔ایضا ص273

(غیر اولیٰ)	(اولیٰ)
مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔ لیکن اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔(بحر) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے لیکن اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔(بحر)	مسئلہ نمبر50: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں غائب جو ایک بڑے گاؤں یا شہر میں ہے، کی امانت ہے۔ مسئلہ نمبر51: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب جو کہ قریب جگہ میں ہے، سے بطورِ عاریت لی ہے۔

مسئلہ نمبر50: قال المدعیٰ علیہ ھذاالشئی اودعنیہ اوآجرنیہ اواعارنیہ فلان الغائب اورھنہ اوغصبتہ منہ وبرھن علیہ،دفعت خصومۃ المدعی لانہ اثبت ببینۃ ان یدہ لیست بید خصومۃ۔۔ ولم یذکرالمؤلف صورۃ دعوی المدعی واراد بھا ان المدعی ادعیٰ ملکا مطلقا فی العین ولم یدع علیٰ ذی الید فعلا۔۔ فکذاالحکم لوقال وکلنی صاحبہ بحفظہ ، وکذاالحکم لوقال اسکننی فیھافلان الغائب،وکذاالحکم لوقال سرقتہ منہ اواخذتہ منہ اوضل منہ فوجدتہ۔

مسئلہ نمبر 51: قال المدعیٰ علیہ ھذاالشئی اودعنیہ اوآجرنیہ اواعارنیہ فلان الغائب اورھنہ اوغصبتہ منہ وبرھن علیہ،دفعت خصومۃ المدعی لانہ اثبت ببینۃ ان یدہ لیست بید خصومۃ۔۔ ولم یذکرالمؤلف صورۃ دعوی المدعی واراد بھا ان المدعی ادعیٰ ملکا مطلقا فی العین ولم یدع علیٰ ذی الید فعلا۔۔ فکذاالحکم لوقال وکلنی صاحبہ بحفظہ ، وکذاالحکم لوقال اسکننی فیھافلان الغائب،وکذاالحکم لوقال سرقتہ منہ اواخذتہ منہ اوضل منہ فوجدتہ۔

50:۔البحرالرائق شرح کنزالد قائق لمحمدبن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی(المتوفی: 1138ھ) ص387،388ج7،کتاب الدعویٰ: باب الحالۃ لف، فصل فی دفع الدعویٰ

51:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر52: قابض کے گواہ(ا)اس بات پر کہ فلاں زمین زید غائب نے مجھے اجارہ پر دی ہے۔ مسئلہ نمبر53: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید جو کہ غائب ہے،سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ وہ زمین میرے لیے وقف ہے۔(بحر) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید جو کہ غائب ہے،سے اجارہ پر لی ہے۔اس حال میں کہ قابض نے اس سے اجارہ پر نہیں لی تھی۔(قاضی خان)

مسئلہ نمبر 52: اذاادعیٰ ان الدار وقف علیہ فرفعہ ذوالید بماذکر(ای قال: آجرنیہ فلان الغائب) ومقتضی قولھم ان دعوی الوقف من قبیل دعوی الملک المطلق ان تندفع اذابرھن.

مسئلہ نمبر53: بینۃ ذی الید علیٰ الاعارۃ من زید الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علیٰ الاستیجار من زید المذکور۔

52:۔البحر الرائق شرح کنز الدقائق لمحمد بن حسین بن علی الطوری القادری الحنفی (المتوفی: 1138ھ) ص390،391ج7،کتاب الدعویٰ: باب ثلاثۃ لف، فصل فی دفع الدعویٰ،الناشر: مکتبہ دار الکتب العلمیہ،بیروت۔لبنان،الطبعۃ الاولیٰ: 1418ھ 1997ء

53:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص90،مسائل المخمسۃ

حاشیہ:۔ ا؎ وقف کا دعویٰ ملک مطلق کے دعویٰ کی طرح ہے۔لہٰذا یہ مخمسہ کے مسائل میں داخل ہے۔۱۲مترجم

ا؎ اس حکم کی بناء صحیح قول پر ہے۔جیسا کہ قاضی خان کے کتاب الدعویٰ میں امام سرخسی سے نقل کیا گیا ہے اور اس میں رد ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ مخمسہ" (جسکا ذکر تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں پہلے ہو چکا ہے۔) کا اطلاق نہیں ہوتا مگر ملک مطلق میں۔(یعنی اگر مدعی غیر قابض دعوی کر رہا تھا کہ یہ چیز میری ملکیت ہے۔اور اس کے جواب میں قابض نے کہا کہ میں نے یہ زید غائب سے اجارہ پہ لی ہے یا بطور رہن رکھی ہے وغیرہ۔تو اس کے ذریعے جھگڑے سے چھٹکارہ حاصل کر سکتا ہے۔اور اگر مدعی غیر قابض نے ملک مطلق کا دعویٰ نہیں کیا ہو بلکہ یہ دعویٰ کیا مثلاً کہ میں نے یہ زید غائب سے اجارہ پہ لی ہے۔تو پھر قابض اپنے اس جواب کے ذریعے جھگڑے سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکتا۔یہ بات غلط ہے اس صورت میں بھی جھگرے سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکتا۔)اور شیخ الاسلام نے اجارہ،امانت اور عاریت میں فرق واضح کیا ہے۔اجارہ میں مدعی غیر قابض کے گواہوں کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔(یعنی غیر قابض دعویٰ کرتا تھا کہ یہ میں نے زید غائب سے اجارہ پہ لی ہے اور قابض بھی دعویٰ کرتا تھا کہ میں نے یہ اسی زید سے اجارہ پہ لی ہے،تو مدعی غیر قابض کے گواہ اولیٰ (معتبر) ہیں۔اور اگر قابض یہ دعویٰ کرتا تھا کہ یہ زید نے مجھے بطورِ امانت دی ہے،تو پھر قابض کے گواہ اولیٰ (معتبر) ہیں۔(دیکھیں اس کا فصل نمبر ۲ باب نمبر ۲۵)۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر54: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میرے پاس فلاں غائب آدمی کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے خریدی ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر55: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب سے اجارہ پر لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ میری ملکیت ہے۔(اور اپنی ملکیت کا سبب ذکر نہ کرے۔)(نور العین)
مسئلہ نمبر56: قابض کے گواہ (ا) رہن پر فلاں تاریخ کو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ نکاح پر اسی تاریخ کو۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر 54: بینۃ ذی الید علی الودیعۃ من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علی البیع من القابض۔

مسئلہ نمبر55: بینۃ ذی الید علی الاستیجار من الغائب اولیٰ من بینۃ الخارج علی الملک المطلق۔

مسئلہ نمبر 56: بینۃ مدعی نکاح الامۃ اولیٰ من بینۃ مدعی الھبۃ اوالصدقۃ اوالرھن مالم یسبق تاریخ الآخراویکن احدھمازائداوالآخر خارجا۔

54:۔الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام ص90، مسائل المحمنۃ

55:۔ایضا محولہ بالا

56:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی ص598، ج1، کتاب الشہادۃ، باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

حاشیہ:۔ ۱یعنی قابض گواہ پیش کرے کہ یہ غلام زید نے میرے پاس فلاں تاریخ کو بطور رہن رکھا ہے۔اور زید کی بیوی اس بات پر گواہ پیش کرے کہ یہ زید نے مجھے مہر میں دیا ہے۔دیکھیں امام غانم کی ملجا القضاۃ۔یعنی پہلی کتاب کے ہبہ کے مسائل۔۱۲مترجم

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر57: قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں آدمی نے یہ چیز میرے پاس بطورِ امانت رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس قابض سے قیمتاً (یعنی قیمت دے کر) خریدی ہے۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر58: قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید نے یہ چیز میرے پاس امانت رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید نے مجھ سے یہ چیز زبردستی لی ہے۔(نور العین)
مسئلہ نمبر59: قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید نے یہ چیز میرے پاس امانت رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ زید نے میرے لیے اس چیز کی وصیت کی ہے۔(نور العین)
مسئلہ نمبر60: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ اسی تاریخ کو

فلاں تاریخ کو زید سے (بطورِ) رہن (گروی) رکھی ہے۔	زید سے خریدی ہے۔(تنقیح)

مسئلہ نمبر 57: بینۃ ذی الید ان فلانا اودعنیھا اولیٰ من بینۃ الآخر انی اشتریتھا منک۔

مسئلہ نمبر58: برھن انہ ثوبی غصبہ زید منی وقال ذوالید:اودعنیہ اواعارنیہ زیدذالک تندفع الخصومۃ بلابینۃ لاتفاقھماان الیدلزید۔

مسئلہ نمبر 59: اوصی لہ بعین فادعاہ،فبرھن ذوالیدانہ ودیعۃ الموصی اوقال: غصبتہ منہ فلاخصومۃ ۔

مسئلہ نمبر 60: بینۃ الشراء من زید اولیٰ من بینۃ الرھن منہ الااذاارّخ الآخر فقط اوکان تاریخہ اسبق، وبینۃ ذی الید لوکانت العین فی ید احدھما اولیٰ فی ذالک الا اذااسبق تاریخ الخارج۔

57:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشیر بابن عابدین شامی ص598،ج1،کتاب الشہادۃ،باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

58:۔نور العین فی اصلاح جامع الفصولین، مخطوطہ نشانجی زادہ محمد بن احمد(1031ھ) ص38 مسائل الدفع وعدمہ۔الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

59:۔ایضا محولہ بالا

60:۔تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشیر بابن عابدین شامی۔ص 596،ج1،کتاب الشہادۃ،باب درر آخر الشہادات۔الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر61: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید سے (بطورِ) رہن (گروی) رکھی ہے۔اور اس چیز کو (بطور) رہن رکھنے کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اس زید سے خریدی ہے۔(اور بیع کی تاریخ کا ذکر نہ کرے۔)(تنقیح)
مسئلہ نمبر62: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو زید سے (بطورِ) رہن رکھی ہے اور یہ تاریخ (مدعی کے ذکر کردہ تاریخ سے) پہلے ہو۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید سے فلاں تاریخ کو خریدی ہے اور یہ تاریخ (قابض کی رہن کی تاریخ) کے بعد ہو۔(تنقیح)
مسئلہ نمبر63: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اسی زید

فلاں تاریخ کو زید سے (بطورِ) رہن رکھی ہے۔ مسئلہ نمبر 64: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید سے (بطورِ) رہن رکھی ہے۔ لیکن تاریخ کاذ کر نہ کرے۔	سے خریدی ہے۔ لیکن یہ بیع کی تاریخ کاذ کر نہ کرے۔ (تنقیح) مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز اسی زید سے خریدی ہے۔ اور یہ بھی (بیع) کی تاریخ کاذ کر نہ کرے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر 61: بینۃ الشراء من زید اولیٰ من بینۃ الرھن منہ الااذارّخ الآخر فقط اوکان تاریخہ اسبق، وبینۃ ذی الید لوکانت العین فی ید احدھما اولیٰ فی ذالک الا اذااسبق تاریخ الخارج۔
مسئلہ نمبر 62: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 63: ایضا محولہ بالا
مسئلہ نمبر 64: رجلان ادعیا عینا فی یدآخر فادعیٰ احدھما الشراء من زید،وادعی الآخر انہ ارتھنہ من زید وقبضہ ، واقاما البینۃ ولم یؤرخا،اوارخا علی السواء،فالشراء اولیٰ۔ فان ارّخ احدھما دون الآخر،فالمؤرخ اولیٰ ایھما کان۔ وان ارّخا وتاریخ احدھما اسبق فھو اولیٰ ،وان کانت العین فی ید احدھمافھواولیٰ ،الاان یؤرخاوتاریخ الخارج اسبق،فحینئذ یقضی للخارج۔

61:۔ تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ لسید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی۔ ص596، ج1، کتاب الشھادۃ، باب درر آخر الشھادات۔ الناشر: قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

62:۔ ایضا محولہ بالا

63:۔ ایضا محولہ بالا

64:۔ الفتاوی الھندیۃ ص92، ج4، کتاب الدعویٰ، الباب التاسع فی دعوی الرجلین

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 65: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو زید سے بطورِ رہن رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ زید سے اسی تاریخ کو خریدی ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 66: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو زید سے بطورِ رہن رکھی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز زید سے قیمتاً (یعنی قیمت دے کر) خریدی ہے۔ اور بیع کی تاریخ کاذ کر نہ کرے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر 67: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو زید سے بطورِ رہن رکھی ہے۔ اور ایسی تاریخ کاذ کر	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں تاریخ کو زید سے خریدی ہے۔ اور بیع کی ایسی تاریخ کاذ کر کرے

کرے جو (مدعی کی تاریخ سے) پہلے ہو۔	جو (قابض کی تاریخ) کے بعد ہو۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 65: رجلان ادعیا عینا فی یدآخر فادعیٰ احدھما الشراء من زید،وادعی الآخر انہ ارتھنہ من زید وقبضہ ، واقاما البینۃ ولم یؤرخا،اوارخا علی السواء،فالشراء اولیٰ۔ فان ارّخ احدھما دون الآخر،فالمؤرخ اولیٰ ایھما کان۔ وان ارّخا وتاریخ احدھما اسبق فھو اولیٰ وان کانت العین فی ید احدھمافھواولیٰ ،الاان یؤرخاوتاریخ الخارج اسبق،فحینئذ یقضی للخارج۔

مسئلہ نمبر 66: ایضا محولہ بالا

مسئلہ نمبر 67: ایضا محولہ بالا

65:۔الفتاوی الھندیۃ ص92،ج4،کتاب الدعویٰ،الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔

66:۔ایضا محولہ بالا

67:۔ایضا محولہ بالا

(اولی)	(غیر اولی)
مسئلہ نمبر68: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب سے بطورِ امانت رکھی ہے۔اس حال میں کہ قابض نے پہلے اقرار کیا تھا کہ یہ چیز مدعی کی تھی۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور اس قابض نے بھی میرے لیے اس چیز کا اقرار کیا ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر69: قابض کے گواہ اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب سے بطورِ امانت رکھی ہے۔اس حال میں کہ قابض نے یہ اقرار نہیں کیا تھا کہ یہ چیز مدعی کی تھی۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ چیز میری ملکیت ہے اور اس قابض نے بھی میرے لیے اس چیز کا اقرار کیا ہے۔ (ہندیہ)
مسئلہ نمبر70: قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس مدعی نے یہ	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میری ملکیت

غلام فلاں غائب پر فروخت کیا تھا۔	ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 71: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر فلاں غائب آدمی کا ہے۔اس نے اس مدعی سے خریدا ہے اور مجھے اس کا وکیل بنایا ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ گھر میری ملکیت ہے۔(ہندیہ)

مسئلہ نمبر 68: رجل ادعیٰ دارا فی یدی رجل، واقر ذوالید انہا کانت للمدعی، ثم قال بعد ذالک: انہا لفلان اودعنیہا،ان اقام البینۃ علی الایداع اندفعت عنہ الخصومۃ(ای خصومۃ المدعی۔)
مسئلہ نمبر 69: ادعیٰ علی آخر دارافقال ذوالید: انہا ودیعۃ من فلان فی یدی،واقام علی ذالک بینۃ،اندفعت عنہ الخصومۃ۔
مسئلہ نمبر 70: رجل ادعیٰ عبدافی یدرجل واقام البینۃ، واقام المدعیٰ علیہ البینۃ،ان المدعی باعہ من فلان الغائب،بطلت دعواہ(ای دعوی المدعی۔)
مسئلہ نمبر 71: لوان رجلا ادعیٰ دارافی یدرجل انہا لہ واقام البینۃ، فاقام الذی فی یدیہ الداران ھٰذہ الدارلفلان الغائب اشتراھا من المدعی ووکلنی فیہا، تقبل بینۃ ذی الید۔

68:۔الفتاوی الھندیۃ ص50،ج4،کتاب الدعویٰ،الباب التاسع فی دعوی الرجلین۔69:۔ایضا محولہ بالا

70:۔ایضا محولہ بالا ص51

71:۔ایضا محولہ بالا

(اولیٰ)	(غیر اولیٰ)
مسئلہ نمبر 72: قابض کے گواہ(۱)اس بات پر کہ میں نے یہ چیز فلاں غائب سے زبردستی لی ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس قابض نے یہ چیز مجھے فروخت کی ہے۔لیکن مجھے حوالہ نہیں کی ہے اور روپے بھی نہیں لی ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 73: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ کپڑا میرے پاس فلاں کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ فلاں غائب نے مجھ سے یہ کپڑا ازبردستی لیا ہے۔(ہندیہ)
مسئلہ نمبر 74: قابض کے گواہ اس بات پر کہ یہ غلام میرے پاس فلاں غائب آدمی کی امانت ہے۔	مدعی غیر قابض کے گواہ اس بات پر کہ اس غلام نے غلطی سے میرے ایک قریبی نسبی کو قتل کیا ہے۔لٰہذا یہ مجھے دیا جائے۔

(ہندیہ)	

مسئلہ نمبر 72: وان ادعیٰ علیٰ ذی الید فعلا لم تنتہ احکامہ،بان ادعی الشراء منہ بالف ولم یذکر انہ نقدالثمن ولاقبض منہ،فاقام الذی فی یدیہ البینۃ انہ لفلان الغائب اودعنیہ اوغصبتہ منہ، لاتندفع عنہ الخصومۃ(ای لاتندفع المدعی من الخصومۃ۔)

مسئلہ نمبر 73: رجل ادعیٰ ثوبافی یدی رجل انہ ثوبہ،غصبہ منہ فلان الغائب واقام علیٰ ذالک بینۃ،وقال صاحب الید: فلان ذالک اودعنیہ ،فلاخصومۃ بینہما،ان لم یقم صاحب الید بینۃ علی الایداع۔

مسئلہ نمبر 74: عبدفی یدرجل ادعیٰ رجل انہ قتل ولیا لہ خطا،واقام ذوالید البینۃ ان العبد لفلان اودعہ، اندفعت عنہ الخصومۃ۔

72:۔الفتاوی الھندیۃ ص52ج4،کتاب الدعویٰ،الباب السادس فیماتدفع بہ دعوی المدعی ومالاتدفع بہ۔

73:۔ایضا محولہ بالا

74:۔ایضا محولہ بالا

حاشیہ:۔ ۱؎اس مسئلے میں باوجوداس کے کہ مدعی غیر قابض نے قابض پرایک کام(یعنی بیع) کادعویٰ کیاہے۔لیکن پھر بھی قابض کے گواہ معتبر(اولی)ہیں۔اس لئے کہ مدعی غیر قابض نے ایسے معاملے کادعویٰ کیاہے، جس کاحکم مکمل نہیں ہواہے۔(یعنی نہ تواس نے روپے دیئےہا ورنہ ہی اس چیزپر قبضہ کیا ہے۔لیکن اس میں غوروفکر کی ضرورت ہے۔(فتفکّر) ۱۲مترجم

خاتمہ

خلاصۃ البحث

نتائج البحث

تجاویز اور سفارشات

فہرست اعلام

فہرست اماکن وبلاد

خلاصۃ البحث

خلاصہ تحقیق:

فتاوی ودودیہ کی دوسری جلد تین مختلف عربی کتابوں کا ترجمہ ہے۔ مقالہ ہذا اس میں موجود پہلی کتاب "ملجأالقضاۃ" کے نسب کے مسائل سے لے کر خاتمہ تک اور دوسری کتاب" **الطریقۃ الواضحہ الی البینۃ الراجحہ** " کے" مقدمہ سے لے کر دعویٰ کے مسائل تک "کا ترجمہ اور تحقیق و تخریج ہے۔ مؤلف نے تمام مسائل کو بغیر باب اور فصل کے الگ الگ عنوانات کے ساتھ ذکر کئے ہیں۔ جب کہ مقالہ ہذا میں ان تمام مسائل کو

چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ تمام مسائل دعوی کے ساتھ متعلق ہیں۔ان ابواب میں ایسے مسائل بیان کئے گئے ہیں جن میں دو شخص کسی چیز کا دعوی کرتے ہیں اور دونوں اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کرتے ہیں۔ جس میں ایک کے گواہ راجح ہوتے ہیں اور دوسرے کے مرجوح، تو جس کے گواہ راجح ہوتے ہیں اس کے لئے فیصلہ کیا جاتا ہے۔

باب اول:۔ نسب، گواہی، ماذون، غیر ماذون، چوری، اور وکالت وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں کل چھ (6) فصلیں ہیں۔ان چھ (6) فصلوں میں کل (69) مسائل ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فصل اول: نسب کے مسائل، فصل دوم: گواہی کے مسائل، فصل سوم: ماذون و غیر ماذون کے مسائل، فصل چہارم: سرقہ (چوری) کے مسائل، فصل پنجم: وکالت کے مسائل اور فصل ششم: خاتمہ پر مشتمل ہے۔

باب دوم: اس باب میں کل تین (۳) فصلیں ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فصل نمبر ا: کتاب نمبر 2: ﴿طریقہ وضع﴾ اس میں مصنف ؒ نے کتاب کی اہمیت بیان کی ہے۔ نیز کتاب لکھنے میں جن کتب سے استفادہ کیا ہے، ان کتابوں کے نام بھی ذکر کی ہے۔ فصل نمبر ۲: مقدمہ : اسمیں مصنف ؒ نے صاحب قبضہ (یعنی قابض) اور غیر قابض کی پہچان کرائی ہے۔اسی طرح مصنف ؒ نے قابض اور مدعی غیر قابض، منقولی اور غیر منقولی چیزوں کے متعلق کچھ مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔ فصل نمبر ۳: مجمل گواہی کے مسائل : اسمیں مصنف ؒ نے مجمل گواہی کے مسائل اور ان کا حکم اسی طرح کاغذ سے دعویٰ کرنے یا گواہی دینے کے متعلق مسائل اور ان کا حکم بیان کیا ہے۔

باب سوم: نکاح، طلاق، نفقہ اور رضاعت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس باب میں کل چار (4) فصلیں ہیں۔ان چار (4) فصلوں میں کل ساٹھ (60) مسائل ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فصل اول: نکاح کے مسائل، فصل دوم: طلاق کے مسائل، فصل سوم: نفقہ کے مسائل اور فصل چہارم: رضاعت کے مسائل پر مشتمل ہے۔

باب چہارم: عتاق (غلام آزاد کرنے) نسب، حد، شرکت اور وقف کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں کل پانچ (5) فصلیں ہیں۔ان پانچ (5) فصلوں میں کل (119) مسائل ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فصل اول: عتاق (غلام آزاد کرنے) کے مسائل، فصل دوم: نسب کے مسائل، فصل سوم: حد کے مسائل، فصل چہارم: شرکت کے مسائل، اور فصل پنجم: وقف کے مسائل پر مشتمل ہے۔

باب پنجم: بیوع، ضمانت، گواہی اور وکالت کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس باب میں کل پانچ (5) فصلیں ہیں۔ ان پانچ (5) فصلوں میں کل (238) مسائل ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فصل اول: بیع کے مسائل، فصل دوم: سلم کے مسائل، فصل سوم: ضمانت کے مسائل، فصل چہارم: گواہی کے مسائل اور فصل پنجم: وکالت کے مسائل پر مشتمل ہے۔

باب ششم: دعویٰ کے مسائل مشتمل ہے۔ اس باب میں کل پانچ (5) فصلیں ہیں۔ ان پانچ (5) فصلوں میں کل دو سو چھ (206) مسائل ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فصل اول: دعویٰ کے مسائل، فصل دوم: ملک مطلق کے مسائل، فصل سوم: غلام یا جانور کے گھریلو دعویٰ سے متعلق مسائل، فصل چہارم: مخمسہ اور فصل پنجم: مسائل مخمسہ (دفع کے مسائل) پر مشتمل ہے۔

مسائل کا خلاصہ

اس مقالے میں کل (692) مسائل ہیں۔ یہ مسائل (45) کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جن کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام عنوان	کل مسائل
1	نسب کے طویل مسائل	51
2	گواہی کے طویل مسائل	12
3	ماذون کے مسائل	1
4	غیر ماذون کے مسائل	1
5	چوری کے مسائل	2
6	وکالت کے طویل مسائل	2
7	نکاح کے مسائل	34
8	طلاق کے مسائل	16
9	نفقہ کے مسائل	9
10	رضاعت کے مسائل	1
11	عتاق (آزادی) کے مسائل	63
12	نسب کے مسائل	20
13	حد کے مسائل	1
14	شرکت کے مسائل	23
15	وقف کے مسائل	12
16	بیع کے مسائل	94

17	سلم کے مسائل	6
18	ضمانت کے مسائل	11
19	گواہی کے مسائل	108
20	وکالت کے مسائل	19
21	دعویٰ کے مسائل	35
22	ملک مطلق کے مسائل	32
23	گھریلو دعویٰ سے متعلق مسائل	65
24	محمنسہ/دفع کے مسائل	74

کل مسائل:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔= 692

مصادر و مراجع اور ان سے ماخوذ مسائل کا خلاصہ

نمبر شمار	نام مصادر و مراجع	کل مسائل
1	الاشباہ والنظائر	2
2	لسان الحکام	1
3	کافی	1

4	خلاصۃ الفتاوی	1
5	جامع الفصولین	12
6	جامع الفتاوی	3
7	مبسوط	1
8	صدر الشریعہ (شرح الوقایہ)	1
9	ہدایہ	1
10	مشتمل الاحکام	1
11	مجمع البحرین	1
12	ہندیہ	148
13	تنقیح	102
14	غانم (ترجیح البینات)	62
15	انقروی	54
16	بھجۃ الفتاوی	4
17	نتیجۃ الفتاوی	5
18	ذخیرہ	14
19	فتح القدیر	1
20	قاضی خان	59
21	جامع الاجارتین	1

22	مجلہ	22
23	فتاویٰ علی افندی	2
24	طحطاوی	4
25	میزان	15
26	حاوی قدسی	3
27	درر	14
28	محیط	13
29	وجیز سرخسی	9
30	خیریہ	6
31	بزازیہ	2
32	محبیہ	1
33	علی سعدی	10
34	فتاوی قاری الہدایہ	1
35	فتاوی فیضیہ	3
36	کنزالدقائق	1
37	فتاوی تمرتاشی	4
38	قنیۃ المنیہ	20
39	ابوالسعود	2

40	داماد	1
41	خصاف	5
42	بحر الرائق	36
43	نور العین	32
44	فیض کرکی	1
45	تسہیل شرح لطائف الاشارات	10

کل کتب:۔= 45۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کل مسائل:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔= 692

نتائج البحث

1۔ فتاوی ودودیہ کی دوسری جلد تین مختلف عربی کتابوں کا ترجمہ ہے۔ مقالہ ہذا اس میں موجود پہلی کتاب "ملجأالقضاة" کے نسب کے مسائل سے لے کر خاتمہ تک اور دوسری کتاب" **الطريقة الواضحه الى البينة الراجحه** " کے" مقدمہ سے لے کر دعویٰ کے مسائل تک "کا مکمل تحقیقی مطالعہ کیا گیا۔

2۔ جہاں ضرورت محسوس کی وہاں مفید حواشی قائم کئے گئے۔

3۔ فتاویٰ ودودیہ کے مروجہ متن کے اصل نسخہ سے موازنہ کیا گیا اور جہاں کمی بیشی پائی گئی، اس کی تصحیح کر دی گئی۔

4۔ تخریج میں ان سب مصادر سے استفادہ کیا گیا جن کو مؤلفؒ نے کتاب کے مقدمہ میں اجمالاً اور پھر ہر مسئلہ کے نیچے حواشی میں بطور نام ذکر کیا ہے مثلاً ھندیہ، تنقیح، شامی، کنز وغیرہ تاہم بوقت ضرورت مسئلہ کی زیادہ وضاحت کے لئے بعض جگہ دوسرے مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا۔

5۔ اکثر مسائل میں مولف ؒ نے ایک یا دو مصادر سے حوالہ دیا ہے، انتہائی کوشش سے متعلقہ مصادر تک پہنچ کر ان سے تخریج کر کے لکھی گئی۔

6۔ بعض مسائل ایسے ہیں کہ مؤلف ؒ نے ان کا حوالہ دیا ہے لیکن باوجود کوشش کے وہ مسائل ان مصادر میں نہیں پائے گئے جیسا کہ مسئلہ 14 ص25، 47 ص32، 9 ص36، 13 ص74، 28 ص75۔ وغیرہ۔ لیکن وہ مسائل "الطریقة الواضحه الی البینة الراجحه " میں پائے گئے اس لئے اس کے حوالہ سے نقل کئے گئے۔

بعض مقام پر مؤلف نے عبارت میں تساہل سے کام لیا ہے جس سے مسئلہ صحیح سمجھ میں نہیں آتا۔ اس کی تصحیح کی گئی۔ جیسا کہ باب چہارم کے فصل اول میں مسئلہ نمبر 12

تجاویز اور سفارشات

زیر نظر مقالہ فتاویٰ ودودیہ کا اردو ترجمہ اور تحقیقی مطالعہ پر مشتمل ہے۔ یہ فتاویٰ پشتو زبان کی ایک اہم اور معتبر کتاب ہے۔ جو کہ والی سوات کا ریاستی قانونی مسودہ تھا۔ یہ فتاویٰ روزمرہ زندگی کے متعلق بہت اہم مسائل پر مشتمل ہے۔ اس کا اردو ترجمہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایم فل سطح پر تقریباً ہو چکا ہے۔ طباعت اور نشر کی ضرورت ہے اور اس بات کی سفارش کی جاتی ہے کہ اگر اس فتاویٰ کی دیگر زبانوں میں بھی ترجمہ کا اہتمام کیا جائے تو بڑی مفید اور کارآمد ثابت ہو گی۔

1. مرتبہ مقالوں سے حوالہ جاتی کتب کا ایک اشاریہ مرتب کیا جائے۔ تاکہ ایک ہی نوعیت کا تحقیقی کام سامنے آجائے۔
2. جن مقالہ نگاروں نے اس پراجیکٹ پر اچھا کام کیا ہے، ان کو اس کتاب کی تدوین و ترتیب اور تہذیب و تصویب کے منصوبہ میں شامل کرنا چاہیے تاکہ اردو خواں طبقہ تک نہایت عمدہ اور اچھا کام پہنچے۔
3. اس پراجیکٹ کے مقالہ نگاروں سے ہارڈ اور سافٹ کاپی لی جائے تاکہ طباعت کا کام جلد مکمل ہو سکے۔
4. اس فتاویٰ میں اکثر عنوانات اور مسائل مکرر ہیں۔ اس کو ایک باب کے تحت ذکر کئے جائے تو مسائل تلاش کرنے میں اسانی ہو گی۔

آخر میں، میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمایئے اور اس کو میرے لئے، میرے والدین اور اساتذہ کے لیے توشہ آخرت بنائے اور اس سے ہر تشنہ علم کو فیض یاب فرمائیں۔ آمین

و صلی اللہ علی النبی الکریم و علیٰ الہ واصحابہ وذریتہ و عترتہ اجمعین و علیٰ من تبعھم الیٰ یوم الدین۔

فہرست اعلام

نمبر شمار	علم	صفحہ
1	ابن ابی لیلیٰ	273
2	ابن شبرمہ	273
3	امام ابو بکر محمد بن فضل	37

فہرست بلاد واماکن

4	شام	53
5		
6		

فہرست مصادر و مراجع

1: الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفۃ النعمان .المؤلف زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم المصری (المتوفی ۹۷۰ھ) الناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔الطبعہ الاولیٰ1419ھ1999۔

2:البحرالرائق شرح کنزالدقائق،الامام العلامۃالشیخ محمد بن حسین بن علی الطوری القادری،الحنفی،التوفی،بعد سنۃ 1138ھ، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ،بدون الطبع والتاریخ۔

3: بهجة الفتاوی، (مخطوطہ)، افندی، حضرت عبداللہ، التوفی بعد سنة 1238ھ، مکتبہ مصطفیہ لاالکترونی، الرقم 015459۔

4: التسهيل شرح لطائف الاشارات، زين الملة والدين، العلامہ محمود بن قاضی سماونة، التوفی 823ھ، الناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الاولی سنة 1436ھ۔

5: جامع الاجارتین مخطوطہ لمحمد عارف۔ بدون الطبع والتاریخ۔

6: جامع الفتاویٰ لقرق امیر الحمیدی (ل 1145)۔ بدون الطبع والتاریخ۔

7: جامع الفصولين لشيخ بدر الدين محمود بن اسماعيل الشهير بابن قاضی ساوه الحنفی (التوفی 823ھ) ، الناشر: اسلامی کتب خانہ کراتشی بدون الطبع وبدون التاریخ۔

8: حاشية الطحطاوی علی الدر المختار لسید احمد الطحطاوی الحنفی، الناشر: مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔ الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

9: حاوی قدسی لجمال الدین احمد بن محمود بن سعید القابیسی الغزنوی الحلبی الحنفی (التوفی فی حلب سنہ 593ھ) الطبعہ بدون الطبعہ وبدون التاریخ

10: الدرر الحکام شرح غرر الاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشهیر ملا خسرو (التوفی 885) الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔ الطبعة: بدون الطبعة وبدون التاریخ

11: الذخیرہ، أبو العباس شهاب الدين أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن المالكي الشهير بالقرافي (التوفی: 684ھ) الناشر: دار الغرب الاسلامی بیروت، الطبعة الاولی 1994۔

12: فتاوی ابو السعود (مخطوطہ) ، شیخ الاسلام، علی افندی، علی بن محمد، التوفی 1104ھ، مکتبہ مصطفی الاالکترونی، الرقم 015090

13: فتاوی انقرویہ، قاضی القضاۃ، محمد بن الحسینی الحنفی، التوفی 1098ھ، مکتبہ قاسمیہ کوئٹہ بدون الطبع والتاریخ۔

14: الفتاوی البزازیۃ لمحمد بن محمد بن شھاب بن یوسف الکردری البریقینی الخوارزمی، الشہیر بالبزار (التوفی: 827، 1427) الناشر: مکتبہ دار الفکر للطبعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولی 2010ء

15: الفتاوی تنقیح الحامدیہ، السید محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، ابن عابدین، الشامی، التوفی 1252ھ، الناشر: مکتبہ اشرفیہ کوئٹہ، بدون الطبع والتاریخ۔

16: فتاوی التمرتاشی لامام محمد بن عبداللہ الخطیب الفزی الحنفی (التوفی 1007ھ) الناشر: دار الفتح للدراسات والنشر، الطبعۃ الاولی 1435ھ 2014ء۔

17: الفتاوی الخیریۃ لنفع البریہ علی مذہب الامام الاعظم ابی حنیفۃ، لمحمد بن ابراہیم بن سلیمان بن محمد بن عبد العزیز ۔الطبعۃ الثانیۃ بالمطبع الکبریٰ المیریہ بولاق مصر الحمیہ 1300ھ

18: فتاوی فیضیہ مع النقول، (مخطوطہ)، محمد رجائی، التوفی بعد سنۃ 1266ھ، بدون الرقم۔

19: فتاویٰ قاضی خان لامام فخر الدین حسن بن منصور الاوزجندی الفرغانانی الحنفی۔ الناشر دار الفکر للطبعۃ والنشر والتوزیع بیروت، لبنان۔ الطبعہ الاولیٰ 2010ھ

20: الفتاوی الکرکی فیض المولی الکریم، (مخطوطہ)، ابو الوفاء، ابراھیم بن عبداللہ، الکرکی، التوفی ن مبدون الرقم۔

21: الفتاوی الھندیۃ، الشیخ نظام الدین وجماعۃ من علماء الھند الاعلام، الناشر: دار الفکر، للطبعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ 30-1429، 2009

22: الفتاوی الوجیز، (مخطوطہ) رضی الدین محمد بن محمد بن محمد السرخسی، التوفی بعد سنۃ 1190ھ التاریخ۔

23: فتح القدیر لکمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی المعروف بابن الھمام (التوفی: 861ھ) الناشر: دار الفکر، الطبعۃ: بدون طبعۃ وبدون تاریخ۔

24: القنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیہ، مخطوطہ، ابو الرجاء الغزمینی، نجم الدین، مختار بن محمود بن محمد الزاھدی، مکتبہ مصطفی الالکترونی، الرقم 090813۔

25: کنز الدقائق، النسفی، عبد اللہ بن احمد من محمود، المتوفی سنۃ 711ھ، اسلامی کتب خانہ لاھور، بدون الطبع والتاریخ۔

26: لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام لاحمد بن محمد بن محمد، ابوالولید، لسان الدین ابن الشحنۃ الثقفی الحلبی (المتوفی: 822ھ) ۔الناشر البابی الحلبی، القاہرہ الطبعہ الثانیہ، 1393ھ 1973

27: مجلۃ الاحکام العدلیۃ فقہ المعاملات فی المذہب الحنفی، المؤلف: لجنۃ المکونہ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیۃ۔ الناشر: دار ابن حزم، للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولی، 1424، 2004ء

28: المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، فقہ الامام ابی حنیفۃؒ لابی المعالی برہان الدین محمود بن احمد بن عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری الحنفی (المتوفی 616ھ) الناشر: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی 1424ھ، 2004ء

29: ملجاء القضاۃ عند تعارض البینات۔ لامام غانم بن محمد البغدادی الحنفی (المتوفی 1030ھ) ۔الناشر: دار الاداوۃ للنشر۔ الطبعۃ الاولی: 2016

30: المیزان المدعیین فی اقامۃ البینتین، (مخطوطہ) ، علامہ عبد الباقی، اسیری زادہ، مکتبہ مجلس اسکندریہ، الرقم 100056۔

31: نتیجۃ الفتاوی، (مخطوطہ) ، قرق، السید احمد، المتوفی بعد سنۃ 1238ھ، مکتبہ مصطفی الالکترونی، الرقم 071107۔

32: نور العین فی اصلاح جامع الفصولین، محمد بن احمد، نشانجی زادہ، المتوفی 823ھ، (مخطوطہ) مکتبہ جامعۃ الملک سعود الریاض، الرقم 37707۔

33: الطریقۃ الواضحۃ الی البینۃ الراجحۃ لمحمود بن حمزہ مفتی دمشق الشام (مخطوطہ) بدون الطبع ولتاریخ

34: فتاوی علی ملا دی لعبد الرحمن بن محمد عماد الدین، محب الدین ملا دی الحنفی مفتی دمشق۔ الناشر: مکتبۃ المصطفیٰ الالکترونیۃ۔

35: فتاوی قاری الھدایۃ لسراج الدین عمر بن علی الحنفی ۔الناشر: دار الفرقان للنشر والتوزیع ، الطبعۃ الاولیٰ 1420ھ 1999ء

36: فتح المعین علی شرح الکنز لملا مسکین، مؤلف: محمد ابوالسعود المصری الحنفی ۔ طبع فی ایجوکیشنل پریس کراچی پاکستان (1403ھ) الناشر: ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

37: شرح کتاب ادب القاضی لامام ابی بکر الخصاف (المتوفی ۲۶۱ھ)، الناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

38: درر الحکام فی شرح غرر الاحکام لمحمد بن فراموز بن علی الشہیر ملا خسرو (المتوفی: 885ھ) الناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، الطبعۃ: بدون الطبعۃ وبدون التاریخ۔

39: مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر لعبد اللہ بن محمد بن سلیمان المعروف بداماد آفندی۔ الناشر: مکتبہ دار احیاء التراث العربی للنشر والتوزیع، بیروت لبنان۔ الطبعۃ الاولیٰ 1317ھ

40: الھدایۃ في شرح بدایۃ المبتدي، علي بن أبي بکر بن عبد الجلیل الفرغاني المرغیناني، أبو الحسن برھان الدین (المتوفی: 593ھ) مکتبہ رحمانیہ، لاھور، بدون الطبع والتاریخ۔